سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلادِ پاک پر ایک بہترین پرانی کتاب

مولد العروس کا اردو ترجمہ

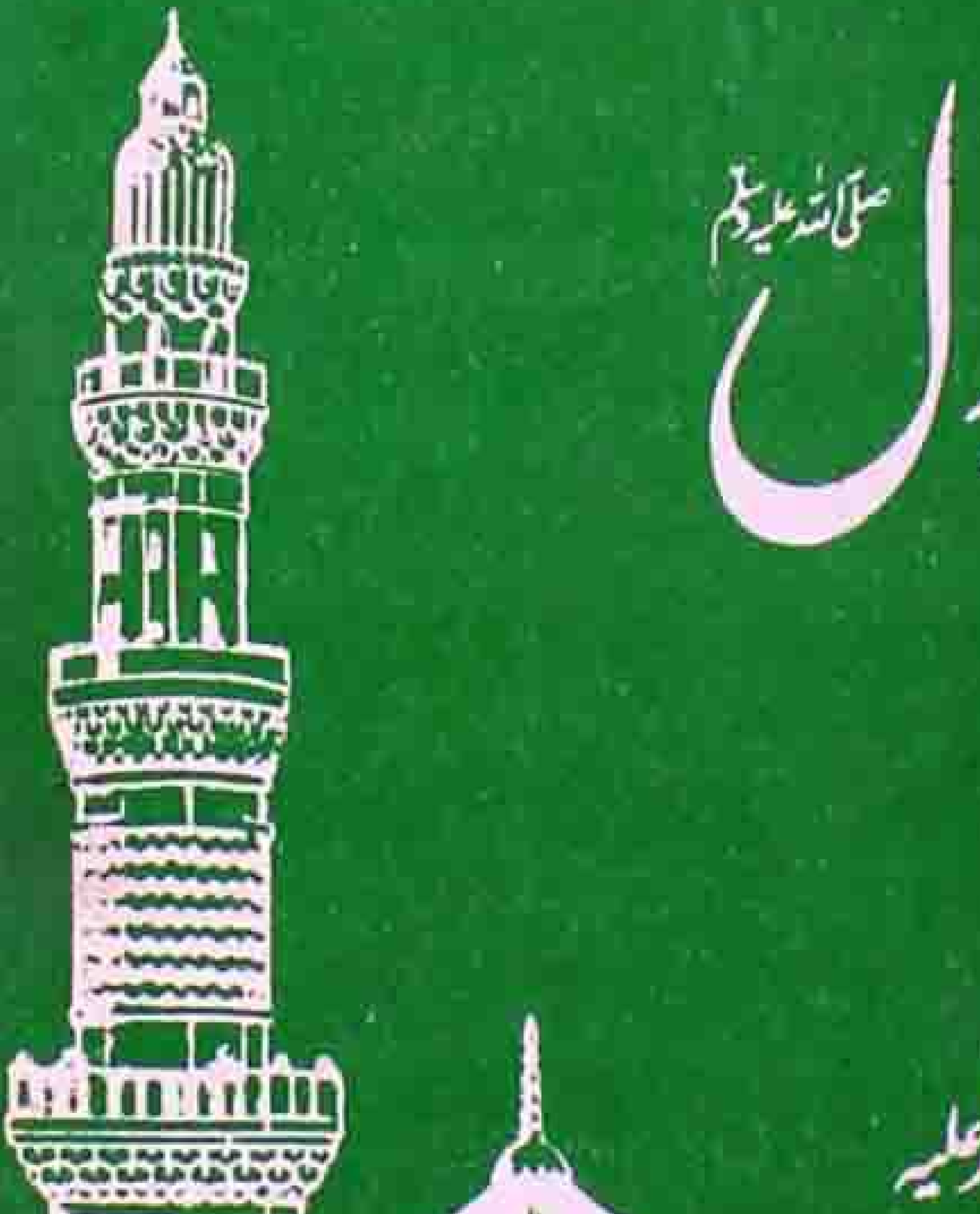

میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف

امام المحدثین علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

پروفیسر شریف احمد صاحبزادہ
پی۔ایچ۔ڈی

مکتبہ نعمانیہ ۰ اقبال روڈ ۰ سیالکوٹ

Marfat.com

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلادِ پاک پر ایک بہترین پرانی کتاب

مولد العروس کا اردو ترجمہ

میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف

امام المحدثین علامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

پروفیسر شریف احمد صاحبزادہ پی۔ایچ ڈی

ناشر

مکتبہ نعمانیہ ○ اقبال روڈ ○ سیالکوٹ

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب ــــــ میلادِ رسول ترجمہ مولد العروس

نام مصنف ــــــ علامہ ابو الفرج عبد الرحمان بن علی المعروف ابنِ جوزی

ترجمہ و تحقیق ــــــ ڈاکٹر ابو منصور شریف احمد صاحبزادہ

نظرِ ثانی ترجمہ ــــــ قاری فتح محمد صاحب۔ حافظ محمد اکرم مجددی

تقدیم ــــــ اِنشاء رضوی فاضلِ عربی

ناشر ــــــ مکتبہ نعمانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ

طابع ــــــ گنج شکر پرنٹرز ۱۰/۲۲ ریٹی گن روڈ لاہور

کاتب ــــــ محمد حفیظ قریشی دھیدووالی۔ محمد ارشد سلیم قادری چنوں موم

تصحیح کتابت ــــــ حافظ محمد اکرم مجددی

تاریخ اشاعت ــــــ محرم الحرام ۱۴۰۹ھ / اگست ۱۹۸۸ء

تعداد ــــــ ایک ہزار ۱۰۰۰

قیمت ــــــ روپے

Marfat.com

فہرست

فہرست ۳
عرضِ ناشر ۵
انتساب ۷
پیش لفظ ۸
ترجمہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ ۱۰
تعارف مترجم ۲۱
تقدیم (میلاد کی شرعی حیثیت) ۲۴
خطبہ (آغازِ کتاب) ۳۶
ولادت کے وقت معجزات ۳۸
حضورؐ کی صفات کے متعلق اشعار ۳۸
حُلیہ مُبارک ۴۰
قرآن میں آپ کی صفات ۴۱
ولادت کے متعلقہ اشعار ۴۲
شبِ ولادت کے واقعات ۴۳
اشعار ۴۴
اشعار ۴۵
انتقال نُورِ مصطفٰے ۴۶
اشعار ۴۷
ولادتِ مصطفٰے بالفاظ سیّدہ آمنہ ۴۸
اشعار ۴۹
صفات و معجزاتِ مُصطفٰے ۵۱
اشعار ۵۲
سوموار کی اہمیت ۵۳
افلاس کا علاج ۵۳
خصائص مُصطفٰے ۵۳
شجرہ نسب ۵۴
اشعار ۵۴
تخلیق نُورِ محمدی ۵۵
اشعار ۵۶
توسل انبیاءؑ ۵۶
اسم محمد و احمد کی برکت ۵۷
اشعار ۵۸
تقسیم نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۵۹
قلم کو تحریر کا حکم ۵۹
نعتیہ اشعار ۶۰
کثرت درود شریف سے انعامِ ربّی ۶۱

Marfat.com

- نعتیہ اشعار ۶۱
- انتقال نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۶۲
- حضرت آمنہ کی مدح میں اشعار ۶۳
- مدح سیدہ آمنہ میں اشعار ۶۵
- ولادت خاتم الانبیاء کی خوشی ۶۶
- شہور حمل کے متعلق اشعار ۶۶
- آپ کے قبیلہ کی مدح میں اشعار ۶۸
- وفات حضرت عبداللہ کے وقت فرشتوں کی بارگاہ الٰہی میں عرض ۶۹
- ولادت کے وقت سیدہ آمنہ کے اظہارِ خیال کا اشعار میں بیان ۶۹
- سیدہ آمنہ کو ہر ماہ زیارتِ انبیاءؑ ۷۰
- اشعار میں حضور کے اعضاء مبارکہ کے وصفوں کا بیان ۷۱
- ولادت سے قبل بارہ راتوں کے واقعات ۷۳
- القیام (درود وسلام پیش کرتے ہوئے کھڑے ہونا) ۷۴
- حالات وصفات بعد از ولادت ۷۷
- اشعار ۷۷
- حضور کو عطاء ربّ ۷۹
- اشعار ۷۹
- شبِ ولادت معجزات کا ظہور ۸۰
- حلیمہ اور رضاعت ۸۱
- حلیمہ سعدیہ کے متعلق اشعار ۸۳
- اشعار ۸۵
- شق صدر ۸۶
- والد محترمہ اور دادا جان کا انتقال ۸۷
- حمد ربّ اور صلوٰۃ وسلام کے اختتامی اشعار ۸۸
- شیخ کی امتیازی استغفار ۸۹
- بردہ کی طرز پر امیر الشعراء احمد شوقی المغفور لہٗ کا کلام ۹۴
- شیخ برعی کا مدح النبی میں ارشاد ۹۷
- کتابیات ۹۹
- تقریظ ۱۰۴
- بے مثل تذکارِ میلاد ۱۰۶

Marfat.com

عرضِ ناشر

اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے اس ناچیز کو اپنے محبُوبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ دینی کُتب کی اشاعت کی توفیق مرحمت فرمائی۔ ہمارے ادارہ کی پہلی شائع ہونے والی کتاب "شرح قصیدہ امامِ اعظم" بھی آقائے نامدار نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات پر ہے۔

زیرِ نظر کتاب "مولد العروس" نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے میلادِ پاک پر بہترین کتاب ہے اور چھٹی صدی ہجری کے ایک جلیل القدر محدث، عدیم المثال محقق اور مایہ ناز مبلغ امام ابوالفرج عبدالرحمان المعروف علامہ ابنِ جوزی قدس سرّہ کی بہترین تصنیف ہے۔

ایسے مسلّمہ محقق اور ناقد محدث کا میلاد شریف جیسے موضوع پر قلم اٹھانا اور ایسی اکثر روایات کا نقل کر دینا جو عام سُنائی جاتی ہیں۔ اِس بات کا ثبوت ہے کہ یہ روایات موضوع یا غیر تحقیقی نہیں ہیں۔

علامہ موصوف کی اِس کتاب "مولد العروس" کا ترجمہ کروانے کے لیے بندہ نے پروفیسر ڈاکٹر شریف احمد صاحبزادہ کی خدمات حاصل کیں تو بندہ کی گزارش کو اُنہوں نے بخوشی قبول کیا۔ اور اس مُبارک موضوع پر ایک محقق کی لکھی ہُوئی کتاب کا ترجمہ کرنے کی ذمہ داری قبول فرمائی اور اپنے لیے اِس کارِ خیر کو سعادت محسوس کیا۔ بندہ انکا بے حد ممنون ہے۔ کہ اُنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ مولا کریم انکی اس کاوش کو قبول فرمائے اور دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔

احقر محترمی قاری فتح محمد صاحب (اسسٹنٹ پروفیسر انگلش انٹرنیشنل یونیورسٹی اِسلام آباد) کا شکریہ ادا کیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جنہوں نے ترجمہ کروانے میں بھی بندہ کی مدد کی اور پھر بندہ کے ترجمہ کی نظرِ ثانی کرنے میں بہت مدد کی اور مفید مشوروں سے بھی نوازا۔

Marfat.com

محترمی محمد حفیظ قریشی صاحب اور محترمی قمر یزدانی صاحب کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہے کہ قریشی صاحب نے اپنی کاروباری مصروفیت کے باوجود رسالہ مذکورہ کی بہت جلد کتابت کر کے جلد چھپوانے میں مدد کی اور قمر یزدانی صاحب نے کتاب کو تاریخی قطعہ سے مزین کیا۔ اور عزیزم محمد ارشد سلیم قادری صاحب نے کتابت کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

ہماری خوش بختی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم اپنے کرم فرما حضرات کی خدمت میں اس سے پہلے بھی چند ان نادر و نایاب کتب کا ترجمہ کروا کے پیش کر چکے ہیں کہ جن کے استفادہ سے آپ کافی دیر سے محروم تھے مثلاً "حضرات القدس اوّل، دوم" اور "زبدۃ المقامات" پہلی کتاب خواجہ بدر الدین سرہندی کی تالیف ہے جس میں مشائخ نقشبندیہ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لیکر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی انکی اولاد اور خلفائے کبار تک کے حالات، کرامات اور تعلیمات تفصیلاً بیان کئے گئے ہیں۔ نیز خلفائے ثلاثہ (حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہم کے حالات بھی درج ہیں) دوسری کتاب خواجہ محمد ہاشم کشمی کی تحریر کردہ ہے اس میں خواجہ باقی باللہ (پیر بزرگوار امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی) اور شیخ مجدد، انکی اولاد اطہار اور خلفائے کبار کے حالات، کرامات، تعلیمات اور مکاشفات بڑی شرح و بسط سے بیان کیئے گئے ہیں۔ مشائخ نقشبندیہ کے حالات پر بہترین کتابیں ہیں۔

یہ کتاب بھی ایک نایاب تھی پھر عربی زبان میں تھی کہ شائع ہونے کے باوجود بھی عربی نہ جاننے والے حضرات اس کتاب سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے تھے لہٰذا آپکے استفادہ کیلئے ہم نے اس کتاب کا عام فہم اُردو ترجمہ کروا کر شائع کر دیا ہے کتابت کی تصحیح بندہ نے خود ہی جلدی میں کی ہے لہٰذا اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو ادارہ کو مطلع فرما کر مشکور فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی کی جا سکے۔

اپنی خصوصی دُعاؤں میں ادارہ ہذا کو ضرور نوازتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہمیں زیادہ سے زیادہ دینی کتب کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری ان حقیر کوششوں کو درجہ قبولیت سے مشرف فرمائے اور ہماری نجات کا ذریعہ بنائے، آمین

احقر:۔ محمد اکرم مجددی

مکتبہ نعمانیہ، اقبال روڈ، سیالکوٹ

Marfat.com

انتساب

○ رابعۂ عصر دادی صاحبہ مرحومہ مغفورہ قدس سرہا العزیز

○ جن کے آخری سانس کی پرواز بحالتِ صوم رمضان المبارک کے آخری روزہ افطاری کے وقت۔

○ جن کی دعائیں خدمت اسلام کے سلسلہ میں میرے روشن مستقبل کا سہارا۔

○ جن کی عبادت و زہد سے بھرپور زندگی میری یادوں کا سرمایہ۔

○ عاشق رسول، قطب وقت، پیر و مرشد، زائر حرمین شریفین، مربیّ من حضرت ابوالنور محمدؐ عالم نعیمی دامت برکاتہم العالیہ فیض یافتۂ محدّث علی پوریؒ آستانہ عالیہ لدڑ شریف میرپور آزاد کشمیر۔

○ جن کی دعا ہائے نیم شبی اور فیوضات روحانی و قلبی ہر لمحہ میرے استقلال رہنمائی اور تقویت و طمانیت قلب کا وسیلہ۔

○ عابدہ و زاہدہ محترمہ والدۂ ماجدہ مدظلہا العالی

○ جن کی محبتِ اسلام سے سرشار زندگی میرے لیے حیات

○ میری تعلیم و تربیت پر ان کی خصوصی توجہ اور قلب رحیم سے نکلنے والی ہر لمحہ دعائیں میری کامیابی کا سبب۔

○ تلاوتِ قرآن، ذکر الٰہی اور نوافل و اوراد سے ان کی مرقع زندگی میرے لیے مشعلِ راہ۔

ان مقتدر اور نہایت ہی محترم ہستیوں کے نام
جنھوں نے اس مشتِ خاک کو سرفراز فرمایا
(آمین ثم آمین) بجاہ حبیب رب الارض و السماء
صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

زمانۂ طالب علمی ۱۹۶۳ء میں میرے ایک معلّم نے مجھ سے سوال کیا کہ مستقبل میں تمہارا لائحۂ عمل کیا ہوگا؟ تو جواب تقریر و تحریر تھا۔ تقریر کے میدان میں اس وقت سے لے کر اب تک مشغول ہوں لیکن مقصد ثانی کی طرف بوجوہ توجہ دینے سے قاصر رہا حالانکہ خواہش بدستور رہی اور جب قبلہ والد صاحب مدظلہ العالی کی زیارت ہوتی تو آپ ہر دفعہ اس کی طرف میری توجہ مبذول کرواتے یہاں تک کہ یہ وقت آیا کہ میرے قلم کو ذکر ولادت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے تحریک مل رہی ہے۔

محترم برادرم قاری فتح محمد صاحب نے مولد العروس کا کام میرے سپرد کیا تو میں نے بصد مسرت و شکریہ قبول کر لیا۔

اس کتاب کے مخطوطات کے نسخے برلن لائبریری جرمنی، دار الکتب خدیویہ قاہرہ، برٹش میوزیم لندن، ویٹیکن سٹی لائبریری روم اور دار الکتب المصریۃ قاہرہ میں موجود ہیں۔ یہ کتاب قاہرہ سے چار دفعہ طبع ہوئی اور بیروت سے مطبعۃ جریدۃ الاقبال والوں نے ۱۳۳۰ھ میں شائع کیا۔ اس کتاب کا تذکرہ مؤلفات ابن الجوزی صفحہ ۳۸ اور براکلمن جلد اوّل صفحہ ۶۶۲ سپلیمنٹری جلد اوّل صفحہ ۹۱۶ پر موجود ہے۔

میرے زیر نظر آنے والی کتاب بیروت سے دار الکتب الشعبیہ والوں نے شائع کی ہے۔

اس کام میں تاخیر ہوئی کیونکہ ذہن حد سے بڑھ کر تدریس اور دوسری مصروفیتوں کے علاوہ نجی قسم کے مسائل کی طرف متوجہ تھا۔

برادرم پیر نور احمد مدظلہ العالی کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ وہ بر وقت انگلستان

Marfat.com

سے مراجعت فرما ہوئے تو مجھے ذہنی سکون میسر ہوا جو کہ ان کی تشریف آوری سے قبل مجھے میسر نہ تھا دوسرے احسانات کے علاوہ یہ بھی ان کا احسان عظیم ہے۔

استاذی المکرم پروفیسر ڈاکٹر پیر محمد حسن مدظلہ العالی کا مشکور ہوں کہ آپ نے ازراہ شفقت متعدد مقامات کی توضیح وتشریح کی اور ساتھ ہی مسودہ پر نظر ثانی کر کے تقریظ تحریر کر کے عنایت کی۔

ادارہ تحقیقات اسلامی انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے ڈائرکٹر جنرل ڈاکٹر شیر محمد زمان، لائبریرین ظفر صاحب، غلام حسین بٹ، امتیاز الحسن صاحب نصیر احمد صاحب، فرید خاں صاحب اور یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری کے محمد رفیق (لائبریرین)، شمیم صاحب و دیگر لائبریری سٹاف میرے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے کسی نہ کسی شکل میں تعاون کیا۔

آخر میں مکتبہ نعمانیہ کے روح رواں حافظ محمد اشرف مجددی اور حافظ محمد اکرم مجددی کا از حد ممنون ہوں کہ وہ اس کتاب کو زیور طبع سے آراستہ کر کے میری اس پہلی کاوش کو قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

میں نے مختلف مقامات کی عنوان بندی کر دی ہے تاکہ آسانی رہے اور کوشش رہی ہے کہ ترجمہ عربی عبارت کے قریب رہے اور بامحاورہ اردو بھی ہو۔

خاکپائے راہ حرمین شریفین

(ڈاکٹر) ابو منصور صاحبزادہ

شعبۂ عربی

انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی

ہفتہ ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۰۸ھ / ہفتہ ۱۳ فروری ۱۹۸۸ء

Marfat.com

تعارف علامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ

نام آپ کی کنیت ابوالفرج اور اسم گرامی عبدالرحمٰن بن ابی الحسن علی بن محمد بن عبید اللہ بن عبداللہ بن حمّادی بن احمد بن محمد بن جعفر الجوزی القرشی التیمی البغدادی جو کہ ابن التیمی جوزی کے نام سے معروف ہیں۔

نسب آپ کا نسب سولہ ۱۶ واسطوں سے خلیفہ راشد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور تیئیس ۲۳ واسطوں سے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چوبیس ۲۴ واسطوں سے سیدنا امام العادلین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے شجرہ میں جا ملتا ہے۔

نسبت نسبت ابن جوزی کے متعلق مختلف روایتیں دیکھنے میں آئی ہیں لیکن آپ کے ایک جد امجد جعفر، جوزی کی نسبت سے مشہور تھے اس لیے آپ کی بھی یہ نسبت مشہور ہو گئی اور اسی کو اختیار کیا بعض جگہ آپ کو ابن الجوزی الصفار بھی لکھا گیا ہے۔ یہ اس لیے کہ آپ کے اہل خاندان تانبے کا کاروبار کرتے تھے۔

ولادت آپ کے سن ولادت میں اختلاف ہے۔ سبطِ ابن جوزی نے کئی مرتبہ آپ سے تاریخ پیدائش کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ہر دفعہ یہی جواب دیا:

"مَا اُحَقِّقُهٗ وَلٰكِنْ يَكُوْنُ تَقْرِيْبًا فِيْ سَنَةِ ۵۱۰ھ"

(مجھے صحیح تحقیق نہیں ہے لیکن ۵۱۰ھ ہجری ہو گی)

جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ۵۱۰ھ کے لگ بھگ داب جبیب بغداد میں پیدا ہوئے۔

پرورش آپ کی عمر تقریباً تین سال کی تھی کہ آپ سایۂ پدری سے محروم

Marfat.com

ہو گئے اور یتیمی کی حالت میں پرورش پائی لیکن والد محترم نے ورثہ میں کافی دولت چھوڑی تھی اس لیے آپ کی تربیت پر کچھ اثر نہ پڑا جس کا اظہار انہوں نے اپنی تحریروں میں بھی کیا ہے۔ آپ کی پھوپھی نے آپ کی پرورش میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔

تعلیم جب ذرا ہوش سنبھالی تو پھوپھی نے حافظ ابوالفضل بن ناصر کی مسجد میں داخل کروا دیا جو کہ آپ کے خالو تھے۔ قرآن کریم کو حفظ کیا۔ باقاعدہ روایات کے ساتھ پڑھا اور دس قرائتیں ابوبکر محمد بن الحسین المرزقی سے سیکھیں تفسیر، فقہ، حدیث، لغت وغیرہ تمام علوم وفنون پر دسترس کامل حاصل کی۔ بچپن سے ہی سے حصول علم کی محبت گھر کر گئی جو کہ آخری دم تک قائم و دائم رہی۔

آپ خود کہتے ہیں کہ میں اپنے ساتھ خشک روٹیاں لے کر طلب حدیث کے لیے نکل جاتا اور نہر عیسٰی پر بیٹھ کر ان کو پانی کے ساتھ ہی کھا سکتا تھا اور جب بھی لقمہ پانی کے گھونٹ کے ساتھ کھاتا تو مجھے اس میں تحصیل علم کی لذت ملتی۔

علمی مقام آپ کی تعلیم اور تالیفات کو مدّنظر رکھ کر آپ کے علمی تبحّر کا اندازہ کیا جا سکتا ہے پھر علماء کرام نے جن جن القابات سے آپ کو یاد کیا ہے وہ بھی علمی مقام کی طرف اشارہ کرتے ہیں (المصباح ص۳۶)

آپ کثرت مطالعہ کے عادی تھے اور اسی مطالعہ کے باعث وہ اپنے معاصرین پر متعدد علوم وفنون میں فوقیت رکھتے تھے۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ میں نے بیس ہزار سے بھی زائد کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور ابھی تک طالب علم ہوں۔ گویا کہ آپ علوم کا خزینہ تھے۔

علامہ ذہبی ؒ نے آپ کو تفسیر، تاریخ اور وعظ میں ماہر، فقہ میں متوسط اور متون حدیث میں وسیع معلومات رکھنے والا تحریر کیا ہے۔

اساتذہ آپ کے شیوخ و اساتذہ کے سلسلہ میں آپ کی اپنی تالیفات کردہ

Marfat.com

کتاب "مشیخۃ ابن جوزی" کا مطالعہ کرنا چاہیے جس میں تقریباً تمام کے اسماءِ گرامی متعلقہ معلومات کے ساتھ درج ہیں۔

تالیفات آپ ایک قلم سیال کے مالک تھے آپ نے پہلی کتاب اس وقت تحریر کی جبکہ آپ کی عمر تیرہ ۱۳ سال کی تھی۔ آپ نے تقریباً اکثر علوم وفنون میں کتابیں تحریر کی ہیں اس سلسلہ میں امام ابن تیمیہؒ کی تحقیق کافی ہے۔

"ابن تیمیہؒ جب قاہرہ میں تھے تو انہوں نے آپ کی تالیفات کو شمار کیا تو ایک ہزار سے زائد تک کتابوں کو دیکھا جو کہ طوالت میں کافی حد تک مختلف تھی۔ آپ کو بعد میں مزید کتابوں کا بھی پتہ چلا۔"

(انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جلد ۳ صفحہ ۷۵۱)

آپ نے خود اپنی آخری عمر میں ایک دفعہ منبر پر فرمایا کہ میں نے اپنی ان دونوں انگلیوں سے دو ہزار جلدیں تحریر کی ہیں۔ (ابن رجب جلد ۱ ص ۴۱۲)

آپ کی تالیفات کو یہاں احاطہ میں لانا ممکن نہیں ہے لہٰذا مؤلفات ابن جوزی، مرأۃ الزمان، زاد المسیر کے مقدمہ کا مطالعہ کرنے سے آپ کی تالیفات کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ مناقب کے تحریر کرنے میں آپ کو خاصی مہارت تھی اور کئی ایک اولیاء کرام کے مناقب کتابی شکل میں تحریر فرمائے ہیں۔

وعظ آپ صرف صاحب قلم و تالیف ہی نہ تھے بلکہ میدان وعظ میں ید طولیٰ اور خواص و عام میں شہرت عظیم رکھتے تھے اور کم عمری میں وعظ کہنے میں مشغول ہو گئے، اور آخری دم تک وعظ کرتے رہے۔ شیخ ابن زاغونی نے آپ کو وعظ کرنا سکھایا۔ جب آپ نے پہلی دفعہ خطاب کیا تو اس مجلس میں بڑے بڑے فقیہ حاضر تھے جن میں عبدالواحد بن شعیب، ابو علی بن القاضی اور ابوبکر بن عیسیٰ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

آپ کے ہاتھ پر توبہ کرنے والوں کی تعداد ایک لاکھ تک بتائی جاتی ہے

Marfat.com

آپ کا وعظ بہت ہی پرتاثیر اور نصوص شرعیہ پر مبنی ہوتا تھا۔ کئی لوگ آپ کی مجلس میں اپنی گناہ کی زندگی سے توبہ کرتے تھے اور بیس ہزار یہودیوں اور نصرانیوں نے آپ کے دست پر اسلام قبول کیا۔ (ابن رجب طبقات الحنابلہ ج ۱۔ صفحہ ۱۴)

ایک دفعہ جمادی الاولیٰ ۵۸۸ھ میں خلیفہ ناصر کی والدہ زمرد خاتون کی قبر کے پاس بیٹھ کر وعظ کیا۔ (یہ قبر حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ کے مزار کے قریب ہے) تو ایک سو تیس آدمیوں نے توبہ کی اور تین وجد کی حالت میں جان بحق ہو گئے۔ (سبط ابن جوزی مرأۃ الزمان ج۔ ۸ صفحہ ۲۱۵)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں آپ کا احترام اور ہیبت ڈال دی تھی۔

آپ ہی وہ پہلے متبحر عالم دین ہیں جنھوں نے سلسلہ مواعظ میں تفسیر قرآن کریم کو مکمل کیا۔

امام احمد بن حنبلؒ کے مزار اقدس پر تختی کا نصب ہونا

ایک دفعہ آپ نے خلیفہ المستضی کی موجودگی میں وعظ کیا تو اس پر اتنا اثر ہوا کہ اس نے مزار احمد بن حنبلؒ رحمۃ اللہ علیہ پر تختی نصب کروائی جس کے اوپر والے حصے پر امیر المومنین کا نام، درمیانی حصہ میں امام صاحب کے القابات اور آخر میں تاریخ وفات اور آیۃ الکرسی تحریر کروائی۔

انہی دنوں میں جامع منصور میں آپ نے وعظ کیا تو اس رات بہت سے لوگوں نے توبہ کی۔ کثیر تعداد میں لوگوں نے رات مسجد میں بسر کی اور لاتعداد قرآن پاک ختم ہوئے۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ پھر میں امام احمدؒ کی قبر انور کی طرف گیا تو میری معیت میں پانچ ہزار لوگوں نے مزار امام احمدؒ پر حاضری دی۔

(ابن رجب کتاب الذیل طبقات الحنابلہ ج ۱ صفحہ ۴۰۸۔ ۴۰۹)

مدارس

۵۷۰ھ میں داب دینار میں مدرسہ کی بنیاد رکھی اور تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ اس میں ایک لائبریری بھی بنوائی جس میں

Marfat.com

اپنی تمام کتب کو اس کے لیے وقف کر دیا۔ اس کے علاوہ کئی ایک دوسرے مدارس میں بھی تدریسی فرائض دیئے۔ ایک وقت میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مدرسہ بھی آپ کی تحویل میں دے دیا گیا اور اس میں آپ درس دیتے رہے۔

تدریس کے ابتدائی دَور میں آپ شیخ ابو حکیم النہروانی کے نائب تھے۔ خلیفہ المستضی کے زمانہ خلافت میں کئی ایک مسائل پر فتاویٰ بھی صادر کیے۔

وقت کی قدر و قیمت

وقت کے ضائع ہونے کے خوف سے آپ لوگوں کے ساتھ میل جول پسند نہیں فرماتے تھے۔ آپ صرف جمعہ کے دن اور مجلس وعظ کے لیے گھر سے نکلتے تھے۔

مسلک

آپ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکاروں میں سے تھے اور انتہائی سختی سے فقہ حنبلی کی پابندی کرتے تھے۔ آپ کے زمانہ میں فقہ حنبلی کا ارتقاء ہوا اور عوام الناس نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ آپ ہی کی وجہ سے ہے۔

خلعت

خلیفہ المستنجد کے دورِ خلافت میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے اکابر شیوخ کے ہمراہ آپ کو بھی خلعت سے نوازا گیا اور جامع القصر میں بیٹھ کر وعظ کہنے کی اجازت دی گئی۔

(ابنِ رجب جلد ۱ - صـ۴۰۳)

معمولات

آپ بڑے حق گو اور تنہائی پسند تھے۔ زمانہ طفولیت سے ہی متقی زاہد و عابد ہو کر پروان چڑھے۔

شیخ ابن جوزی قائم اللیل تھے۔ دن کو روزہ رکھتے تھے اور کام بھی کرتے تھے۔ رات کی تاریکی میں اولیاء کرام سے زیارت و ملاقات کا شرف حاصل کرتے تھے، اور ذکر الٰہی اتنا کثرت سے کرتے تھے کہ کبھی اس سلسلہ میں تھکن محسوس نہیں کرتے تھے۔ سات روز میں ایک قرآن کریم ختم کرتے تھے۔

اسی عبادت و زہد والی زندگی کے باعث آپ نے تین دفعہ اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

خواب میں زیارت کی ہے۔

تصوف آپ بڑے عابد و زاہد تھے اور بزرگانِ دین سے ملاقات بھی کرتے رہتے تھے۔ اسی لیے آپ نے ایک کتاب صفۃ الصفوۃ تحریر فرمائی جس میں بزرگانِ دین کے احوال کو ضبط تحریر کیا۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں اس کے متعلق تحریر ہے۔

"علامہ ابن جوزیؒ کی کتاب "صفۃ الصفوۃ" (یہ حیدرآباد سے ۵۶-۱۳۵۵ھ بمطابق ۳۷-۱۹۳۶ء میں شائع ہوئی) جس میں ابو نعیم الاصفہانی کی کتاب کو بہت استعمال کیا ہے۔ تصوف کی ایک عمدہ ترتیب والی تاریخ ہے جس کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ اسلام میں تصوف سے مراد درحقیقت ابتدائی طور پر وہ لوگ ہیں جو بڑی وفاداری کے ساتھ جلیل القدر اصحاب کی تعلیمات کی اتباع کرتے ہیں۔"

(انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جلد ۳ صفحہ ۷۵۱)

اس کے علاوہ المنتظم میں بعض بزرگانِ دین کے احوال روایت کے ساتھ قلمبند کیے ہیں۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ عباس بن حمزہ (یہ امام احمد بن حنبلؒ کے شاگرد، بڑے قائم اللیل، صائم النہار اور مستجاب الدعوات تھے) کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے ظہر کی نماز حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ کی اقتداء میں ادا کی تو جب آپ نے تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کے اجلال کے پیش نظر ہاتھ اٹھانے کی قدرت نہ رہی اور کندھے اور سینہ کے درمیان والا گوشت کانپنے لگ گیا یہاں تک کہ میں ان کی ہڈیوں کی کڑکڑاہٹ کی آواز سنتا تھا اور اسی حالت نے مجھے ہول زدہ کر دیا۔ (المنتظم جلد ۵ صفحہ ۲۸)

سلسلہ نقشبندیہ کے شجرہ میں ایک سرتاج روحانیت کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ بغداد تشریف لائے۔ علوم

Marfat.com

میں دسترس کے بعد وعظ کہنا شروع کیا دورانِ وعظ ابن السقا نے ایک مسئلہ میں اذیت پہنچائی تو آپ نے فرمایا کہ میں تیرا خاتمہ کفر کی حالت میں دیکھ رہا ہوں اور ایسا ہی ہوا کہ ابن السقا نصرانی ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا۔

ابوبکر الشاشی کے دونوں صاحبزادوں نے دورانِ وعظ کہا کہ اگر آپ مذہب اشعری کے مطابق گفتگو فرمائیں تو بہتر ورنہ ترک کر دیں تو خواجہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اِجْلِسَا لَا مَتَّعَکُمَا اللّٰہُ بِشَبَابِکُمَا

(تم دونوں بیٹھ جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں جوانی کا فائدہ نہ پہنچائے

آپ کی دعا قبول ہوئی۔

فَمَا تَا وَلَمْ یَبْلُغَا الشَّیْخُوخَۃَ یہ دونوں بڑھاپے میں پہنچنے سے قبل ہی انتقال کر گئے)

(المنتظم جلد ۱۰ صـ۹۴)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بھی بہت عمدہ کلمات تحریر کئے ہیں (المنتظم جلد ۱۰، صـ۲۱۹) لیکن بایں ہمہ ان کے خلاف ایک رسالہ تحریر کیا جس سے آپ کے تعلقات غوث پاک کے صاحبزادے سے ناخوشگوار ہو گئے اور آپ کو مشقت اٹھانا پڑی۔

اشعۃ اللمعات کے مقدمہ میں حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کو معاف کر دیا تھا۔

ابومحمد عبداللہ بن اسعد الیافعی (المتوفی ۷۶۸ھ) نے اپنی کتاب مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان میں بھی اس کا ذکر کیا۔

مناقب بغداد میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس کے متعلق ایک روایت نقل فرماتے ہیں کہ

"کان ابراھیم الحربی یقول قبر معروف التریاق المجرب"

ابراہیم حربی کہتے تھے معروف (کرخی) کی قبر مجرب تریاق ہے۔

اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۸ پر احمد بن العباس کا بغداد سے نکلنے کے

Marfat.com

واقعہ کو ذکر کیا ہے اور پھر واپس لوٹ کر حضرت احمد بن حنبلؒ، معروف الکرخیؒ، بشر بن الحارثؒ اور منصور بن عمارؒ کے مزارات کی زیارت کا ذکر ہے۔

اولاد آپ کے تین بیٹے تھے سب سے بڑے ابو بکر عبدالعزیز تھے جو آپ کی زندگی میں ۵۵۴ھ میں جوانی کے عالم میں انتقال کر گئے۔ دوسرے بیٹے ابو القاسم علی الناسخ تھے جو ۶۳۰ھ میں فوت ہوئے لیکن اپنے والد کے نقش قدم سے منحرف تھے۔

ابن جوزیؒ نے ایک خاص کتاب "لفتۃ الکبد فی نصیحۃ الولد" اسی کے لیے تحریر فرمائی۔

سب سے چھوٹے بیٹے محی الدین یوسف بن الجوزی تھے۔ انہوں نے دمشق میں مدرسہ جوزیہ کی بنیاد رکھی۔ یہ ۵۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے تین بیٹے تھے۔ ان کو بڑا عروج حاصل تھا اور سفارت کا کام خلیفہ کے لیے کرتے تھے۔ لیکن بغداد پر ہلاکو کے حملے کے وقت ۶۵۶ھ میں اپنے تینوں بیٹوں سمیت تاتاریوں کی تلواروں سے جام شہادت نوش کر گئے۔

آپ کی صاحبزادیاں چھ تھیں تمام کی تمام عالمہ تھیں اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار سے حدیث پڑھی تھی۔ (سبط ابن جوزی (المتوفی ۶۵۴ھ)

مرآۃ الزمان فی تاریخ الأعیان کے مصنف آپ کی صاحبزادی رابعہ کے لخت جگر تھے۔ (البدایہ والنہایہ، جلد ۱۳ ص ۲۹)

آخری وعظ سبط ابن جوزی فرماتے ہیں کہ میرے نانا جان سات رمضان المبارک ۵۹۷ھ کو خلیفہ کی والدہ کی قبر کے پاس وعظ کرنے کے لیے تشریف فرما ہوئے اور میں اس مجلس میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا:-

اللہ أسال ان یطول مدتی   وأطال بالأنعام ما فی بنیتی

میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میری عمر کو دراز کر دے حالانکہ

Marfat.com

اس نے نعمتوں کے ساتھ اس چیز کو طوالت بخشی ہے جو کچھ میری فطرت میں ہے۔ اور منبر سے اتر کر گھر تشریف لے گئے اور بیمار ہو گئے۔

وفات پانچ دن بیمار رہنے کے بعد بارہ رمضان المبارک ۵۹۷ھ جمعہ کی رات مغرب وعشاء کے درمیان اپنے گھر اچانک بغداد میں یہ جلیل القدر معروف شخصیت خالق حقیقی سے جا ملی۔

غسل کے متعلق وصیت جن قلموں سے آپ احادیث تحریر فرماتے تھے ان کے تراشے محفوظ کر لیا کرتے تھے یہاں تک کہ ایک انبار لگ گیا۔ آپ نے وصیت کی کہ جب میرے انتقال کے بعد غسل دیا جائے تو ان تراشوں (برادیتہ چھیلن) سے پانی گرم کیا جائے۔ چنانچہ آپ کی وصیّت کے مطابق ایسا ہی کیا گیا لیکن پانی گرم کرنے کے بعد پھر بھی وہ تراشے بچ گئے۔

غسل سحری کے وقت آپ کو عبدالوہاب بن علی الصوفی (المتوفی ۶۰۷ھ) اور ضیاء الدین بن الخیر نے غسل دیا۔ (مرأة الزمان جلد ۸۔ ص ۴۲۹)

جنازہ آپ کے تابوت کو رسیوں سے باندھ دیا گیا اور اٹھا کر وہیں لے گئے جہاں آپ نے آخری وعظ ارشاد فرمایا تھا۔ تمام بغداد والے جمع ہو گئے، بازار بند ہو گئے اور کثیر تعداد نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی اور اتفاق کی بات ہے کہ آپ کی نماز جنازہ کی امامت آپ کے بیٹے ابوالقاسم علی الناسخ نے کی کیونکہ شدت ہجوم کی وجہ سے جلیل القدر شخصیات آپ تک نہ پہنچ سکیں پھر یہاں سے آپ کو جامع منصور کی طرف لے گئے اور وہاں بھی نماز ادا کی گئی۔ اس روز جہاں نظر اٹھتی تھی آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ شدت گرمی کے باعث لوگوں نے روزوں کو افطار کر دیا اور اپنے آپ کو خندق طاہریہ کے پانی میں ڈال دیا۔

قبر میں اتارا جانا یہاں سے فارغ ہونے کے بعد آپ کے تابوت

Marfat.com

کو حضرت امام بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس کے قریب لے جایا گیا اور جمعہ کی نماز کے وقت یہاں پہنچے اور آپ کے والد کے مزار کے پاس باب حرب میں دفن کیا گیا۔ آپ کو آخری ٹھکانہ میں رخصت کرنے کے لیے لوگوں کا ایک جم غفیر آہ و بکا کو بلند کر رہا تھا ہر آنکھ اشک آلود تھی اور ہر ایک سسکیاں بھر رہا تھا۔ عین اس وقت جبکہ مؤذن اللہ اکبر کی صدا نماز جمعہ کے لیے مسجد میں بلند کر رہا تھا۔ ادھر آپ کو قبر میں اتارا جا رہا تھا۔

خواب میں دیکھا جانا

اسی رات کو اہل حربیہ میں سے ایک آدمی احمد بن سلیمان محدث نے خواب میں دیکھا کہ آپ جواہر سے جڑاؤ شدہ منبر پر تشریف فرما ہیں اور خطاب فرما رہے ہیں اور سامنے فرشتے بیٹھے ہوئے ہیں۔

تعزیتی جلسہ

ہفتہ کی صبح کو آپ کی یاد میں تعزیتی جلسہ منعقد ہوا اور سبط ابن جوزی کہتے ہیں کہ میں نے بھی اس میں خطاب کیا اور مرثیے پڑھے گئے۔

قبر پر قرآن خوانی

لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد بقیہ پورے رمضان میں آپ کے مزار کے پاس قرآن کریم کی تلاوت کرتی رہی اور شمعوں اور قندیلوں کی روشنی میں ان گنت تعداد میں قرآن پاک ختم کیے۔

(مرأۃ الزمان جلد ۸ صفحہ ۵۰۰)

قبر پر کتبہ کے متعلق وصیت

سبط ابن جوزی فرماتے ہیں کہ میرے نانا جان نے وصیت کی کہ میری قبر پر درج ذیل اشعار تحریر کیے جائیں۔

یا کثیر العفو عمّن کثر الذنب لدیہ
جاءک المذنب یر جو الصفح عن جرم یدیہ
أنا ضیف وجزاء الضیف إحسانٌ إلیہ

(مرأۃ الزمان جلد ۸ - صفحہ ۴۳۱)

Marfat.com

(ترجمہ) ——— "اے بہت معاف فرمانے والے اس کو بخش دے
جس کے گناہ بہت زیادہ ہیں
ایک گناہ گار اپنے گناہوں کے درگزر کرنے کی امید کے ساتھ آیا ہے۔
میں ایک مہمان ہوں اور مہمان کو بدلہ اس پر احسان کر کے دیا جا
سکتا ہے۔"

خادم العلماء

ڈاکٹر ابو منصور صاحبزادہ

جمعرات ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۰۸ھ

۱۱ فروری ۱۹۸۸ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مترجم

از قاری فتح محمد صاحب (ایم اے انگلش، ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات پنجاب یونیورسٹی)
ایم لے تدریس انگلش و لسانیات انگلستان۔ اسسٹنٹ پروفیسر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

زیرِ نظر کتاب "میلادِ رسول" ترجمہ اردو "مولد العروس" امام المحدثین علامہ ابن جوزی کی تالیف ہے۔ علامہ موصوف ایک ناقد محدث تھے۔ روایت حدیث میں حد درجہ کے محتاط محدث کی کتاب بھی اسی طرح محتاط ہی ہوگی۔ احتیاط کے ساتھ ساتھ علامہ مذکور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک پر اتنی شاندار کتاب تحریر فرمائی کہ عشق مصطفےٰ رکھنے والے لوگ کتاب دیکھ کر ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان کے لیے اس کتاب کا مطالعہ کتنا ضروری ہے اور اس کتاب کا مطالعہ کس قدر ان کے عشق و محبت میں اضافہ کرتا ہے۔ مکتبہ نعمانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ والوں نے پروفیسر صاحبزادہ صاحب سے ترجمہ کروا کر اس کتاب کو شائع کیا اور عشاق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوقِ عقیدت میں اضافہ کر دیا۔

صاحبزادہ صاحب نے بڑی محنت و کاوش کے ساتھ اس کتاب کا ترجمہ فرمایا جو اُردو خوانان حضرات پر احسانِ عظیم ہے اور مُسلمانوں کے لیے ایک گراں قدر تحفہ بھی، اس ضمن میں بندہ مختصراً پروفیسر شریف احمد صاحبزادہ کا تعارف پیش کرتا ہے۔

آپ کا خاندان ڈیڑھ سو سال سے میر پور (آزاد کشمیر) کے قریب موضع لدڑ شریف میں دینی خدمات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔ (یہ علاقہ اب منگلا ڈیم کے باعث زیر آب ہے۔)

پیدائش آپ بتاریخ ۲۱ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ ہجری بمطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۴۳ء حضرت الحاج پیر ابو النور محمد عالم نعیمی دامت برکاتہم العالیہ کے گھر پیدا ہوئے جو آستانہ عالیہ لدڑ شریف کے سجادہ نشین اور محدث علی پوری

Marfat.com

حضرت امیرِ ملت قدس سرہٗ کے اجل خلفاء میں سے ہیں۔ سرکاری ریکارڈ میں صاحبزادہ صاحب کا سن ولادت ۳، نومبر ۱۹۴۳ء درج ہے۔

تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی، میٹرک کا امتحان ۱۹۶۱ء میں بھلوال ہائی سکول ضلع سرگودھا سے پاس کیا۔ پھر علومِ اسلامیہ کا شوق آپ کو کشاں کشاں پاکستان کی مایۂ ناز اسلامی درس گاہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ لے گیا۔ وہیں سے درسِ نظامی کی تکمیل کی اور ۱۹۶۶ء میں فاضل عربی کرنے کے بعد ۱۹۶۹ء میں ایم۔ اے عربی اور ۱۹۷۰ء میں ایم۔ اے۔ علوم اسلامیہ اور ایم۔ او۔ ایل کی ڈگریاں پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کیں۔ علم کی پیاس ابھی نہ بجھی تھی کہ آپ کے برادر بزرگ مولانا پیر نور احمد صاحب نے ان کو اپنے پاس انگلستان بلا لیا جو عرصہ دراز سے وہاں مسلمانوں کی دینی و سماجی خدمات میں مصروف ہیں۔ اپنے مقصد کی سچی لگن کی بدولت آپ نے جون ۱۹۷۱ء میں ڈپلومہ اور ۱۹۷۷ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری لیڈز یونیورسٹی سے حاصل کی۔

دینی علوم کے اساتذہ

دینی علوم میں آپ کے اساتذہ کرام میں آپ کے والد ماجد کے علاوہ آپ کے چچا مفتی اعظم آزاد کشمیر مفتی عبدالحکیم مرحوم، صاحبِ تفسیرِ ضیاء القرآن پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری مدظلہ العالی، فقیہ العصر، محدثِ کبیر حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی نور اللہ مرقدہٗ (ملتان) حضرت مولانا عبدالرشید جھنگوی اور حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں۔

تدریسی خدمات

انگلستان سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے حصول کے بعد کچھ عرصہ میرپور ڈگری کالج میں تدریسی خدمات انجام دی ہیں۔ ۱۹۸۱ء میں اسلام آباد میں عالم اسلام کی پہلی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے قیام سے "معہد اللغات واللغویات" میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آپ فارسی و عربی کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان پر بھی عبور رکھتے ہیں۔

Marfat.com

خطابت ان علمی و روحانی چشموں سے فیض یاب ہونے کی بنا پر ہی آپ نے ۱۹۶۶ء تا ۱۹۸۰ء پاکستان و انگلستان کی مختلف مساجد میں فرائضِ خطابت انجام دیتے ہیں۔

۱۹۸۰ء سے اب تک جامع مسجد سلطانیہ نقشبندیہ سیکر ٹرسی وَن ریر پور میں عوام الناس کو اپنے خطباتِ جمعہ سے مستفیض فرما رہے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب " مولدُ العروس " کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں مصنف و مترجم نے محبت و عقیدت کے ایسے موتی پر دئے ہیں کہ بار بار ان کو چُننے کو جی چاہتا ہے۔ بھلا ایسا کیوں نہ ہو، مشہور قول ہے ؎

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم کی ولادت کے موضوع پر ایک بہترین تحفہ ہے اور عشقِ مصطفٰےؐ رکھنے والے حضرات کے لیے ایک بےمثال علمی خزانہ ہے۔ نیز اردو کتبِ سیرت و فضائل میں ایک گراں قدر علمی اضافہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ مترجم اور مکتبہ نعمانیہ سیالکوٹ کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور مزید اپنی رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

قاری فتح محمد
(اسسٹنٹ پروفیسر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی)

Marfat.com

تقدیم

میلادِ شریف کی شرعی حیثیّت

حافظ محمد اکرم مجددی سیالکوٹ

میلاد شریف کے بارے اَب تک بہت زیادہ لکھا جا چکا ہے اور لکھا جا رہا ہے
اگر تمام مکاتبِ فکر کے عُلما، اپنے اسلاف کو دیکھیں انکی تحریروں کو پڑھیں اور قلبِ سلیم کیساتھ
غور کریں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ جتنا بڑا مسئلہ ہم نے میلادِ مُصطفیٰ کو بنا دیا ہے۔ حقیقتاً ایسے نہیں
ہے اور اِس مسئلہ کو نزاع کا سبب بنانا بھی نہ چاہیئے کیونکہ جس ہستی پاک کی وجہ سے سار
دُنیا معرضِ وجود میں آئی اور سب کچھ انہیں کی بدولت ہے تو پھر بھی ہم نے انکی ولادتِ باسعا
کے ذکرِ ولادت، انکی شان میں محافل منعقد کرنے کو ایک بڑا اختلافی مسئلہ بنا رکھا ہے جبکہ اگر سا
زندگی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں گزار دیں، تب بھی اُمّتی کیلئے کافی نہیں۔

بندہ میلادِ پاک کے مفہوم، شرعی حیثیّت اور محافل کے انعقاد اور دیگر چند ضروری گزا
یہاں بیان کرنا چاہتا ہے اُمید ہے کہ ہمارے کرم فرما اِس تحریر کو پسند فرمائیں گے اور عُلمائے
کرام اِس حقیر کی تحریر میں اگر غلطی دیکھیں گے تو از راہِ لُطف وکرم بندہ کو آگاہ کریں گے۔

میلاد شریف کا مطلب

میلاد شریف سے ہماری مُراد یہ ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ ولادت باسعادت اور سیرتِ طیبہ بیان کر
کی سعادت حاصل کرنا، آپ کی بارگاہِ اقدس میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنا حضور کے محامد و اوصا
عالیہ سُننا، کھانا کھلانا اور حضُور کی اُمّت کے دِلوں کو خوش کرنا ہے۔

محفل میلاد کا وقت

محفلِ میلاد شریف حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت د
رات کو منعقد کرنا ضروری نہیں بلکہ سال میں جب بھی چاہے کر
سکتا ہے کیونکہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ پاک کرنا اور آپکی ذاتِ اقدس سے تعلق ہر لمح
اور ہر وقت واجب ہے نیز حضور کے ذکر اور آپ کی ذات سے تعلق کے ساتھ تمام مُسلمانو
کو معمور رہنا چاہیئے۔

Marfat.com

ہاں حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مُبارکہ کے ماہِ مقدس میں میلاد شریف منعقد کرنے والا لوگوں کو ترغیب محبّتِ مُصطفےٰ کی طرف راغب کرنے، میلاد شریف کی مبارک محافل میں جمع کرنے اور انکے فیاضِ شعور کو بیدار کرنے کے لحاظ سے قوی و مضبوط تر ہوتا ہے لہٰذا اِس ماہِ مُبارک میں محافل کا انعقاد یقیناً اور وقتوں سے بہتر ہے۔

محفلِ میلاد کا انعقاد تبلیغ دین کا بہترین ذریعہ

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے اجتماعات دعوت اِلی اللہ کی جانب بہت بڑا وسیلہ و ذریعہ ہیں، یہ ایسا سنہری موقع و فرصت ہے جس کو ضائع نہیں ہونا چاہیئے بلکہ عُلماء کرام اور دعوتِ دین دینے والوں پر واجب ہے کہ وہ اُمّت کو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، آداب، احوال اور سیرتِ طیبہ معاملات و عبادات سے روشناس کرائیں، نیز یہ حضرات انہیں پند و نصیحت کریں اور خیر و فلاح کی طرف راغب کریں، اور بلاء، بدعتوں، اور فتنوں سے ڈرائیں۔ اور یہ کام بالکل خلوص سے کریں، مالی مفاد اور ذاتی شہرت کی خاطر یہ کام نہ کریں، کیونکہ ایسا کرنے سے ثواب نہیں ملے گا۔

میلادِ مُصطفےٰ سُنّتِ الٰہیہ

میلادِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر سُنّتِ الٰہیہ بھی ہے روزِ میثاق اللہ کریم نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بارے انبیاء کرام کو اکٹھا کرکے انکو خطاب فرمایا جو قرآنِ کریم میں اِس طرح مذکور ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ

اور جب اللہ نے نبیوں سے عہد و میثاق لیا کہ جب میں تمہیں کتاب و حکمت سے سرفراز کروں، اور پھر میرے محبُوب تمہارے پاس تمہاری تصدیق فرماتے ہوئے تشریف لائیں تو تم ضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور انکی مدد کرو گے، فرمایا! کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر پکے ہو گئے سب انبیاء نے کہا ہم نے

Marfat.com

مِنَ الشّٰھِدِیْنَ ۝ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

اقرار کر لیا۔ فرمایا! تو گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں، جو آدمی اسکے بعد اپنے عہد سے پھریں گے تو وہ فاسقوں سے ہوں گے۔ (پ۳ ع ۱۷)

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا تذکرہ بھی قرآن مجید میں موجود ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ولادت مصطفیٰ کا تذکرہ گستاخی یا غیر مناسب نہیں ہے۔

میلادِ مصطفےٰ سُنّتِ انبیاءؑ

پہلی آسمانی کتب میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر موجود تھا۔ اور انبیاء کرام بھی حضور کے ظہور سراپا نور کی خوشخبری دی۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اپنی قوم کو ارشاد فرمایا۔ قرآن کریم اس کے متعلق یوں گویا ہے۔

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ۝

(پ۲۸ سورہ صف)

اے بنی اسرائیل میں اللہ کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں، یقین کرنے والا اسکا جو میرے سامنے ہے تورات، اور خوشخبری سنانے والا ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام احمد ہوگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے قبل بھی مختلف انبیاء کرام حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے رہے جیسا کہ اس بارے میں کئی روایات موجود ہیں اور علامہ ابن جوزی جیسے ناقد محدث نے بھی اپنے اس رسالہ میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

میلادِ مصطفےٰ سُنّتِ نبی کریم

میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ولادت طیبہ کے واقعات بیان فرماتے مثلاً مستدرک حاکم اور شرح السنہ اور مشکوٰۃ شریف کی معتبر کتب میں یہ حدیث موجود ہے۔

اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ وَ

تحقیق میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں جبکہ آدم علیہ السلام البتہ اپنی

Marfat.com

سَاُخبِرُکُم بِاَوَّلِ اَمرِی دَعوَۃُ اِبرٰهِیمَ وَبِشَارَۃُ عِیسٰی وَ رُؤیَا اُمِّی الَّتِی رَأَت حِینَ وَضَعَتنِی وَقَد خَرَجَ لَھَا نُورٌ اَضَاءَ لَھَا مِنہُ قُصُورُ الشَّامِ۔ (مشکوٰۃ شریف)

اور اب میں تمکو اپنے پہلے معاملے کی خبر دُوں کہ وہ دُعائے ابراہیم' بشارۃ عیسٰے اور میری ماں کا وہ خواب ہے جو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا۔ اور تحقیق اپنی گوندی ہُوتی مٹی میں پڑے ہوتے تھے ان سے ایک ایسا نور ظاہر ہوا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

علاوہ ازیں اور بھی کافی روایات موجود ہیں جنمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سے اپنا ذکرِ ولادت کرنا ثابت ہوتا ہے۔

سُنّتِ صحابہ

میلادِ مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر سُنّت صحابہ اور طریقہ محدّثین کرام بھی ہے کیونکہ اگر ذکرِ ولادتِ مصطفٰے ممنوع اور نا مشروع ہوتا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کبھی انہیں روائیت نہ فرماتے اور نہ ہی احادیث مبارکہ کی معتبر کُتب میں یہ احادیث زینتِ کُتب بنتیں، نہ ہی محدّثینِ کرام اپنی کُتب میں باب مولد النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم (نبی کریم کی ولادت کا باب) باندھتے

ولادتِ باسعادت کیوجہ سے سوموار کو روزہ

مُسلم شریف کتاب الصیّام میں امام مسلم حضرت قتادہ رضی اللہ عنہٗ سے روائیت کرتے ہیں۔ کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سوموار کے روزہ رکھنے کے بارے سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں سوموار کو پیدا ہُوا۔ اور اسی دِن مجھ پر وحی نازل ہُوتی۔

اِس حدیث پاک میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادتِ باسعادت کے دِن روزہ رکھنے کی وجہ اپنی پیدائش اور وحی کا نازل ہونا بتایا۔ جس سے اسکی فضیلت و اہمیّت معلوم ہوتی ہے۔

ایک اعتراض

مذکورہ بالا بیان میں جو ذکرِ ولادتِ مصطفٰے سُنّتِ الٰہیہ، سُنّتِ انبیاء اور سُنّتِ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم بتایا گیا ہے اِس میں اور مذکورہ محافلِ میلاد میں بڑا فرق ہے، کیونکہ اس طریقہ سے محفل میلاد کا انعقاد نہ سُنّتِ

Marfat.com

الٰہیہ ہے نہ سُنّتِ انبیاء اور نہ سُنّتِ رسُولِ کریم ہے لہٰذا یہ بدعت ہُوئی اور ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیئے لہٰذا یہ محفلِ میلاد کا انعقاد کس طرح جائز ہُوا۔

جواب مطلقاً ذکرِ ولادت تو سُنّتِ الٰہیہ، سُنّتِ انبیاء اور سُنّتِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس سے کسی کو اِنکار نہیں ہو سکتا، پھر ہمیں صرف سیرت النبی کے جلسے ہی تو منعقد نہیں کرنے چاہئیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور ولادتِ مُبارکہ کا ذِکر بھی ضرور کرنا چاہیئے اور فضائل اور وِلادت کے ذکر کے پروگرام بھی منعقد کرنے چاہئیں۔ جو چیز ناجائز نظر آتے اُسے چھوڑ دو' نہ کرو۔ لیکن محفلِ میلاد کے منعقد کرنے کو تو بُرا نہ سمجھو اور اپنے اکابر علمائے کرام کی تحریرات پر بھی غور کرو۔ موجودہ طریقہ سے محفلِ میلاد کا انعقاد فرض، واجب اور سنّت تو نہیں، لیکن اسے ناجائز کہنا بھی تو عقلمندی اور دانش مندی نہیں ہے۔

اِس مسئلہ کو سمجھنے کے لیے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ "حسن المقصد فی عمل المولد" کی عبارت پیشِ خدمت ہے۔ جس میں انہوں نے بدعت کی اقسام بیان کی ہیں۔ علامہ سیوطی، شیخ عز الدین بن عبد السلام کی کتاب "القواعد" کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

البدعة منقسمة الی واجبةٍ و محرمةٍ ومندوبةٍ ومکروهةٍ ومباحةٍ قال والطریق فی ذلك ان تعرض البدعة قواعد الشریعة فاذا دخلت فی قواعد الایجاب فھی واجبةٌ اَوْ فِی قواعد التحریم فھی محرمة اوالندب فمندوبة اوالمکروهة	بدعت منقسم ہوتی ہے واجبہ، محرمہ، مندوبہ، مکروھہ اور مباحہ اور طریقہ اس میں یہ ہے کہ ہم تو اس بدعت کو شریعت کے قواعد پر رکھیں تو جب قواعدِ ایجاب میں داخل ہو تو بدعت واجبہ' اگر تحریم کے قواعد میں تو وہ بدعت محرمہ، اگر قواعد مندوبہ میں ہو تو مندوبہ، قواعد مکروھہ میں داخل ہو تو بدعت مکروھہ اور اگر قواعد

فمکروهة اوالمباح فمباحة۔ | اباحت میں داخل ہو تو بدعت مباحہ۔

بدعت کی پانچ قسمیں ہوگئیں۔ بدعت واجبہ، بدعت محرمہ، بدعت مندوبہ، بدعت مکروہہ اور بدعت مباحہ۔ شیخ عزالدین بن عبدالسلام اسکے بعد اپنی کتاب "القواعد" میں بدعت کی ان تمام قسموں کی مثالیں بیان کرتے ہیں، بدعت مندوبہ کی مثالیں بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

وللبدع المندوبة امثلة منها احداث الربط والمدارس و کُل احسان لم یعهد فی العصر الاول، منها التراویح والکلام فی دقائق التصوف وفی الجدل ومنها جمع المحافل للاستدلال فی المسائل ان قصد بذالك وجه الله تعالی۔

بدعت مندوبہ کی کتنی مثالیں ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔ مسافرخانے اور مدارس بنانا۔ اور ہر قسم کا نیک کام جو پہلے زمانہ نہ معلوم تھا۔ ان میں نماز تراویح (یعنی جماعت سے ادا کرنا) اور تصوف کے دقایق کا بیان۔ مناظرہ اور مختلف مسائل میں محفل بناکر دلیلیں قائم کرنا۔ اگر ان سے مراد اللہ کی رضا ہو۔

ان مثالوں میں جو کام گزرے ہیں انکو اگر ہم ناجائز نہیں کہتے بلکہ خود کرتے ہیں۔ اور ثواب سمجھ کر کرتے ہیں۔ ناجائز نہیں سمجھتے تو پھر موجودہ محفل میلاد کے انعقاد کو کیوں ناجائز کہتے ہیں۔ اسے بھی بدعت مندوبہ میں شامل کرنا چاہیئے۔ اسی طرح علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "حسن المقصد فی عمل المولد" میں ثابت کیا ہے۔

علاوہ ازیں اگر اس پاکیزہ محفل میں کوئی ناجائز کام کرے تو وہ غلط کر رہا ہے۔ جس طرح جلوس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت گانے وغیرہ بازاروں میں لگا دینے اور سوانگ بنانا وغیرہ۔

اب یہ حقیر چند اُن علماء کی تحریریں پیش کرتا ہے جو اپنے اسلاف کو محفل میلاد کے قائل بتلاتے ہیں اور انکے پیروکار آج کے دور میں اس کو ناجائز اور گناہ سمجھتے ہیں۔

مولانا عبدالحق الہ آبادی اپنی کتاب الدرالمنظم فی عمل المولد میں یہ دو تقریظیں نقل فرماتے ہیں۔

Marfat.com

تقریظ جناب مولانا مولوی عبداللہ صاحب دام فیضہ داماد حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله علی ما رزقنا بمنه وفضله اخوة الایمان وربط بالاتحاد والالفة حسن نظام الایقان واوجب علینا حضور الجماعات الخمسة والجمع والاعیاد ومدح الاجتماع فی حلق الذکر واستحب الجمع لمحافل المیلاد وحرم علینا المناقشة فیما بیننا والجدال والتباغض وشنع المناقشة فینا المراء والتحاسد وجعل اختلاف الامة رحمة للمسلمین واظهر رافته باباحة الرخص علی المؤمنین والصلوٰة علی من اختصه بالخلق العظیم وعلی آله الذین اهتدوا بهدیه المستقیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے المفتقر الی الباری عبداللہ انصاری تمام برادران دینی کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ مدت سے اختلاف باہمی درباب مسئلہ میلاد سرور کائنات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰت والتحیات سُنتا تھا اور طرفین کا تعصب یوماً فیوماً ترقی پذیر دیکھکر شبانہ روز دل سے دُعا کیا کرتا تھا کہ یا اللہ کوئی صاحب مقبول انام مرجع خاص وعام اس بارہ میں ایسی تحریر فرمائیں کہ جس سے فریقین اپنے تعصب بیجا سے خبردار ہو کر باز آئیں اور حق پرست اور منصف مزاج اور طالبانِ روایت طریق مستوی پر لگ جائیں سو ان دنوں فقیر نے کتاب درالمنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم دیکھی جسکے مصنف مخدومنا و مولانا شاہ عبدالحق محدث مہاجر ہیں۔ الحق اس کتاب کے ہر مسئلہ کو بدلائل کتاب سنّۃ و اجماع اُمّۃ مدلل پایا اگر اس کتاب کے مصنف کو منصف و فارق اور کتاب کو قول فیصل و صراطِ مستقیم کہا جاوے تو بجا ہے اور کیوں نہو مصنف دام ظلہ العالی مکہ معظمہ زادہا اللہ تعظیماً و تشریفاً میں علماً و فہماً و ورعاً مثل آفتاب مشہور ہیں اولی دلیل اونکی دلائل مقبولیت سے یہ ہے کہ وہ حرم محترم میں شیخ الدلائل ہیں۔ فقیر کو اونکی توصیف کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ تمام مضامین

Marfat.com

اُس کتاب کے انکے فضل وکمال پر براہین قاطعہ ہیں اور صحت عبارات کی خود بخود انوار ساطعہ ہیں ہاں اسقدر گزارش ضرور ہے کہ جو کچھ مصنف مدظلہ نے در باب جواز میلاد فخر عباد تحریر فرمایا ہے۔ وہی مسلک قولاً وفعلاً ہندوستان کے مشاہیر عُلماء کا سلف سے لیکر خلف تک رہا ہے۔ چنانچہ مولانا شاہ عبدالحق محدث وحضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث و مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدثِ دہلوی و مولانا مولوی احمد علی محدث و مولانا مولوی مفتی عنایت احمد و مولانا عبدالحی رحمہم اللہ تعالیٰ واستاذنا مولوی محمد لطیف اللہ و مولانا مولوی ارشاد حسین و مولانا الحافظ الحاج محمد مُلا نواب سلمہم اللہ تعالیٰ کا اسی پر عمل رہا اور ہے اور نیز زُبدۃ الفضلاء۔ استاد العلماء مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم مدرس اعلیٰ مدرسہ عربیہ دیوبند خاص دیوبند میں بارہا محافلِ میلاد میں شریک ہوتے۔ اور بحالت قیام قاری وسامعین قیام بھی کیا اور فرمایا کہ اگرچہ اسکی اصل جیسی کہ چاہیئے نہیں پر جبکہ تمام مجلس ذکرِ ولادتِ کی تعظیم کو اوٹھ کھڑی ہو ایسی حالت میں قیام نہ کرنا سُوءِ ادبی سے خالی نہیں چنانچہ مولانا مخدومنا کے اس قول اور فعل پر بہت سے شاگردِ رشید و باشندگان شہر شاہد ہیں۔ ماسوا اسکے سلالہ خاندان مصطفوی جامع الشریعۃ والطریقۃ حاجی سید محمد عابد مہتمم مدرسہ دیوبند نے خاص مولانا ممدوح سے اپنے مکان پر ذکرِ ولادت شریف بطریق وعظ کرایا اور شیرینی بھی تقسیم فرمائی نیز کہف الفضلاء مولانا مولوی محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ناظم مدرسہ مذکور کی زبانی کرۃً گرۃً سُنا گیا ہے کہ ذکرِ ولادتِ باسعادت موجب خیر وبرکت ہے اور خاص مولانا بھی بعض جگہ مجلسِ میلاد میں شریک ہوئے چنانچہ پیرجی واجد علیصاحب دیوبندی جو مولانا کے مرید اور مولود خواں ہیں اس امر کے شاہد ہیں پس یہ جو بعض اشخاص بلاتحقیق اہالیان مدرسہ دیوبند کو اپنی تحریرات میں مانعین ذکرِ ولادتِ باسعادت سے ٹھہراتے ہیں سراسر بیجا ہے اور اتہام عظیم ہے جسکو کچھ بھی عقل ہوگی وہ سمجھ لیگا۔ کہ اہلِ مدرسہ میں سے مدرس اعلیٰ ومہتمم ومدبر مدرسہ کے اقوال وافعال کا اعتبار ہے یا ہر سفیہ کے ہفوات کا۔ وَاللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

Marfat.com

تقریظ

جناب مولوی سید حمزہ صاحب شاگرد جناب مولانا مولوی رشید احمد صاحب محدّث گنگوہی ادام اللہ فیضہٗ

الحمد للّٰہ الذی انعمنا بولادۃ النبی الاکرم والصلوٰۃ
علی رسولہ الذی امر باتباع السواد الاعظم
وعلی اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین الی یوم الدین ٥

اَمَّا بَعْدُ

عرض کرتا ہوں کہ یہ رسالہ الدرالمنظم فی مولد النبی الاعظم اِس ناچیز کی نظر سے گزرا اِسکا ہر مضمون لاجواب ہے اور پسندید اولوالالباب اور کیونکر نہ ہو کہ اسکے مصنف تحقیق میں کالشمس فی نصف النہار ہیں اور تدقیق میں منبع الاسرار عُلماء عرب و ہند و روم و مصر کی مستند بلکہ کافہ فضلائے عالم کے معتمد اور جیسا کہ انکا علم و ذکا معتبر ہے۔ ویسا ہی ورع اور اتقا مشہور امید ہے کہ یہ کتاب مقبُول خاص و عام ہو گی اور راحتِ جان اہل اِسلام کیونکہ اسمیں مجلس مولد شریف کا ثبوت ہے وہ مجلس شریف کہ جو گلدستہ خُوبی دین ہے اور عطر مجموعہ فلاح و یقین وہ مجلس کہ جو امور مذکورہ ذیل پر مشتمل ہے، ذکرِ ولادت سرورِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ استعمالِ خوشبو۔ آراستگی مکان۔ ذکر شرینی۔ کثرت درُود شریف۔ قیام۔ تداعی۔ تعیینِ وقت، ذکرِ مُبارک کی خوبی جسمیں فضائل و مدح و بیان ولادت داخل ہے اِس آیہ شریفہ سے بوجہ احسن مستفاد ہوتی ہے۔ کُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِہٖ فُؤَادَکَ وَجَآءَکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَۃٌ وَّذِکْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ

ذکر رُسل تثبت فواد اور موعظۃ اور ذکرٰی کا مثمر ہو۔ فَمَا ظَنُّکَ بِذِکْرِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ حَبِیْبِ اَحْسَنِ الْخَالِقِیْنَ فَتَنَبَّہْ وَکُنْ مِّنَ الشَّاکِرِیْنَ لِاِنْعَامِ خَیْرِ الْمُنْعِمِیْنَ اِس آیہ شریفہ سے یہ بھی واضح ہُوا کہ یہ ذکر شریف افراد وعظ میں داخل ہے بلکہ اعلےٰ اور اہم بھی ہے کیونکہ یہ ذریعہ عمدہ از دیادِ محبت سرکارِ کائنات کا ہے اور محبت ذریعہ کمال اتباع کا ہے

Marfat.com

كَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْمُنْصِفِيْنَ الْمَاهِرِيْنَ، نیز ظاہر ہے کہ جو مومن ہے وہ محبوبِ انس و جان سے محبت رکھے گا جو آپ سے محبت رکھے گا آپ کا ذکر کثرت سے کرے گا پس معلوم ہوا کہ جو مومن ہے آپ کا ذکر کثرت سے کرے گا۔ دونوں مقدمے اس قیاس کی دو حدیثوں مسطورۂ ذیل سے ثابت ہیں، اول سے اول ثانی سے ثانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ، سے فرمایا، تو مومن نہو گا۔ جبتک ہر محبوب سے مجھے محبوب تر نہ بنائے گا۔ دوسری حدیث میں مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ استعمال خوشبو خواہ مکان بسایا جاوے یا حاضرین پر چھڑکا جاوے یا کپڑوں پر ملا جاوے سب ایک کلی کے افراد ہیں، جسکا نام استعمال خوشبو ہے اور وہ ایک فعل ہے محبوبِ دو عالم کے افعال محبوبہ میں سے پس سنتِ سنیہ پر عمل کرنا اور اپنے اخوان کو ایسے عمل میں شریک کرنا مزید مرتبہ ایمانیہ کا باعث نہو گا۔ تو کیا ہو گا آراستگی مکان، ذکر آراستگی سے مراد فرش اور چوکی ہے فرش سے مہمانوں کی خاطر اور چوکی سے ذکر کی تعظیم مقصود ہوتی ہے دونوں کے نظائر بہت سے شریعت میں موجود ہیں، خطبہ اور وعظ اور قرأت حدیث اور حضرت حسان کے لیے منبر کا ہونا نیز قرأت حدیث اور وعظ کے واسطے چوکی کا تعامل دلیل کافی ہے ثبوتِ تعظیم ذکر پر رہی مہمانوں کی خاطر حدیث شریف سے ایک نظیر واضح کرتا ہوں جب حضرت اُمِ ایمن زیارتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حاضر ہوا کرتی تھیں سرورِ مخلوقات علیہ الف الفِ تحیات اپنی ردائے مبارک انکے واسطے بچھا دیا کرتے تھے اگر کوئی کہے وہ رضاعی ماں تھیں انکی تعظیم کیونکر نفرماتے ہم کہیں گے جب ایسا بادشاہ ایک حق کا ایسا خیال کرے پھر ہمکو اپنے بزرگوں اور بھائیوں کا خیال بدرجہ اولیٰ چاہیئے۔ شیرینی حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے تھے حضرت اُم المومنین زینب رضی اللہ عنہا غسل پیش کیا کرتی تھیں اِس سے معلوم ہوا کہ ہدیہ روح پُر فتوح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے اور شکریہ قدوم برادر مومن کے لیے شیرینی خوب چیز ہے۔ اور صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹھاس بہت مرغوب تھی پس آپکے ہدیہ کے لیئے اور آپکی اُمت کی خاطر داری کے لیے مٹھائی بہت مناسب ہے ہم ایصالِ ثواب

Marfat.com

نیز تواضع احباب، **مصرعہ**

؎ چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دوکار

پنجم کثرتِ درود وفضائلہا لا تحتاج الی البیان۔ قیام مستحسنات مجموعہ علماء سے ہے مستحسنات علماء کا انکار کون کرسکتا ہے کیونکہ اس انکار سے بہت مسائل فقہیہ اور احادیث[علہ] کا انکار لازم آتا ہے اعاذنا اللہ منہ۔ طلبہ جو کہ علت کے جویاں رہتے ہیں انکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وجہ استحسان علماء کی یہ ہے کہ یہ قضیہ مجربات سے ہے کہ اس وقت خاص میں خواص امت کو مشاہدہ جمالِ مصطفائی حصول ہوتا ہے اور اس مشاہدہ کے واسطے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلّم کا ہر مجلس میں تشریف لانا ضروری نہیں بلکہ ارتفاع حجاب کافی ہے اسکی ایک نظیر محسوسات میں آفتاب ہے کہ اسکے لیے ایک جگہ معین ہے۔ اور ہر اہلِ بصر ہر مکان میں اوسکی روشنی سے فائدہ اُٹھاتا ہے نابینا تقلیداً روشنی کا معتقد ہے۔ پس علماء کہ حکماء امت ہیں مستحسن سمجھے کہ اہل وجد وذوق کی تقلید سے عوام بھی بہ نیت استحسان قیام کرلیا کریں ہکذا افادنی شیخی سید العاشقین امداد اللہ للعالمین مداللہ ظلہ علی روس المستمدین۔

فائدہ:۔ جب یہ مجلس امور حسنہ سے مرتب ہوئی تو اسکی ہیئت کذائی مالیس منہ کے قبیل سے نہوتی بلکہ مثل تدوین کتب احادیث وبناء مدارس وایجاد علوم الہیہ کے ہوتی۔ اور یہ مجلس مطہر فعل خیر لطیفہ جب بریانی کا طباق سامنے آتا ہے تو ہم لوگ اسکی ہیئت کذائی پر اعتراض نہیں کرتے بلکہ جھٹ پٹ آستین چڑھا کر کلیہ کلوا من الطیبات میں داخل کر لیتے ہیں، پس مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مجموعہ حسنات کو بھی واعملوا صالحا کے تحت میں داخل رکھیں۔ تداعی یہ مجلس فعل حسن ہے تو اسکی تداعی کیوں حسن نہو گی بلکہ احکام آیۃ کی تعمیل ہو گی۔ ادع الی سبیل ربک تعاونوا علی البر والتقوٰی۔ الدال علی الخیر کفاعلہ وغیرہا۔

علہ اعنی وہ احادیث جو محبت استحسان پر دالہ ہیں، ۱۲ منہ عفی عنہ،

Marfat.com

تعیینِ وقت حدیث شریف میں آیا ہے اگر وظیفہ شب ناغہ ہو جائے، تو اُن کو ظہر سے اوّل پڑھ لیا کرو۔ لفظ (وظیفہ شب) سے دلالت ہے تخصیص وقت کی مقبولیّت پذیرونکو پڑھنے کے واسطے فرمانا دلیل ہے۔ پسندیدگی مداومت پر اور بہت سی احادیث سے خوبی مداومت ثابت ہے پس مداومت فعل خیر کی بہت مناسب ہے اِس زمانہ میں تولا بدمنہ کی قبیل سے ہے کیونکہ جو لوگ وعظ کے نام سے نفرت کرتے ہیں۔ اُنکو احکام سُنانے کی کوئی صُورت اس نالائق ننگ خلائق کے نزدیک اسکے سوا نہیں پس اسکی اشاعت پر کوشش عُلما۔ کو ضروری ہے۔ واضح ہو کہ امور مذکورہ بالا کی اور بہت سی براہین موجود ہیں مگر تفصیل اِس مقام کی مناسب نہیں۔ جسکو زیارت مطلوب ہو۔ اِس رسالہ شریفہ اور انوار ساطعہ وغیرہما کتب محققین سے مِل سکتی ہیں۔

تنبیہ مجلس مقدس مولود عبارت مجموعہ امور خیر سے ہے جیسا کہ کتب معتبرہ اسپر شاہد ہیں اگر کوئی اپنی جہالت یا ہوائے نفسانی سے اسمیں کچھ خرابی ملادے تو اس کے فعل کیوجہ سے یہ مجلس مقدس بالاطلاق خراب نہ کہلائیگی جس طرح کہ نماز جو شارع کی مامور بہ اور فعل حسن ہے کسی نمازی کی خرابی مختلط کرنے سے بد نہ بن جائیگی۔ واللّٰہ اعلم وھو یھدی من یشاء الی سواء السبیل حررہٗ المفتقر الی امداد اللّٰہ القوی حمزہ التقوی الدھلوی المقیم ببلد اللّٰہ الامین زادہ اللّٰہ شرفًا الی یوم الدین ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اَللّٰھم امتنی فی احد الحرمین علی الایمان وابعثنی یوم القیمۃ من الآمنین آمین بجاہ سید المرسلین صلے اللّٰہ علی خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ واتباعہٖ اجمعین۔ ؁

اِن دونوں اصل تقریظوں کو مصنف کی کتاب "الدر المنظم فی حکم عمل مولد النبی الاعظم" سے فوٹو اسٹیٹ کروا کر آخر میں لگا دیا ہے تاکہ شک نہ رہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ —— حمد صرف اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے صبحِ متنیر کو حضرت ؐ کے عروسِ جمال کی سفیدی سے ظاہر فرمایا اور افلاکِ کمال پر برجِ جمال سے سورج اور قمرِ منیر کو طلوع کیا اور عالمِ قدیم میں سید الکونین ؐ کو بطور حبیب، نجیب، اور سفیر منتخب فرمایا۔ عالمِ وجود کی تمام مخلوقات سے آپ کی تعظیم و توقیر کے لیے وعدے حاصل کیے۔ آپ ؐ کے رُخِ تاباں کے جمالِ کمال کی عظمت کے لیے بطون کو پیدا فرمایا۔ آپ ؐ کے ظہور اور مدتِ حمل کے لیے ان کو منتخب کیا۔ اس نفیس نفس، دُرِّ یتیم اور خوبصورت روح کے موتی کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو سمندر بنایا اور ان میں سے بعض کو اپنی حکمتِ تقدیر سے شیریں اور بعض کو تیز کھاری پانی والا بنایا۔ آپ ؐ کو مجتبیٰ بنایا۔ آپ ؐ کو غلاظت و شیطانی وسوسہ سے محفوظ اور مطہر کیا۔ آدم، نوح، شیث، ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام کی پشتوں میں منتقل فرمایا۔ ہر نبی، آپ ؐ کے ذریعہ سے ہی پناہ کا طلب گار رہا۔ ہر ایک سے آپ ؐ پر ایمان لانے اور آپ کی نصرت و اعانت کرنے کا عہد و میثاق[1] لیا اور یہ بات قرآن کریم میں مرقوم ہے۔ اللہ تعالیٰ

---

[1] قرآنِ کریم میں اس کی وضاحت اِس طرح ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ

اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دُوں پھر تشریف لاتے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرماتے تو تم ضرور ضرور اُسکی مدد کرنا۔ فرمایا

(باقی ص ۳۷ پر)

Marfat.com

نے آدم علیہ السلام کی توبہ آپ کے باعث قبول کی اور حضرت ادریس علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اپنی طرف اوپر اٹھایا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں آپ کے توسل سے قربتِ الٰہیہ حاصل کی۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی دعا میں آپ کے ذریعہ سے پناہ مانگی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ کے واسطہ سے بارگاہِ الٰہی میں سفارش کی۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے آپ کے وسیلہ سے عجز وانکساری کے ساتھ دُعا کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کی گفتگو کے متعلق اپنی قوم کو اطلاع دی اور رَبِّ کریم سے آپ کا اُمتی و وزیر ہونے کی درخواست کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی تشریف آوری کی خبر دی اور آپ کے زمانہ تک کی مہلت طلب کی تاکہ ان کے مددگار ہوسکیں۔ مذہبی پیشواؤں نے آپ کے آنے کی خبر دی اور کاہنوں نے بھی آپ کے متعلق اعلان کیا۔ جن آپ کی رسالت پر ایمان لائے۔ آیاتِ قرآنیہ آپ کے اسم گرامی کے متعلق شاہد ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳ کا

اِصْرِیْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝	کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمّہ لیا سب نے عرض کیا ہم نے اقرار کیا فرمایا تو تم ایک دُوسرے پر گواہ ہو جاؤ۔ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہُوں۔ (پ ۳ ع ۱۷ آیت پہلی) محمد اکرم

لہ قرآنِ کریم میں آپ کی تشریف آوری کا ذکر اس طرح ہے۔

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ (پ ۲۸ ع ۱۹ آیت ۵)	اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا۔ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسُول ہوں۔ اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور ان رسُول کی بشارت سُناتا ہُوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے اُن کا نام احمد ہے۔ محمد اکرم

Marfat.com

ولادت کے وقت معجزات

فارس کی آگ آپؐ کے نور سے بجھ گئی۔ تمام شاہی تخت اپنے بادشاہوں سمیت لرز گئے اور تاج اپنے بادشاہوں کے سروں سے گر گئے۔ آپؐ کے ظہور کے وقت بحیرہ طبریا پُرسکون ہوگیا۔ کتنے ہی چشمے ظاہر ہوئے اور اُبل پڑے۔ ایوان کسریٰ میں شگاف پڑ گیا اور اس کے کنگرے گر پڑے۔ ساتوں آسمانوں کے فرشتوں نے آپؐ کی ولادت کی ایک دوسرے کو خوشخبری دی۔ آسمان آپؐ کے شرف کے لیے محفوظ کیے گئے۔ آپؐ کے اکرام کے لیے چوری چوری سننے والوں کو شہاب کے ذریعہ رجم کیا گیا۔ ابلیس چیخا اور اس نے اپنے لیے سخت مصیبت و ہلاکت کو پکارا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی صفات کے متعلق اشعار !!

- کیا تمھیں معلوم ہے کہ کون رات کے وقت براق پر سوار ہوا اور جبریل علیہ السلام ساتھی کے طور پر آپؐ کے پیچھے چلے۔
- یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے آسمان پر بلند ہوئے۔ آپؐ قریب ہوئے اور اپنے رب کریم کے ساتھ گفتگو کی۔

(آپؐ پر صلوٰۃ وسلام بھیجئے)

- اور کون سب سے پہلے نبوت سے کے ساتھ مختص ہیں حالانکہ آپؐ کے جدِامجد آدم علیہ السلام کا خمیر ابھی مکمل نہیں ہوا تھا۔
- اور کون ہے جس نے رفعت کو پایا حتیٰ کہ شرافت کے ساتھ بلند ہوئے اور فخر و فخامت کو پایا۔

(آپ پر صلوٰۃ وسلام بھیجئے)

- وہ سیدہ آمنہ کے لختِ جگر البشیر (بشارت دینے والے) المنذر (ڈرانے والے)

Marfat.com

الصادق (قول کے سچے) المزمل (چادر اوڑھنے والے) المدثر (کمبل ڈھانپنے والے) السابق (سب آگے بڑھ جانیوالے) المتقدم (سب سے پہلے وجود میں آنیوالے) المتأخر (سب آخر میں ظاہر ہونیوالے) اور افعال حمیدہ کو اوّل و آخر میں جمع کرنے والے

(آپ پر صلوٰۃ وسلام بھیجئے)

- بلند و بالا آسمانوں کے رب نے آپ کو چنا اور فضل و کرامات کے ساتھ مختص فرمایا۔
- ربِ حکیم نے اپنی طرف سے وحی مقدس کے ذریعہ حکمت، ذکر، التجا اور فضیلت کی رہنمائی فرمائی۔

(آپ پر صلوٰۃ وسلام بھیجئے)

- وہ اللہ تعالیٰ کے مخلص دوست، خاتم الرسل اور اللہ کے فضل سے اسی کے ہی امینِ خاص ہیں۔

لَا دَرَّ دَرُّ الشِّعْرِ اِنْ لَّمْ أُمْلِهِ فِیْ مَدْحِ اَحْمَدَ لُؤْلُؤًا مَّنْظُوْمًا	شعر کی خوبی کوئی خوبی نہیں ہے اگر اس کو احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پروئے ہوئے موتی کی طرح نہ لکھتا۔

(آپ پر صلوٰۃ وسلام بھیجئے)

یَا مَنْ بَرَاہُ اللّٰہُ نُوْرًا لِّلْوَرٰی فَاَقَامَ فِیْہِمْ مُنْذِرًا وَّمُبَشِّرًا	اے وہ ذات جس کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لیے نور پیدا کیا اور آپ نے منذر و مبشر کی حیثیت سے قیام کیا۔

- لو، یہاں نمناک مٹی اور کھلے میدان میں آپ کی سخاوت کا پودا ہے اور یوم آخرت عمومی طور پر، عنقریب ہمیں کل جمع کر دے گا۔

(آپ پر صلوٰۃ وسلام بھیجئے)

- میری طرف سے اتنا سلام ہو جتنی دفعہ بادِ صبا چلی اور ٹیلوں کے لمبے لمبے بانات کے درختوں کی شاخوں نے آپس میں معانقہ کیا۔

Marfat.com

- اور ٹیلوں میں کبوتروں نے آمنا سامنا کیا اور آپؐ کے نور نے آسمانوں میں ستاروں کو روشن کیا۔

(آپؐ پر صلوٰۃ وسلام بھیجئے)

- قادرِ مطلق اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر تمام موجودات کی تعداد کے برابر رحمت نازل فرمائی۔
- خدا کی قسم! اے اس کے ذکر سے لطف اٹھانے والو آپ میں سے کون ہے جو کوچ کرنے والا ہے اور قیام کرنیوالا ہے۔

(آپؐ پر صلوٰۃ وسلام بھیجئے)

حُلیہ مُبارک

جب محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی ولادت ہوئی تو آپؐ مخلوق میں دولہا کی مانند ایسے چہرہ کے ساتھ ظاہر ہوئے جو ظہور میں چاند کے مشابہ ہے۔ ایسے بالوں کے ساتھ جو اپنی سیاہی میں تاریکی کی طرح ہیں۔ ایسی جبیں کے ساتھ جس سے نور روشنی نکلی۔ ایسے قد کے ساتھ کہ اس کے ساتھ حُسن وجمال مطمئن ہوا اور ایسے ناک کے ساتھ جو تیز تلوار کی دھار کی شہرت سے احسن ہے۔ ایسے دو ہونٹوں کے ساتھ جو مثلِ عقیق ہیں۔ ایسے دانتوں کے ساتھ جو بکھرے ہوئے موتیوں کے مشابہ ہیں۔ ایسی پیشانی کے ساتھ جو رونق وضو میں چاند کی مانند ظاہر ہوئی اور ایسے سینے کے ساتھ جو ایمان کے ساتھ معمور ہو گیا۔ ایسے دونوں ہاتھوں کے ساتھ جن سے جنت کا پانی پھوٹ نکلا۔ ایسے قدم کے ساتھ جس کے لیے یقیناً حصولِ سعادت میں تاثیر ہے۔

آپؐ کی ولادت کے وقت کائنات مضطرب ہو گئی جبکہ آپؐ مخمور تھے۔ سعادتمندی عالمِ وجود پر پھیلی اور ایمان کا وطن مستور ہو گیا۔ تمام اہلِ کائنات کی طرف وحی کی بشارت

دینے والا تشریف لایا۔ قاریٔ الوصل نے پڑھا اور اقطار عالم میں جم غفیر کو پکارا۔

قرآن میں آپؐ کی صفات

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا ۝ وَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَدَعْ اَذٰھُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ط وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۝ (رکوع ۳ پارہ ۲۲)

" اے نبیؐ! ہم نے آپؐ کو شاہد، مبشر، نذیر، اس کے اذن سے اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر ارسال کیا۔ اور مومنوں کو خوشخبری دیجیے کہ یقیناً ان کے لیے اللہ کی طرف سے فضل کبیر ہے۔ کافروں اور منافقوں کی پیروی نہ کیجیے اور انکی طرف سے اذیت کا خیال نہ کیجیے اللہ پر توکل فرمایئے اور اللہ ہی نگہبان کافی ہے۔

ولادت کے متعلقہ اشعار

- صبح ہدایت نے عالمِ وجود کو سرور سے بھر دیا جب حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ روشن ظاہر ہوا۔
- اے ماہ ربیع تو نے ایسے باعزت چاند کو طلوع کیا جو کمال کیسا تھ تمام چودھویں رات کے چاندوں پر فوقیت رکھتا ہے۔
- اے ماہِ ربیع، تو احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے ساتھ آیا اور یقیناً ہمارے پاس مسرت کے ساتھ بشارت دینے والا آیا۔
- آپؐ کے ظہور کے وقت پرندے خوشی سے گنگنائے اور شاخیں تھیلیاں بن کر جھکیں۔
- نذیر کی حیثیت میں احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے باعث بادِ نسیم مبشر و معطر بن کر آئی۔

Marfat.com

وَالْحُوْرُ فِیْ غُرَفِ الْجِنَانِ تَبَاشَرَتْ
وَتَقَضَّتْ بِمِیْلَادِ النَّبِیِّ نُذُوْرًا

حوروں نے جنت کے بالاخانوں میں ایک دوسرے کو خوشخبری دی اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث انہوں نے نذروں کو پورا کیا۔

لَمَّا بَدَا وَجْهُ الْحَبِیْبِ تَلَأْلَأَتْ
کُلُّ الْبِقَاعِ وَقَدْ نَطَقْنَ شُکُوْرًا

جب چہرۂ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوا تو تمام قطعات زمین جگمگا اٹھے اور شکر گزاری بیان کی۔

وَرَأَتْہُ اٰمِنَۃُ یُسَبِّحُ سَاجِدًا
عِنْدَ الْمِلَادِ اِلَی السَّمَاءِ مُشِیْرًا

سیدہ آمنہ نے آپؐ کو ولادت کے وقت سجدہ کی حالت میں تسبیح پڑھتے ہوئے اور آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔

وَانْشَقَّ اِیْوَانٌ لِکِسْرٰی جَھْرَۃً
وَغَدَا حَزِیْنًا فِی الْاَنَامِ کَسِیْرًا

کسریٰ کا محل بلند آواز کے ساتھ شق ہو گیا۔ اور وہ مخلوق میں ٹوٹا ہوا غمگین و آزردہ ہو گیا۔

وَتَسَاقَطَ الْاَصْنَامُ عِنْدَ مِلَادِہٖ
وَتَصَعَّدَ الْکُھَّانُ مِنْہُ زَفِیْرًا

آپؐ کی ولادت کے وقت بت اوندھے گر گئے اور آپؐ کی تشریف آوری کا کاہنوں نے شور مچایا۔

- جب آدم علیہ السلام نے اپنے قصور کی شفاعت طلب کی تو غفور اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل بخش دیا۔
- اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام نے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے کشتی میں نجات پائی پس آپؐ کے وسیلہ سے ہی خبیر اللہ تعالیٰ سے درخواست کرو۔
- اگر آپؐ نہ ہوتے تو موسیٰ کلیم اللہ کوہ طور پر مخاطب نہ ہوتے جبکہ انہوں نے امور کا ارادہ فرمایا۔
- اگر آپؐ نہ ہوتے تو عیسیٰ مسیح علیہ السلام آسمان کی طرف نہ اٹھائے جاتے اور یقیناً وہ مجاہد و نذیر بن کر نزول فرمائیں گے۔

Marfat.com

- تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے ولادتِ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت، تشریف لاتے وقت اور واپس جاتے وقت دی۔
- آتش پرستوں کی آگ آپ کے باعث عاجزی کرتے ہوئے بجھ گئی اور آپ کی وجہ سے بادلوں کا برسنا بارش بن گیا۔
- احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کتاب مجید میں تواتر سے آتے ہیں اور یقیناً بحیرہ (راہب) نے اس راز کو ظاہر کیا۔
- اے اُمتِ ہادی تمھیں بشارت ہو کہ بالضرور تو نے طٰہٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جنت و حریر کو حاصل کر لیا

جب تک دنیا ہے میرے رب اللہ تعالیٰ نے آپ پر ہمیشہ رحمت فرمائی اور اس کو بہت زیادہ کیا۔

شبِ ولادت کے واقعات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شبِ ولادت کو ایران کے بادشاہ کا محل پھٹ گیا۔ وہ آزمائشوں اور مصائب میں مبتلا ہو گیا۔ شیاطین کو آسمان کی طرف چڑھنے سے منع کر دیا گیا اور ان کے کانوں کو بلندی سے سننے کی غرض سے بہرہ کر دیا گیا۔ وہ ہر طرف سے دھتکار دیئے گئے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے یہ سب کچھ اس نبی مکرم اور رسول معظم کی حرمت کے لیے ہے جس پر تو نے اپنی محکم کتاب عزیز میں نازل فرمایا ہے اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَۃِ نِ الْکَوَاکِبِ "بے شک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے سجایا ہے۔" اے اللہ تعجب ہے کہ جب کبھی مشتاق شخص آپ کا ازحد خواہشمند ہوا تو اس نے بیابانوں کو طے کیا، اونٹنیوں کی پشتوں پر سوار ہو کر چلا اور جب کبھی حدی خوان نے آواز بلند کی، پہاڑ اور بڑے

Marfat.com

بڑے خیمے ظاہر ہوئے، عاشق محزون نے جلدی کی تو اس سے محبوباؤں کی ملاقات کے لیے محبت اور زیادہ ہوگئی۔ شاعر کہتا ہے:

اشعار

- اے بھورے رنگ کے اونٹ کے حدی خوانوں، اونٹنیوں کے ساتھ نرمی کرو۔ کیونکہ میرا دل سواری کے اونٹوں کے پیچھے چل پڑا۔
- میرا جسم الم و حزن اور محبوباؤں کے ملاقات کے شوق سے پگھل گیا۔
- کیا میرے لیے ملاقات کا کوئی طریقہ ہے کیونکہ میرے آنسو بادلوں کی طرح ہوگئے۔
- اگر زمانہ وصل کی خوشی عطا کرے اور میں اپنے مقاصد و حاجات کو پہنچا دیا جاؤں۔
- تو میں فخریہ اس مٹی کو بوسہ دونگا اور اپنے بہنے والے آنسوؤں سے سیراب کروں گا۔
- اور میں وادی عقیق اور اس کے باشندوں کے ذریعہ، صاحب نصیب ہو جاؤں گا اور اس شخصیت کے وسیلہ سے جو ان خیموں میں نازل ہوئی۔
- گنبدوں نے بدر منیر کو گھیر لیا۔ جب وہ ان بلند چوٹیوں میں لوٹا۔

فَلَوْ اَنَّا عَمِلْنَا كُلَّ يَوْمٍ لِاَحْمَدَ مَوْلِدًا قَدْ كَانَ وَاجِبْ	اگر ہم ہر روز حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے تب بھی واجب تھا۔

- آپ کے لیے مشارق و مغارب میں حسن کے چاند فرمانبرداری اور حالت سجود میں مشتاق ہوئے ہیں۔
- آپ پر ہر گھڑی اتنی مرتبہ یا مہیمن (حفاظت کرنے والا) اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جتنی بار ستاروں کی روشنی ظاہر ہوئی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو فرشتوں نے سری و جہری طور پر اعلان کیا۔ جبریل علیہ السلام بشارت لائے اور عرش، طرب میں جھوم اٹھا۔ خوبصورت آنکھوں والی حوروں نے محلات سے باہر نکل کر عطر کو بکھیر دیا۔

وَقِيْلَ لِرِضْوَانَ زَيِّنِ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى۔ وَارْفَعْ عَنِ الْقَصْرِ

Marfat.com

سِتْرًا۔ وَابْعَثْ اِلٰی مَنْزِلِ آمِنَۃَ أَطْیَارَ جَنَّاتِ عَدْنٍ تَرْمِیْ مِنْ مَنَاقِیْرِھَا دُرًّا"

رضوان کو فردوس اعلیٰ سجانے کے لیے کہا گیا اور حکم ہوا کہ محل سے پردہ اٹھا دو اور کاشانۂ سیدہ آمنہ کی طرف جنّاتِ عدن کے پرندوں کو بھیجو تاکہ وہ اپنی چونچوں سے موتی برسائیں۔

" فَلَمَّا وَضَعَتْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأَتْ نُوْرًا أَضَاءَتْ مِنْہُ قُصُوْرُ بُصْرٰی وَقَامَتْ حَوْلَھَا الْمَلَائِکَۃُ وَنَشَرَتْ أَجْنِحَتَھَا نَشْرًا وَنَزَلَ الصَّافُّوْنَ وَالْمُسَبِّحُوْنَ فَمَلَؤُوا سَھْلًا وَوَعْرًا"

جب سیدہ آمنہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا تو آپ نے ایک نور دیکھا جس سے بُصریٰ کے محلات روشن ہو گئے اور سیدہ آمنہ کے گرد فرشتوں نے کھڑے ہو کر اپنے پروں کو بکھیرا۔ ذی مرتبہ اور تسبیح پڑھنے والوں نے نرم ہموار اور سخت زمین کو بھر دیا۔

اشعار

○ صَلَاۃُ اللّٰہِ مَوْلَانَا الْبَدِیْعِ عَلٰی نُوْرِ الْھُدٰی طٰہٰ الرَّفِیْعِ	ہمارے خالق اللہ کی رحمت نور الہدیٰ (ہدایت کے نور) اور رفعتوں والے طٰہٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو۔
○ بَدَا بَدْرُ الْکَمَالِ عَلَی الْجَمِیْعِ وَأَشْرَقَ نُوْرُ ذِی الْحُسْنِ الْبَدِیْعِ	تمام پر وہ بدرِ کمال ظاہر ہوا اور صاحبِ حسن و کمال کا نور چمک اٹھا۔
أَضَاءَ الْکَوْنُ وَھُوَ فِی ابْتِھَاجٍ بِمِیْلَادِ الْمُکَرَّمِ فِی الرَّبِیْعِ	کائنات روشن ہوئی اور خوشی میں میلادِ مکرم کے ربیع الاوّل میں ہونے کی وجہ سے منور ہوئی۔
وَفَاحَ عَبِیْرُ مَوْلِدِہٖ کَمِسْکٍ یَفُوْحُ شَذَاہُ مِنْ طِیْبِ الصَّنِیْعِ	آپ کی خوشبوِ ولادت کستوری کی طرح پھوٹی اور اس کی خوشبو عمدہ کام کی خوبی سے مہکتی ہے۔

Marfat.com

وَعَمَّ الْخَافِقَيْنِ سَنَاهُ ضَوْءًا يَلُوحُ عَلَى الْوَرٰى ضَوْءُ الشَّفِيعِ	آپ کی چمک ضیاء کے اعتبار سے مشرق و مغرب میں عام ہوئی اور صاحب شفاعت کی ضیاء تمام مخلوق پر ظاہر ہوئی
قُصُورُ الرُّومِ مَعْ بُصْرٰى اَضَاءَتْ وَاَشْرَقَ فِي الْاَنَامِ سَنَا الرَّفِيعِ	روم و بصریٰ کے محل روشن ہو گئے۔ اور مخلوق میں صاحبِ رفعت صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی جگمگا اٹھی۔
مُحَيًّا مِنْهُ فَاقَ الشَّمْسَ حُسْنًا مُنِيرًا مُسْفِرًا هُدَى الْقَطِيعِ	آپ کا چہرہ، حسن، نور اور چمک میں سورج سے فائق ہے اور ریوڑ کے لیے رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

- زائچہ اوقات ماہِ ربیع الاوّل میں سعادت مند ہو گیا۔ کیونکہ موسم بہار کی بارش ربیع کے مہینہ میں ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے آپ پر اتنی رحمت نازل فرمائی جتنی بار کبوتروں نے شجرِ بہار کی شاخوں پر گنگنایا۔
- اور آپ کی آل پر، پھر صحابہ کرام، گروہ اہل فضل اور پختہ قدر والوں پر رحمت نازل فرمائی۔
- اور جو کچھ مسرت و مدح میں کہا گیا ہے ہمارے خالق اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

انتقالِ نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ نے تخلیق فرمائی تو آپ کا نور ظاہر ہوا اور آپ کا اسمِ گرامی ساق عرش پر سطروں میں تحریر تھا۔ جب یہ نور شیث علیہ السلام

Marfat.com

کے پاس منتقل ہوا تو وہ نور حسن و جمال کے اعتبار سے واضح ہوا اور جب نور نوح علیہ السلام کے پاس منتقل ہوا تو آپ نور مصطفیٰ کے طفیل جودی پہاڑ پر سکونت پذیر ہوئے اور جب نور حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے پاس منتقل ہوا تو آگ ٹھنڈی اور گل گلزار ہوگئی۔ جب نور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس منتقل ہوا تو اس کی برکت سے قربانی دیئے گئے اور صبر پایا۔ جب نور حضرت عبدالمطلب کے پاس منتقل ہوا تو انہوں نے تنگی کے بعد فراخی کو پایا۔ نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہاتھی لوٹایا گیا۔ ابرہہ کو مکمل شکست ہوئی اور بیت اللہ خوشی سے جھوم اٹھا، صفا پہاڑ نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جگمگا اٹھا اور جمال کے دولہا کی ولادت کے ساتھ کرۂ خاص روشن ہو گیا۔

اشعار

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ أَنْتَ لِیْ عَوْنٌ یَوْمَ أَلْقَی اللّٰہ !!	یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ آپ ہی اللہ سے ملاقات کے دن میری مدد ہیں۔
سِرْنَا وَالرُّکْبَانُ نَحْوَذَا السُّلْطٰن نَرْتَجِی الْغُفْرَانَ بِجَاہِ رَسُوْلِ اللّٰہ	ہم اور سوار اس صاحب جاہ وجلال کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے باعث مغفرت کے اُمیدوار ہیں۔

- اے حدی خوان، وادی میں آواز کو بلند کرو اور ہادی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرو جو اللہ کی تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔
- تمام لوگ خوشی سے جھوم اٹھے، روحیں مدہوش ہوگئیں۔ ہواؤں نے ابن عبداللہ کے لیے نغمے گائے۔
- اُولوالالباب کے لیے آسمان ظاہر ہو گئے اور احباب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث خوش ہو گئے۔
- وہ وطنوں کو بھول گئے، پیاسے سیراب ہو گئے اور تمام غم یا رسول اللہ

Marfat.com

دور ہو گئے۔

- انہوں نے دہلیزوں کو بوسہ دیا، آسمانوں کا مشاہدہ کیا اور ابن عبداللہ کے پاس احباب کا ذکر کیا۔
- انہوں نے آنسوؤں کو بہایا، خضوع ظاہر ہوا اور درخت کے تنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشتاق ہوئے۔
- اے بھائیو! نبیؐ عدنان پر صلوٰۃ بھیجو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن میں وارد ہے۔

ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بالفاظِ سیّدہ آمنہ

سیدہ آمنہ نے فرمایا کہ جب میں نے اپنے لختِ جگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا تو میں نے ان کو سرمگیں آنکھوں والا، مدھون (تیل لگا ہوا) ناف بریدہ خوشبو والا اور ختنہ شدہ جنا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے سینہ کو کشادہ کیا اور جبریل علیہ السلام نے آپ کو اٹھا کر بحر و بر کی سیر کرائی اور دائیں و بائیں اطراف سے ملائکہ نے گھیرے میں لے لیا اور انہوں نے جبین و آبرو کو دیکھا جو حسن، نور، ضیا اور عطر پر فائق ہے۔ دانت کو دیکھا کہ اس سے اللہ تعالیٰ نے قلوب عاشقین کو مدہوشی ودیعت فرمائی۔ سیدہ آمنہ نے بلندی سے آواز سنی جو آپ کو ندا دے رہی ہے اے آمنہ آپ کو بشارت ہو یہی وہ حسنین کریمین کے نانا جان اور سیدہ زہراء کے والدِ محترم ہیں۔ آپؐ سیدہ آمنہ کے بطن (مبارک) میں سرّی و جہری طور پر تسبیح الٰہی پڑھتے تھے۔ سبحان ہے وہ ذات جس نے اس نبی مکرم کو سلطان الانبیاء پیدا فرمایا اور اس کے لیے شرف و ذکر کو عالم ملکوت میں بلند فرمایا:

وَجَعَلَ لِمَنْ فَرِحَ بِمَوْلِدِهٖ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ وَسِتْرًا۔ وَمَنْ اَنْفَقَ فِیْ مَوْلِدِهٖ دِرْهَمًا کَانَ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا وَاَخْلَفَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بِکُلِّ دِرْهَمٍ عَشْرًا فَیَا

بُشْرٰی لَکُمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ لَقَدْ بَلَغْتُمْ خَیْرًا کَثِیْرًا فِی الدُّنْیَا وَفِی الْاُخْرٰی۔"

(ہر وہ شخص جو آپ کی ولادت کے باعث خوش ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے آگ سے محفوظ رہنے کے لیے حجاب اور ڈھال بنائی۔ جس نے مولد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک درہم خرچ کیا تو آپ اس کے لیے شافع و مشفع ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہر درہم کے بدلے دس درہم معاوضہ دے گا۔ اے اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بشارت کہ تُو نے دنیا و آخرت میں خیر کثیر حاصل کر لیا۔)

جو احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے لیے کوئی عمل کرتا ہے تو وہ سعادتمند ہے اور خوشی، عزت اور خیر و فخر کو پائے گا۔ جناتِ عدن میں موتی سے مرصع تاج اور سبز لباس کے ساتھ داخل ہوگا۔ اس کو محل عطا کیے جائیں گے جو بیان کرنے والے کے لیے شمار نہیں کیے جائیں گے۔ ہر محل میں کنواری حور ہے۔ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجو یقیناً آپ کی ولادت کے باعث بھلائی عام پھیلائی گئی اور جس نے بھی آپ پر ایک دفعہ صلوٰۃ بھیجی ہمارا رب کریم اس کو دس مرتبہ جزاء دے گا۔

اشعار

- وادی منحنیٰ اور ارض رامہ میں حفاظت کے ساتھ خوبصورت ہے اور اس کے خیمے عالی مرتبہ بنائے گئے۔
- خوش مزاج، دانا، حسین، جمیل اور فیاض دست ہے۔ اس کی علامت کرامت و بزرگی ہے۔
- لطیف الذات، چاند سے بھی زیادہ دلکش اور جس وقت نیزہ نے آپ کی قد و قامت کو دیکھا تو وہ دوہرا ہوگیا۔
- وہ رئیس ہے اور ہر عیب سے محفوظ، منور و مسرور ہے اور اس کے لیے نشانِ راہ ہے۔

Marfat.com

وَاٰثَارُ اَقْدَامٍ لَهٗ فِی الصَّخْرِ بَانَتْ | آپ کے نشانِ قدم چٹان میں ظاہر ہوئے
وَلَا فِی الرَّمْلِ بَانَ لَهَا عَلَامَهْ | اور ریت میں ان کی کوئی علامت نہیں ہے

○ سیاہ بال ہیں جن کی سیاہی تاریک رات کی مانند ہے اور آپؐ کا نقاب ڈھیلا ہے

○ منور پلکیں اور جبین ایسی جس سے روزِ قیامت نور روشن ہوگا۔

○ آپؐ کے دونوں ابرو دراز اور باریک، درمیان سے بلند تنگ نتھنوں والی ناک اور سرمگیں آنکھیں حُسن کا مجسمہ ہیں۔

ضَحُوْكُ السِّنِّ مَنْظَرُهٗ بَشُوْشًا | آپ ان کو کشادہ دانتوں والا اور بشاش دیکھیں گے
وَلَا فِیْ حُبِّهٖ عِنْدِیْ مَلَامَهْ | اور میرے نزدیک ان کی محبت میں کوئی ملامت نہیں ہے

○ ارضِ نجد میں وہ آزاد ہرن ہے اگر وہ اپنے نقاب کو ڈھیلا کرے تو وہ شیروں کا شکار کرتا ہے۔

قَدْ جَاءَ الْبَعِیْرُ اِلَیْهِ یَشْكُوْ | یقیناً اونٹ آپ کے پاس شکوہ کناں آیا
فَخَلَّصَهُ الْحَبِیْبُ مِنَ الظَّلَامَهْ | اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ظلم سے نجات دی۔

وَنَادَتْهُ الْغَزَالَةُ بِاشْتِیَاقٍ!! | ہرنی نے اشتیاق کے ساتھ آپؐ کو پکارا
اَجِرْنِیْ یَا شَفِیْعًا فِی الْقِیَامَهْ! | کہ اے روزِ قیامت کے شفیع مجھے عذاب سے نجات دلائیے۔

رَاَی الصَّیَّادُ مَا قَدْ كَانَ مِنْهَا | جو کچھ ہرنی کی طرف سے ہوا شکاری نے دیکھا
فَاَسْلَمَ عَاجِلًا وَقَضٰی مَرَامَهْ | تو جلد اسلام لاکر اپنے مقصد کو پہنچ گیا۔
وَجَاءَتْ نَحْوَهُ الْاَشْجَارُ تَسْعٰی | یہ بات حق ہے کہ وادی تہامہ میں
مَعَ الْاَطْیَارِ حَقًّا فِیْ تِهَامَهْ | درخت پرندوں سمیت دوڑتے ہوئے آپ کے پاس آئے۔

نَسِیْجُ الْعَنْكَبُوْتِ خَفَاهُ حَقًّا | اور مکڑی کے جالے نے بھی آپؐ کو پوشیدہ کردیا۔
وَفَوْقَ الْبَابِ عَشَّشَتِ الْحَمَامَهْ | اور دروازے پر کبوتری نے گھونسلا بنالیا۔

Marfat.com

عَلَيۡهِ صَلَاةُ رَبِّ الۡعَرۡشِ دَوۡمًا مَدَى الۡاَيَّامِ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ	روزِ قیامت تک ہمیشہ آپ پر رب العرش کی رحمت ہے۔

صفات و معجزات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث شریف میں حضرت ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض انکساریوں میں سے اپنے جوتے کا سینا، کپڑے کو پیوند لگانا، بکری کا دودھ دوہنا، خادم کے ساتھ آٹا پیسنا اور اس کے ساتھ کھانا ہے آپ سہل خوراک، بات ماننے والے، فیاض دست، اچھے خُلق والے، آپ کے دونوں بازو پُر گوشت اور آپ بہت حیا والے تھے۔ خشک تنا آپ کا مشتاق ہوا، سُوسمار نے آپ پر سلام بھیجا، آپؐ کے قدموں کے نیچے پہاڑ کانپ اٹھا، گوہ اور اونٹ نے آپ سے گفتگو کی۔ آپؐ کا نور زیادہ روشن اور راز زیادہ ظاہر، آپؐ کا مرتبہ اعلیٰ، ذکر زیادہ شیریں، آواز زیادہ جمیل، دین اکمل، زبان فصیح، دعا کامیاب، نصرت ناپید شدہ، اسمِ گرامی آسمانوں میں احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور زمین میں محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ یہ نبی صاحبِ وفا و عفت اور لطافت والے، رکوع و سجود کرنیوالے خوبصورت جسم والے، معتدل قامت، دائرہ نما عمامہ، شریف ہمت، عالی درجہ، زبان کے سچے اور روشن دلیل والے ہیں۔ ارادوں کے پاک، صادق اللسان، نہ بہت دراز قامت، نہ کوتاہ قد، جائے ولادت مکہ، سواری دُلدُل، آپ کی اونٹنی عضبا، آپؐ کا چہرہ چاند سے زیادہ حسین، بھیڑیے نے آپ کی ہیبت کے باعث گفتگو کی، شجر و حجر آپؐ کی خدمت کے لیے دوڑ پڑے اور آپؐ نے اپنی اُمت کی شفاعت کرنے کو پسند فرمایا۔

آپؐ کی ہتھیلی میں کنکریوں نے تسبیح بلند کی اور انگلیوں سے پانی پھوٹ پڑا۔ خشک تنا آپؐ کا مشتاق ہُوا۔ مکڑی نے آپؐ کے لیے جالا بُنا، کبوتری نے گھونسلا بنایا اور رَبِّ کریم نے آپ پر رحمت و سلام نازل فرمایا۔

Marfat.com

اشعار

○ اے اللہ! اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح مجھے بہت عزیز ہے۔

حَبِیْبَ قَلْبِیْ مَلَکْتَ لُبِّیْ — أُخَیَّ سِرْبِیْ إِلَى الْمَکِّیِّ —

اے میرے دل کے حبیب آپ نے میری عقل کو قابو میں لے لیا — اے میرے بھائی میرے ساتھ مکی نبی کی طرف چلو۔

○ رات کو چلو اُمید ہے کہ رات کی وجہ سے میں لیلیٰ کو دیکھوں جبکہ وہ ظاہر ہو۔

○ جونہی وہ ظاہر ہوئی تو وہ آنکھ کے لیے محبوب ہے میں اسی بناء پر اپنی آنکھوں کا طواف وسعی کرتا ہوں۔

وَ سِرُوْا بِالاَ سْحَارِ لِقَبْرِ الْمُخْتَارِ
کَثِیْرِ الْاَنْوَارِ جَمِیْلِ النِّیَّـــة
وَقُلْ یَا هَادِیْ فُؤَادِیْ صَادِیْ
وَ حُبُّكَ زَادِیْ، فَانْظُرْ إِلَيَّ

سحری کے وقت نبی مختار کے روضہ کی طرف چلو جو کثرت انوار اور اچھی نیت والے ہیں۔ اور عرض کرو اے ہادیؐ میرا دل تشنہ ہا ہے اور آپؐ کی محبت میرا زادِ راہ ہے لہٰذا میری طرف نظرِ کرم فرمائیے۔

○ موسیٰ علیہ السلام زیادہ اُوپر چڑھنے والے اور عیسیٰ علیہ السلام زیادہ بزرگی والے ہیں تو آپؐ تمام سے زیادہ سعادت مند ہیں۔

مُحَمَّدٌ لَهٗ شَانٌ وَ نُوْرُهٗ قَدْ بَانَ — أَتٰی بِالْقُرْاٰنِ یَهْدِی الْبَرِیَّة

○ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شان ہے اور آپ کا نور ظاہر ہے — آپؐ قرآن کے ساتھ تشریف لائے اور مخلوق کو ہدایت دیتے ہیں۔

○ مقام ابراہیم محلِ تعظیم ہے اور میں کریم کو نیک نیتی سے پکار رہا ہوں۔

○ میں مقامِ سعی میں سات چکر لگانے کے لیے جاتا ہوں اور میرا ارادہ ہے کہ اپنی آنکھوں پر سعی کروں۔

○ میرا ارادہ ان کی زیارت اور ان کے نور کا مشاہدہ کرنے کا ہے۔ آپ کے احسان کو پکارا گیا تاکہ میرے لیے شفاعت کریں۔

Marfat.com

سوموار کی اہمیت

حضرت علی رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سوموار کو ہوئی، اسی دن نبوت عطا کی گئی، اسی دن مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ اسی دن حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات اور سوموار کو روزہ رکھتے تھے اور سوموار کے دن ہی آپ کی وفات ہوئی۔

افلاس کا علاج

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: "جو تنگ دستی کی حالت میں وہ مجھ پر کثرت سے درج ذیل صلوٰۃ وسلام بھیجے":

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ"

یہ درود شریف ایسا ہے کہ اس کے ذریعہ اس تنگ دست کا ٹھکانا محکم ہو جائے گا، آخرت میں اس کو شرف بخشا جائے گا اور شفاعت کے ذریعہ اس کی رضا اور آرزو پہنچائی جائے گی۔

خصائصِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے اعتبار سے تم میں سے بہتر، پاکیزہ دل قول کے زیادہ سچے، فعل کے لحاظ سے زیادہ تزکیہ کرنے والے، کثیر الاصل، ایفاءِ عہد کے پکے، ذی مرتبہ وفضل، تخلیق کے لحاظ سے احسن اور شرافت کے لحاظ سے زیادہ پاکیزہ، شیریں کلام، سلام کرنے میں زکی، جلیل القدر، عظیم الفخر، کثرت سے شکر کرنے والے، رفیع الذکر، حلم میں اعلیٰ، جمیل الصبر، خوشحالی کے زیادہ قریب، مرتبہ میں افضل، ایمان میں اوّل، بیان زیادہ واضح، خوشی میں زیادہ

Marfat.com

خولصورت، حیات دنیا و قبر کے لحاظ سے آپ تمام سے زیادہ منوّر ہیں۔

شجرۂ نسب

آپ محمدؐ بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصیٰ بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اور یہ حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کے فرزند ارجمند ہیں۔

اشعار

- آپ کا نسب ایسا ہے جس نے کمال کو کلی طور پر جمع کر لیا ہے اور مخلوق کے اندر، عقول کو اپنے حسن کے ذریعہ زیر کر لیا ہے۔
- آپ کا نسب ایسا ہے جس کے باعث جمال مکمل ہو گیا ہے اور ربّ العلیٰ نے آپ کو ظاہری فخر پہنایا ہے۔
- اے سیدہ آمنہ کے حسین خوابوں کی کامیابی، آپؐ کی تشریف آوری کے وقت جنگل کے وحشی جانوروں نے ایک دوسرے کو خوشخبری دی۔
- جبریل علیہ السلام نے تسبیح پڑھتے ہوئے آسمان میں منادی کی کہ یہ وہی ہیں جو لوگوں میں رسول بنا کر بھیجے گئے۔

وَاللّٰہُ خَصَّ مُحَمَّدًا بِفَضَائِلٍ
مِنْ نُوْرِهَا نُوْرُ الشَّرِيْعَةِ قَدْ عَلَا

اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فضائل کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور ان فضائل کے نور میں ایک نور شریعت ہے جو بلند ہوا ہے۔

- عرش کا نور قدیم آپؐ کے نور سے ہے اور زمانہ قدیم سے دیکھی جانیوالی کرسی بھی آپؐ کے نور سے ہے۔
- جب تک دنیا قائم ہے میرے رب کریم نے دائمی طور پر رحمت نازل فرمائی

Marfat.com

اور آپ کے فضل و مرتبہ اضافہ کیا۔

لَهُ النَّسَبُ الْعَالِیْ فَلَیْسَ کَمِثْلِهٖ
حَسِیْبٌ نَسِیْبٌ مُحْسِنٌ مُتَکَرِّمُ

آپ کا عالی نسب ہے اور آپ کی مثل کوئی نہیں ہے۔ آپ حسب و نسب والے اور زیادہ احسان و کرم فرمانیوالے ہیں۔

○ میں آپ کو ہر ثنا خوانی میں مقدم سمجھتا ہوں کیونکہ جب آپ ہی مدح ہیں تو نسیب (صاحب نسب) مقدم ہوا کرتا ہے۔

○ تاج کے ذریعہ جلیل القدر اور خوبصورتی کے لیے خاص کیے گئے ہیں اور حسن جمال کی نعمتوں کے ساتھ تاجدار اور حسین ہیں۔

فَمَا الْکَوْنُ اِلَّا حُلَّةٌ وَ مُحَمَّدٌ
طِرَازٌ بِاَعْلَامِ الْهِدَایَةِ مُعَلَّمٌ

کائنات صرف ایک نیا لباس ہے اور اس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم علامات ہدایت کے ساتھ ایک نقش و نگار ہیں۔

فَصَلُّوْا عَلَی الرُّسُلِ الْکِرَامِ جَمِیْعِهِمْ
وَزِیْدُوْا عَلٰی طٰهٰ الصَّلٰوةَ وَ سَلِّمُوْا

تمام رسل کرام پر درود بھیجو اور طٰہٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر صلوٰۃ و سلام کثرت سے بھیجو۔

تخلیق نورِ محمدی

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مخلوقات کی تخلیق زمینوں کو پست کرنے اور آسمانوں کو بلند کرنے کا ارادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے ایک مشت لی اور اس کو حکم دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو جاؤ تو یہ مٹھی بھر نور، عمود نور بن گیا اور سجدہ ریز ہونے کے بعد سر کو اٹھایا اور عرض کی الحمد للہ۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، اسی وجہ سے میں نے آپ کی تخلیق کی اور آپ کا نام محمد رکھا۔ آپ سے ہی مخلوق کی ابتدا کرتا

Marfat.com

ہوں اور آپؐ پر ہی رسولوں کو ختم کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو نورِ محمدؐ کی مٹی کو لانے کا حکم دیا۔ اس مٹی کو اللہ تعالیٰ نے لیا اور جنت کی نہروں میں غوطہ دیا تو تمام فرشتوں نے پہچان لیا کہ آپؐ سید المرسلین، سید الاولین والآخرین اور حضرت آدم علیہ السلام کے معروف ہونے سے ایک ہزار سال پہلے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں ظاہر فرمایا۔

اشعار

مِنْ نُوْرِ رَبِّ الْعَرْشِ كُوِّنَ نُوْرُهٗ	آپؐ کا نور، رب العرش کے نور سے بنایا گیا۔
وَالنَّاسُ فِيْ خَلْقِ التُّرَابِ سَوَاءٌ	اور لوگ مٹی کی تخلیق میں مساوی ہیں۔

- آپؐ کی وجہ سے مقام ابراہیم، بئر زمزم، کوہ صفا، منیٰ، بیت اللہ اور وادی بطحا، شرافت والے ہو گئے۔
- آپ سید الکونین اور بنو ہاشم کے سردار ہیں اور آپؐ کی سیادت میں کسی قسم کی کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔

توسّل انبیاءؑ

- حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے قصور کو معاف کرانے کے لیے آپؐ کے ذریعہ سے ہی اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کیا اور حوا علیہا السلام نے آپؐ ہی کی ذات بابرکت کے ذریعہ سفارش کرنے کو عرض کی۔
- انہی کے ذریعے حضرت نوح (علیہ السلام) نے طوفان میں دعا کی جب پانی ان پر بلند ہوا تو ان کی دعا قبول کر لی گئی۔
- آپؐ کی وجہ سے خلیل اللہ علیہ السلام نے اس آگ سے نجات پائی جس کو دشمنوں نے اذیت پہنچانے کے لیے روشن کیا تھا۔
- آپؐ کے وسیلہ سے حضرت ادریس علیہ السلام نے دعا مانگی تو کفیل کی صفت سے متصف اللہ تعالیٰ کے نزدیک رتبہ عالی اور زیادہ ہوا۔

Marfat.com

- آپؐ کے ہی ذریعہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام آزاد کیے گئے اور آپ کے لیے جنت سے دُنبہ لایا گیا جیسا کہ قرآن کریم قربانی پر شاھد ہے۔
- موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے کامیاب ہوئے جبکہ ان کے پاس ندائے ربی آئی۔
- انجیل عیسیٰؑ اور زبورِ داؤدؑ آپ کے فضل کی شاھد ہیں اور کتنے ہی آپؐ کے لیے فضل اور بلندیاں ہیں۔
- توریت کے الفاظ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر شاھد ہیں اور اس میں آپؐ کی ثناء موجود ہے۔
- اللہ اکبر! کس قدر آپؐ کی شان وعظمت اکمل ہے ان میں سے بعض عظمتوں پر عقلمند حیران ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے اتنی مرتبہ آپؐ پر ساتوں بلند آسمانوں میں رحمت نازل فرمائی جتنی بار شام صبح کے بعد آتی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی کہ نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نورِ یوسف علیہ السلام کی صلب آدمؑ میں قرعہ اندازی ہوئی تو حسن و جمال حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے اور نور، کمال، خوبصورتی، نبوت، شفاعت، قرآن، ذکاوت، مہرِ نبوت، سایہ کرنے والا بادل کا ٹکڑا، جمعہ، جماعت، مقامِ محمود، حوضِ کوثر اور قضیب اذفتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں۔

اسم محمدؐ و احمدؐ کی برکت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی کرنے والا اعلان کرے گا متوجہ ہو جاؤ جس کا

Marfat.com

نام محمدؐ ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم کی خاطر جنت میں داخل ہو جائے اور صحیح حدیث میں مذکور ہے کہ وہ گھر جس میں اسم محمدؐ و احمدؐ ہے۔ اس گھر کی ہر دن اور رات میں فرشتے ستر دفعہ زیارت کرتے ہیں۔

اشعار

- اللہ، اللہ، اللہ، اللہ ہمارے لیے سوائے اللہ کے کوئی اور آقا نہیں ہے۔
- جب بھی میں نے "یاھو" پکارا تو اس نے فرمایا میرے بندے میں ہی اللہ ہوں۔
- اللہ تعالیٰ نے ربیع الاوّل کے مہینہ میں آپؐ کا ظہور فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آئی۔
- اے عظیم و شریف مہینے جسے اللہ تعالیٰ نے کرامت والا بنایا
- اسی میں ہم تمام خوش ہوئے اور مقصد کو پانے کے باعث کامیاب کامران ہوئے۔
- یا رسول اللہ ہم فرحاں و شاداں ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے ہم پر انعام کیا۔
- سیدنا احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی وجہ سے تائید شدہ دین ظاہر ہوا۔
- مبارک ہو کہ یہ فضل الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہے۔
- شفاعت فرمانے والے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ ولادت بارہ ربیع الاول ہے۔
- آپؐ رفیع القدر ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید آپؐ کو ہی حاصل ہے۔
- یوم ولادت مرتبہ کے لحاظ سے جلیل القدر ہوا۔ اور اعلانیہ طور پر بت اوندھے گر پڑے۔
- اور آپؐ ہی کی وجہ سے ایوانِ کسریٰ اللہ کے حکم سے رات کو پھٹ گیا۔
- تہامہ کے رہنے والے محمد خاتم الرسل (صلی اللہ علیہ وسلم) کے یوم ولادت کو
- جنت سجائی گئی اور اللہ کی طرف سے مدد آئی۔
- سورۃ فاتحہ (السبع الثانی) آپؐ کے لیے خاص ہے جو کہ لطیف معانی کا مرقع ہے۔
- جو حسن اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عطا کیا اس میں کوئی آپ کا ثانی نہیں ہے۔
- آپؐ اخلاق کے لحاظ سے تمام عالم سے پاکیزہ اور خلقت کے لحاظ سے تمام لوگوں سے جلیل القدر ہیں۔

Marfat.com

- ان پر اللہ تعالیٰ نے سلام نازل فرمایا جن کی حمایت مشرق و مغرب میں ہوئی۔
- یا الٰہی اس ھادی اور بشیر و نذیر نبیؐ کے طفیل
- قیامت کے دن ہماری مدد فرما اور اے اللہ ہماری لغزشوں کو بخش دے۔
- جس نے سیّد تہامی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی اس نے اپنے رب سے فضیلت کو حاصل کر لیا۔
- اور اسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر قسم کی بھلائیاں عطا کی جائیں گی۔

تقسیم نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دس قسموں میں تقسیم کیا۔ قسم اوّل سے عرش، دوسری سے کرسی، تیسری سے لوح محفوظ، چوتھی سے قلم، پانچویں سے سورج، چھٹی سے چاند، ساتویں سے ستارے، آٹھویں سے نورِ مومنین، نویں سے نورِ قلب اور دسویں قسم سے روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔

قلم کو تحریر کا حکم

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا تو اس کو حکم دیا کہ لکھو۔ قلم نے عرض کی کیا تحریر کروں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری مخلوق میں میری توحید " لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ " کو تحریر کرو تو قلم۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سو ہزار سال (ایک لاکھ سال) لکھنے کے بعد ساکن ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا "لکھو" قلم نے عرض کیا یارب اور میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "لکھو" محمد رسول اللہ "، قلم نے عرض کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں جن کے نام

Marfat.com

کو تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے قلم ادب سیکھو میری عزت وجلال کی قسم اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں اپنی مخلوق میں سے کسی ایک کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اس وقت قلم ہیبت الٰہی اور صفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث دو حصوں میں پھٹ گئی یہاں تک کہ زبردست گرجنے والے بادل کی طرح اس میں شدید حرکت ہوئی اور پھر اس نے "محمد رسول اللہ" لکھا۔ جس نے بھی حضور اقدس پر صلوٰۃ بھیجی تو روز قیامت اس کے ہاں آپ کی تشریف آوری کی بشارت ہے۔

نعتیہ اشعار

- اے روح، آرزو کو پانے کے باعث خوش ہو جاؤ اور مانگو کیونکہ یہی حبیب اللہ اور سید المرسلین ہیں۔
- یہی وہ شخصیت ہیں جن کی محبت سے میرا دل پُر اور انہی کے باعث میری آنکھیں بیدار ہوئیں۔
- یہی ہیں وہ جو مقام حشر میں ہمارے شافع ہیں۔ جب شدت خوف کی وجہ سے ان ہی سے مدد طلب کریں گے۔
- یہی ہیں وہ کہ جب تشریف لائے تو سمندر نمکین تھے لیکن ان میں لعاب دہن ڈالا تو پانی شہد کی مانند ہو گیا۔
- یہی ہیں وہ کہ جنھوں نے اکھڑی ہوئی آنکھ کو دوبارہ اپنی جگہ پر لوٹا دیا اور انہی کے لعاب دہن نے حضرت امام علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ کو شفا بخشی۔
- اے دُرِّ انبیاء اور مرغزار علماء۔ اے غریبوں کی پناہ گاہ، یا سید المرسلین۔
- یا سیدی، کل قیامت کے دن اس آگ کی حرارت سے بچنے کے لیے شفاعت فرمایئے جس میں پتھر شعلوں کی مانند ہیں۔

Marfat.com

کثرت دُرود شریف سے انعام ربّی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور جس نے دس مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔ جس نے سو مرتبہ درود پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ ایک ہزار مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔ جس نے ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کے بالوں اور بدن پر آگ حرام کر دی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا جنت میں کثیر الازواج ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں اپنی قبر میں زندہ ہوں جس نے مجھ پر درود بھیجا میں نے اس کے لیے رحمت کی دعا کی اور جس نے مجھ پر سلام بھیجا میں نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ لہٰذا آپؐ پر صلوٰۃ وسلام بھیجو۔

نعتیہ اشعار

- سیدنا مصطفیٰ، بدرِ تمام، خیر الانام پر صلوٰۃ بھیجو۔
- آپؐ پر صلوٰۃ وسلام بھیجو، آپؐ ہی یومِ محشر میں ہماری شفاعت فرمائیں گے۔
- کاش کہ مجھے علم ہوتا کہ کیا میں اس قبرِ انور کی زیارت کروں گا۔
- وہ قبرِ انور جس نے خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری موت سے قبل محصور کر لیا ان پر سلام ہو۔
- میرا شوق اس حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اور موت میرے شوق سے خوش ہوتی ہے۔

فَاجْعَلْ لِقَاكَ لِیْ نَصِیْبْ	یَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْکِرَامْ
اپنی ملاقات کو میرا نصیب بنا دے	اے مکرم رسولوں کے خاتم

Marfat.com

إِنْ لَمْ أَزُرْ ذَاكَ الْحَبِيبَ — فَلَيْسَ لِي عَيْشٌ يَطِيبُ

اگر میں نے اس حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کی — تو میرے لیے کوئی پاکیزہ زندگی نہیں ہے

وَالدَّمْعُ مِنْ عَيْنِي صَبِيبُ — إِنْ لَمْ أَزُرْ ذَاكَ الْمَقَامَ

اگر میں نے اس مقدس مقام کی زیارت نہ کی — تو آنسو میری آنکھ سے بہنے والا ہے

- جب آپؐ مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوئے تو چاند نے گہوارہ میں آپؐ کو باتوں سے خوش کیا۔
- آپؐ کی وجہ سے آلِ مُضر نے تمام مخلوق پر فخر کیا۔
- حلیمہ سعدیہ نے جب آپؐ کو دیکھا تو آپؐ کے انوار جگمگا اٹھے۔
- حلیمہؓ نے آپؐ پر جھک کر معانقہ کیا اور نقاب کے نیچے بوسہ دیا۔
- اور اپنے خاوند کو کہتی ہوئی گنگنائیں کہ ہم نے ایک بہت اچھی شکل والے کو پالیا۔
- یہ رسول ماوراء الشک ہے جن پر بادل کا ٹکڑا سایہ کرتا ہے۔
- شیر خوار بچوں میں اور شور و شغب کے دن ان کا کوئی مثل نہیں ہے۔
- میرے ایک پستان سے بڑے لطف و احتشام کے ساتھ دودھ نوش فرمایا۔
- یاسیدی، ربّ السّمٰوات نے آپؐ پر اور آپؐ کے آل وصحابہ پر اتنا صلوٰۃ و
- سلام بھیجا جتنی کہ زوردار برسنے والے بادل نے سخاوت کی۔

انتقالِ نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جب اللہ تعالیٰ نے اس دُرِّ یتیم کو ظاہر کرنے کا ارادہ فرمایا تو آدم علیہ السلام کی تخلیق کی اور فرشتوں نے ان کو سجدہ کیا پھر اس میں اپنی روح پھونکی تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا ربّ میں اپنی پیشانی سے چیونٹی کے چلنے کی سنسناہٹ کی مثل آواز سنتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آپؑ کے فرزند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سبحان اللہ کہنے کی آواز ہے اور اس بات پر میرے ساتھ عہد و میثاق کر دکہ

تم اسے صرف پاک پشتوں اور پاکیزہ ماؤں کو ودیعت کرو گے۔ نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں اپنے کمال کے لحاظ سے سورج یا چودھویں کے چاند کی طرح تھا۔ پھر نور حوا علیہا السلام کو منتقل ہوا اور وہ حضرت شیث ؑ سے حاملہ ہوئیں۔ اسی طرح یہ نور اصلاب طاہرہ میں منتقل ہوتا رہا حتیٰ کہ حضرت عبدالمطلب کو منتقل ہوا۔ جب حضرت عبدالمطلب شکار کی غرض سے باہر نکلتے تو شیر آپ کے پاس آکر کہتے اے عبدالمطلب ہم پر سوار ہو جاؤ تاکہ ہم نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوں۔ پھر حضرت عبدالمطلب نے ایک یثربی عورت سے شادی کی اور وہ حضرت عبداللہ، والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ ہوئیں۔ حضرت عبداللہ کا حسن و جمال بڑھنے لگا اور نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے چہرہ پر اپنے کمال میں چاند کے دائرہ کی مانند تھا۔ اس وقت حضرت عبدالمطلب نے آپ کی شادی آمنہ بنت وہب سے کر دی۔ کہا گیا ہے کہ جب آپ نے حضرت آمنہ سے شادی کی تو سو مکی عورتیں کفِ افسوس ملتے ہوئے اور شوقِ نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مر گئیں۔

حضرت آمنہ کی مدح میں اشعار

- اے آمنہ بشارت اور مبارک ہو کہ سید العلمین (صلی اللہ علیہ وسلم) سے حاملہ ہیں۔
- اے آمنہ بشارت ہو کہ آپ نے اولادِ عدنان کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے آرزو کو پالیا۔
- سیدہ آمنہ کو کنگھی کرنے والیاں آئیں اور فرشتوں کو حکم ہوا کہ ان کو دائیں طرف سے پکڑو اور مراتب رضوان کے لیے ان کے ساتھ چلو۔
- آپ قمیصوں پر چمکنے والے زرد رنگ کے نئے سنہری لباس میں تشریف لائیں۔
- رضا کے دو نئے لباسوں میں اپنے آپ کو کمر بند سے مرصع کیا اور ربِ کریم نے سیدہ آمنہ کو تمام عورتوں پر فضیلت دی۔
- جب سیدہ آمنہ سفیدی میں ظاہر ہوئیں تو گویا کہ ایسا بدر الدجیٰ ہیں جس میں

Marfat.com

کسی قسم کے نقص کی ملاوٹ نہیں ہے۔

- سرخ و سبز نئے لباس میں ظاہر ہوئیں اور (چال و قامت میں) ہرنیوں اور لچکدار ٹہنیوں پر فوقیت لے گئی۔
- آپ کے خدام سونے کی دھونی لے کر آپ کے سامنے آئے۔
- آپ ان خدام کے مابین ناز و انداز سے چلیں اور کہتی ہیں کہ پاک ہے وہ ذات جس نے مجھے عطیہ دیا۔
- آپ کی مینڈھیوں کو کھول دیا اور بالوں کو ڈھیلا کر دیا۔ آپ کے اس احسان کو بان درخت کی ٹہنیوں نے حکایتہً بیان کیا۔
- ان خدام نے آپ کے ہم نشینوں کو رضا کے تختوں پر اٹھایا حتیٰ کہ آپ حسن و جمال کی آرائش سے بے نیاز خوبصورت عورتوں کے درمیان بہت ہی حسین و جمیل ہوگئیں۔
- آپ کی شادی میں آسمان سے فرشتے نازل ہوئے تاکہ آپ کو چھوٹے موتیوں کے زیورات سے آراستہ کریں۔
- اے ابن عبدالمطلب اٹھو، ٹھہرو، اور جلیل الشان خوبصورت چہرہ کو ظاہر کرو۔
- اٹھو اور سیدہ آمنہ کو سیف رضا، ہاتھ دراز کر کے دو۔ سیدہ آمنہ نے سیف رضا کو اطمینان سے لے لیا۔
- اے آمنہ آپ کو مبارک اور خوشی ہو کہ آپ سید العلمین سے حاملہ ہوئیں۔
- آپ تمام مخلوق سے بہتر مصباح الدجیٰ (اندھیروں کے چراغ) سے حاملہ ہوئیں جو کہ وحی و قرآن کے ساتھ مخصوص ہے۔
- ایسا خفیف حمل جس میں آپ نے درد محسوس نہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مختون (ختنہ شدہ) حالت میں جنم دیا۔
- آپ کو مکحول، مدھون، پاک و صاف اور تمام قسم کے رنگوں سے معطر حالت میں جنم دیا۔

Marfat.com

- اے نشانِ ہدایت اللہ تعالیٰ نے اتنی بار آپؐ پر رحمت نازل کی جتنی دفعہ قمری تمام جہانوں میں چہچہائی۔

پھر اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا حکم پورا ہوا اور اس کریم نبی، عظیم رسول، بشیر و نذیر اور سراج منیر سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار کے سلسلہ میں مشیتِ الٰہی نافذ ہوئی۔ اے ربِّ کریم آپؐ کی سفارش کو ہمارے بارے میں قبول فرما۔

مدح سیّدہ آمنہ میں اشعار

(سیدہ آمنہ) اپنی آرزؤں میں امین اور صفات محمودہ میں خوش مزاج ہیں۔

- بخدا جب وہ ظاہر ہوئیں تو میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کو مبارکباد دینے کی درخواست کی۔
- آپ سوموار کی رات کو ظاہر ہوئیں جبکہ آپ خوبصورت نبیؐ سے حاملہ ہوئیں۔
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم حسنین کریمینؓ کے جدِ امجد ہیں اور یقیناً آپؐ نے حضرت آمنہ کی زمینوں کو عزت بخشی۔
- جمعرات کو ظاہر ہوئیں اور انس والے نبی سے حاملہ ہوئیں۔
- ہم نے اہل علم و تدریس کے ذریعہ سے حضرت آمنہ پر اللہ کے فضل کو پہچانا۔
- جمعہ کی رات کو ظاہر ہوئیں جبکہ بہت جلد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ ہوئیں۔
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم حسین و خوش شکل چہرہ والے ہیں جنھوں نے آپ کی زمینوں کو عزت بخشی۔
- سیدہ آمنہ سرخ رنگ کی قبا میں کستوری اور خوشبو کے تیز جھونکوں کے ساتھ ظاہر ہوئی ہیں۔
- آپ خیر الخلائق محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ ہوئی ہیں۔
- اور زرد رنگ کی قبا میں ظاہر ہوئیں تو کستوری و عنبر کی خوشبو پھوٹ پڑی۔
- آپ روشن نبیؐ سے حاملہ ہوئیں تو میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کو مبارکباد دینے کی درخواست کی۔

Marfat.com

ولادت خاتم الانبیاء کی خوشی

راوی کہتا ہے کہ فرشتوں نے بارگاہِ ربی میں تسبیح و تکبیر و تہلیل کے ساتھ آواز دل کو بلند کیا۔ جنت کے دروازے کھول دیئے گئے اور تمام جہانوں کے سردار سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کے باعث جہنم کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ اے کریم اللہ تعالیٰ آپ کی شفاعت کو ہمارے بارے میں قبول فرما۔ جب حملِ آمنہ مکمل ہوا تو ہر ماہ آسمان میں کوئی منادی کرتا ہے کہ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فلاں فلاں وقت گزر گیا ہے۔

شہور حمل (حمل کے مہینوں) کے متعلق اشعار

- اے آمنہ آپ کو بشارت ہو۔ ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس نے آپ کو اپنی عطا سے نوازا۔
- ربُّ السمٰوٰت نے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل کے باعث مبارکباد دی۔
- جب آپ ماہ رجب میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ ہوئیں تو آپ کی سعادت غالب ہو گئی۔
- اور آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے کوئی تھکاوٹ محسوس نہیں کی کیونکہ یہ نبی معزز کی ہے۔
- اس نبی عدنانی کے حمل کا شعبان دوسرا مہینہ ہے۔
- آپ صاحب قرآن ہیں اور اے آمنہ آپ فحش گوئی سے محفوظ ہیں۔
- رمضان المبارک آپ کے پاس خوشی کے ساتھ آیا اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے شفاعت فرمائیں گے۔
- لہٰذا آپ کا جنم دینا مسرت ہے جب کہ آپ کے رب نے آپ کو عطا سے نوازا ہے۔

Marfat.com

○ جب آپ احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ ہوئیں تو ماہِ شوال سعادت بخشنے کے لیے آیا۔

○ اور آپ نے کوئی مشقت تکلیف محسوس نہ کی جب کہ رب کریم نے خصوصیت سے نوازا۔

○ ذوالقعدہ وفا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے ساتھ آیا۔

○ اور آپ کے رَبّ نے آپ سے عفو فرمایا اور خصوصیت سے نوازا۔

○ اے آمنہ، اے بنت آمنہ، ذوالحجہ آپ کا چھٹا مہینہ ہے۔

○ اللہ تعالیٰ آپ کے بکھرے ہوئے کام کو اکٹھا کرنیوالا ہے اور سیدنا محمد رسول اللہ کے باعث آپ کو پورا پورا حق عطا فرما دیا۔

○ ماہ محرم برکت کے ساتھ آیا اور آپ کا دل طلب کے ساتھ خاص کر دیا گیا۔

○ اور آپ نے کسی مشقت کو محسوس نہیں کیا کیونکہ یہ نبی صالح و زکی ہے۔

○ صفر کے مہینہ میں اس صاحب فخر نبیؐ کے متعلق خبر ملتی ہے۔

○ جس کی وجہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور رب کریم نے آپ کو مبارکباد دی۔

○ ماہ ربیع الاول میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو آپ جمال والی ہو گئیں۔

○ اور اس نور کے متعلق ذکر کر جس کے باعث آپ سعادت مند ہوئیں۔

○ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ زدہ، سرمہ و تیل لگے ہوئے اور

○ ملی ہوئی آبروؤں کے ساتھ پیدا ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن نے آپ کو پُورا پُورا حصہ عطا فرمایا۔

○ یہ امت کے نبی رحمت کے ساتھ ہمارے پاس تشریف لائے۔

○ انہی کے فضل سے ہم جنت میں قیام پذیر ہوں گے بخلاف اس شخص کے جو آپ سے عداوت رکھتا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ جب سیدہ آمنہ کے حمل کا چھٹا مہینہ شروع ہوا تو حضرت عبدالمطلب نے اپنے فرزند ارجمند رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدِ محترم حضرت عبداللہ کو بلایا اور کہا کہ میرے بیٹے اس مولود کی ولادت کا وقت قریب آ گیا ہے لہٰذا مدینہ طیبہ جاؤ اور

Marfat.com

ہماری خوشی کی ضیافت کے لیے کھجوریں خرید کر لاؤ۔ حضرت عبداللہ نے سفر کی تیاری فرمائی لیکن مکہ و مدینہ کے درمیان انتقال فرما گئے۔ پاک ہے وہ ذات جو زندہ ہے اور اس پر موت وارد نہیں ہوتی ہے۔

آپؐ کے قبیلہ کی مدح میں اشعار

- ○ ہمیشہ روحیں آپؐ کی طرف مائل ہوتی ہیں اور بلندی میں آنا جانا آپؐ کے لیے ہے۔
- ○ اے معززین اگر آپؐ نہ ہوتے تو اعلیٰ خوبیوں کے افق پر کامیابی کی صبح طلوع نہ ہوتی۔
- ○ فضل و کرم وہی ہے جو تمہاری محبت کے باعث نازل کیا گیا اور تمہارے لیے ان کا چراغ نور ہے۔
- ○ کون ہے جو تم پر فخر کرے حالانکہ تم قریشی قبیلہ سے ہو اور خوشبو تم سے مہک رہی ہے۔
- ○ تمہاری چراگاہ نجات کے لیے مقدس ہے اور تمہارا قبیلہ مہمانوں اور سائلوں کے لیے کھلا ہے۔
- ○ احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ تمام فضائل تمہارے ساتھ منسوب ہیں۔
- ○ اے آل طٰہٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لیے افعال حمیدہ کافی ہیں بے شک رفعت تمہارے لیے جواہرات سے مرصع ایک ہار ہے۔
- ○ اللہ تعالےٰ نے اعلیٰ رتبہ کے ساتھ آپ کو خاص کیا ہے انکے اعلیٰ مقام کو پالینے سے عاجز ہی کرنا بھی فصاحت ہے۔
- ○ اور یقیناً میں تمہاری محبت سے منحرف نہیں ہوتا ہوں جبکہ ملامت کرنے والی عورتوں نے ان کے کلام کو چھپا لیا یا ظاہر کر دیا۔
- ○ جب تمام مخلوق تمہاری محبت کے ساتھ مترنم ہوئی تو میری زبان شکر و تعریف

Marfat.com

کے ساتھ گویا ہوئی۔

- تم ہمیشہ کے لیے اہلِ مکارمِ و تقٰی ہو اور ارشاد و صلاح بھی تمہارے پاس ہے۔
- تم خوش ہوئے اور آپ کا محلہ بھی خوش ہوا اور اسی کے باعث ممدوح اور مداح خوش ہوئے۔

وفاتِ حضرت عبداللہ کے وقت فرشتوں کی بارگاہِ الٰہی میں عرض

راوی کہتا ہے کہ جب حضرت عبداللہ نے انتقال فرمایا تو فرشتوں نے بارگاہِ اللہ عزوجل میں فریادی آوازوں کو بلند کیا اور عرض کی یا سیدیٔ مولائی، الٰہی تیری مخلوق میں آپ کا مصطفٰی تن تنہا رہ گیا ہے اور اسی طرح جن وانس اور وحشی جانوروں نے عرض کی اور ان میں سے ہر ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یتیم ہونے کی وجہ سے محزون ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ملائکہ! رک جاؤ اور اے میرے بندو خاموش ہو جاؤ یہ ہر چیز میری قدرت اور ارادہ سے ہے میں اس کے والدین سے زیادہ حقدار ہوں۔ میں اس کا خالق، رازق، محافظ، نگہبان اور اس کے دشمنوں کے خلاف حامی و ناصر ہوں۔ موت میرے بندوں کے لیے حتمی اور لازمی ہے لہٰذا تم اس سے محتاط رہو کیونکہ موت کسی کو باقی نہیں چھوڑے گی۔ ہر عیب سے وہ ذات پاک ہے جس نے اپنے بندوں کے لیے موت کا حکم ارشاد فرمایا۔

وقتِ ولادت سیدہ آمنہ کے اظہارِ خیال کا اشعار میں بیان

- میں آپؐ کے فراق سے خوفزدہ تھی تو ہم جدا ہو گئے۔ اس کی مجھے پرواہ نہیں ہے اگر میں آپؐ کے بعد جدا ہوئی۔
- اس یتیم کا کون ہو گا جبکہ میرا خاوند انتقال کر چکا ہے۔ اسی لیے خاوندوں کے فوت ہو جانے پر بہت افسوس ہے۔

Marfat.com

- جبکہ میرا صبر جدائی سے قبل کم نہیں ہوا تو میرا حال جدائی کے بعد کیسا ہوگا۔
- جدائی میرے خیال میں بھی نہ تھی لیکن یہ میرے رب ذوالجلال کا حکم ہے۔
- ہمارے عزیز واقارب صاحب عزت ہوئے اور کوچ کر گئے۔ فراق تو ناگزیر ہے اس میں میرا کیا تصرف ہے۔
- زمانہ نے ظلم کیا تو ہم جدا ہو گئے۔ راتوں کے گزرنے میں میرا کیا دخل ہے۔
- اگر بشارت دینے والا، ان کی ملاقات کے لیے آیا تو میں نے اس خوشخبری دینے والے کو اپنا جان و مال ھبہ کر دیا۔
- ہم محمد صلی اللہ علیہ پر صلوٰۃ بھیجنے کے ساتھ ختم کرتے ہیں جو نبی ہیں اور ان کا اسم گرامی بلند و بالا ہے۔

سیّدہ آمنہ کو ہر ماہ زیارتِ انبیاء

راوی کہتا ہے کہ حمل آمنہ کے پہلے مہینہ میں حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے اور سیدنا محمد خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خبر دی۔ دوسرے ماہ حضرت ادریس علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کرم اور شرف عالی کی خبر دی۔ تیسرے ماہ میں حضرت نوح علیہ السلام تشریف لائے اور بتایا کہ آپ کا فرزند ارجمند فتح و نصرت کا مالک ہے۔ چوتھے مہینے میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تشریف لا کر آپ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدر و شرفِ جلیل کے متعلق آگاہ فرمایا۔ پانچویں مہینہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے آکر آپ کو بتایا کہ جن سے آپ حاملہ ہیں وہ صاحب مکارم وعزت ہے۔ چھٹے مہینہ میں موسیٰ علیہ السلام نے تشریف لا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و جاہِ عظیم کے متعلق آپ کو بتایا۔ ساتویں مہینہ میں حضرت داؤد علیہ السلام نے آکر بتایا کہ جس سے آپ حاملہ ہیں وہ مقام محمود، حوض کوثر، لواء الحمد، شفاعت عظمیٰ اور روزِ ازل کا مالک ہے۔ آٹھویں مہینہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے آکر بتایا کہ

Marfat.com

آپ نبی آخرالزمان سے حاملہ ہیں۔ نویں مہینہ میں حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے تشریف لاکر خبر دی کہ آپ کے فرزند ارجمند قول راست اور دین راجح کے مالک ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نبی نے یہ فرمایا کہ اے آمنہ آپ کو بشارت ہو کہ آپ سید الدنیا والاخرہ (دنیا اور آخرت کے سردار) سے حاملہ ہیں اور جب آپ ان کو جنم دیں تو ان کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھیے۔

اشعار میں حضور ﷺ کے اعضاء مبارکہ کے وصفوں کا بیان

- اے اہل فلاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجو جو کہ جہازوں کو چلانے والی ہواؤں کی زینت ہیں۔
- اور وہ جس نے یقیناً رات کو سفر کیا اور صبح سے پہلے تشریف لایا۔
- بخدا! اے اونٹوں کے حدی خوانو! اللہ تعالیٰ کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تیزی سے چلو۔
- وہ جس کے لیے تاج وشاہی لباس ہے اور فخر و مصالحت کے لحاظ سے بھی سبقت لے گیا۔
- تم جنگ کے قافلوں کی طرف مائل نہ ہو بلکہ سواریوں کے پیچھے جلدی جلدی چلو!
- افضل المخلوق کا قصد کرو۔ تم اہل نجاح (کامیاب) ہو۔
- اے حلیمہ تجھے مبارک ہو کہ آپ کے لیے ایک حسین چہرہ ہے۔
- اس کے فضائل عامہ کے باعث خوش ہو جاؤ کہ تم نے کامیابی کو حاصل کرلیا۔
- آپ کا سینہ مبارک چاندی کی طرح سپید و شفاف ہے اور آنکھ سرمگیں و پست ہے۔
- آپ کے خوبصورت دانتوں کے باعث عالی مقامات آپ کے لیے ہیں۔

Marfat.com

- آپؐ کے بال سیاہ، یمانی، کامل اور صفاتِ محمودہ کی زینت ہیں۔
- آپؐ کا حُسن میں کوئی ثانی نہیں اور آپؐ کی شان، حسینوں کے لیے شان ہے۔
- اور ابرو زباد درخت سے نون وصاد کی قوسی شکل میں بنائے گئے ہیں۔
- جس دن آپ بندوں کی شفاعت فرمائیں گے آپکا ارشاد گرامی علی الاطلاق
- (بغیر کسی حد بندی کے) جائز ہے۔
- آپؐ کی پلکوں اور آنکھوں کے بال گُلِ یاسمین کی مانند ہیں۔
- جو کہ پیشانی کے نیچے کاغذ کے اوراق میں، نون کی مانند قوسی شکل میں ہیں۔
- آپؐ کے رخسار سرخ گلابی رنگ کے اور نگاہ خالص ہندی ہے۔
- قمری آپؐ کے خصائلِ محمودہ کے متعلق چہچہائی اور مترنم ہوئی۔
- آپؐ کے رخسار پر تل ہے اور آپؐ کے کندھوں پر مہرِ نبوت ہے۔
- بادل نے آپؐ پر سایہ کیا اور آپ کا چہرۂ اقدس مثلِ صبح ہے۔
- آپ کی ناک کشادہ، ابروؤں میں ظاہر و محمود اور لعابِ دہن بار بار شیریں ہے۔
- عاشق آپؐ کے عمدہ فضائل کے متعلق مصدِّق و محقق ہے۔
- گردن آپؐ کی رومی دما دردی اور سینہ علوم کا خزینہ ہے۔
- اور آپؐ کی عمدہ فضیلتیں ثریا ستاروں کی مانند ہیں۔
- كُلُّ عَاصٍ مُسْتَجِيْرٌ | ہر گناہ گار محمد رسول اللہ ﷺ
  يَا بْنَ زَمْزَمَ وَالْبِطَاحِ | سے پناہ کا طلب گار ہے
- آپؐ کی ہتھیلی جوہرِ شفاف ہے جس کو انگلیوں نے مزین کیا ہوا ہے۔
- اور آپؐ کی سخی ہتھیلیوں کو ناخنوں کا تاج پہنایا ہوا ہے۔
- اے لوگو! کعبۃ اللہ ہر گھڑی روشن و منور ہے۔
- یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شفاعت ہیں اور آپ کے حوض سے پانی ختم نہیں ہوگا۔
- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہ ہزاروں مرتبہ درود ہو جن کا ذکر باعث مسرت ہے۔

Marfat.com

○ ہر مرتبہ درود پڑھنے سے دس گنا ثواب ہے جیسا کہ اہلِ صلاح نے فرمایا ہے۔

ولادت سے قبل بارہ راتوں کے واقعات

جب نویں مہینہ ربیع الاوّل کی پہلی رات ہوئی تو سیّدہ آمنہ کو سرور مسرت حاصل ہوئی۔ دوسری رات میں آرزو کے پانے کی بشارت دی گئی۔ تیسری رات میں کہا گیا کہ آپ اس سے حاملہ ہیں جو ہماری حمد و شکر کو بجا لائے گا۔ چوتھی رات میں آپ نے آسمانوں سے تسبیح ملائکہ سُنی۔ پانچویں رات میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے دیکھا کہ اے آمنہ مدح و عزت کے مالک کے باعث خوش ہو جاؤ۔ چھٹی رات میں فرحت و برکت مکمل ہو گئی۔ ساتویں رات میں نور چمکا اور مدہم نہیں ہوا۔ آٹھویں رات میں جب آپ کے جنم دینے کا وقت قریب ہوا تو فرشتوں نے سیدہ آمنہ کے گرد طواف کیا۔ نویں رات میں سیدہ آمنہ کی سعادت و غنا ظاہر ہوئی۔ دسویں رات میں فرشتوں نے شکر و ثناء کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کا ورد کیا۔ گیارہویں رات میں سیّدہ آمنہ سے مشقت و تعب (تھکاوٹ) دُور ہو گئی۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ ربیع الاوّل کی بارھویں رات میں مجھے شدید قسم کا درد زہ ہوا اور وہ پیر کی رات تھی جس میں مجھ پر رعب طاری ہوا تو میں نے اپنے اوپر اور اپنی تنہائی پر آنسو بہائے۔ میں اسی حالت میں تھی کہ دیوار شق ہوئی اور اس سے ایسی عورتیں برآمد ہوئیں جو کھجور کے لمبے درخت کی طرح ہیں اور عبد مناف کی بیٹیوں کے مشابہ سفید صنوبر کے درخت کی طرح ہیں اور ان سے کستوری کی خوشبو مہک رہی ہے۔ انہوں نے فصاحت لسانی اور شیریں کلام کے ساتھ مجھے سلام کیا اور کہا خوف و غم نہ کرو۔ میں نے ان کو کہا آپ کون ہیں؟ جواباً انہوں نے کہا ہم حوا، آسیہ اور مریم بنت عمرانؑ (علیہن الصلوٰۃ والسلام) ہیں۔ پھر ان کے بعد دس اور عورتیں داخل ہوئیں تو میں نے ان سے کہا آپ کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ

Marfat.com

ہم حورِ عین ہیں اور ولادت سید المرسلین کے باعث حاضر ہوئی ہیں۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ دردِ زہ شدت اختیار کر گیا باوجودیکہ میں بوجہ تکلیف اور خون بالکل محسوس نہیں کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے میری نگاہ سے حجاب اٹھا دیا تو میں نے زمین کے مشارق و مغارب کو دیکھا اور تین جھنڈے بھی دیکھے جن کو مشرق، مغرب اور بیت اللہ کی چھت پر نصب کیا گیا۔ فرشتوں کو فوج در فوج دیکھا۔ سبز رنگ کی ٹانگوں والے اور یاقوت جیسی چونچوں والے پرندوں نے فضا کو بھر دیا جو مختلف زبانوں میں تسبیح الٰہی کر رہے ہیں۔ مجھے پیاس نے غلبہ کیا تو ایک پرندہ جس کے پاس سفید موتی میں سے پانی کا گھونٹ تھا میرے پاس آیا اور بالکل دہی مجھے دیا تو یہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیریں تھا۔ میں نے پی لیا تو میرا دل فرحان شاداں ہو گیا اور میں نے اپنے رب کی حمد بیان کی۔

جو کوئی حاجت مند ہو تو وہ درج ذیل کلمات کہے۔

یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ، یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ، یَا غَافِرَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطِیْئَاتِ، یَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلِیَّاتِ۔ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

"اے حاجات کو پورا کرنے والے، اے دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشنے والے، اے گناہ و غلطیوں کی مغفرت فرمانے والے، اے نقصان و مصائب کو دور فرمانے والے یا رب العلمین۔"

حضرت آمنہ کہتی ہیں کہ آوازیں ختم ہو گئیں، حرکات پُرسکون ہو گئیں اور گردنیں بلند ہوئیں تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک سفید رنگ کا پرندہ اپنے دونوں پروں کے ساتھ میری پشت پر سے گزرا تو میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا۔

القیام (درود و سلام پیش کرتے ہوئے کھڑا ہونا)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ   اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اے اللہ کے رسول آپ پر اللہ کی رحمت اور سلام ہو۔ آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں

Marfat.com

طٰہٰ یَا حَبِیْبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ

اے میرے محبوب اور طٰہٰ آپ پر سلام ہو!

یَا عَوْنَ الْغَرِیْبِ سَلَامٌ عَلَیْكَ

اے پردیسی کی مدد آپ پر سلام ہو!

طٰہٰ یَا مُمَجَّد سَلَامٌ عَلَیْكَ

اے ممجد و طٰہٰ آپ پر سلام ہو!

اَحْمَدُ یَا تِہَامِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ

اے احمد اے تہامی آپ پر سلام ہو!

مِنْ بَابِ السَّلَامِ سَلَامٌ عَلَیْكَ

باب السلام سے آپ پر سلام ہو!

سَمَّاكَ الْاِلٰہُ سَلَامٌ عَلَیْكَ

اللہ نے آپ کا نام رکھا آپ پر سلام ہو!

اَفْضَلُ کُلِّ نَاطِقٍ سَلَامٌ عَلَیْكَ

اے ہر انسان سے افضل آپ پر سلام ہو!

مَا دُفِعَتْ بَلَایَا سَلَامٌ عَلَیْكَ

جس قدر مصائب دور کیے گئے آپ پر سلام ہو

مِنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ سَلَامٌ عَلَیْكَ

رَبِّ رحیم کی طرف سے آپ پر سلام ہو!

یَا مِسْکِیْ وَطِیْبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ

اے میری مسک اور پاکیزہ خوشبو آپ پر سلام ہو!

اَحْمَدُ یَا مُحَمَّد سَلَامٌ عَلَیْكَ

اے محمد و احمد آپ پر سلام ہو!

مَنْ زَارَكَ یَسْعَدُ سَلَامٌ عَلَیْكَ

جو آپ کی زیارت کرے سعادتمند ہو جاتا ہے آپ پر سلام ہو!

یَا خَیْرَ الْاَنَامِ سَلَامٌ عَلَیْكَ

اے مخلوق میں سب سے بہتر آپ پر سلام ہو!

یَا عِزِّیْ وَجَاہِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ

اے میری عزت و جاہ آپ پر سلام ہو!

یَا خَیْرَ الْخَلَائِقِ سَلَامٌ عَلَیْكَ

اے مخلوق میں سب سے افضل آپ پر سلام ہو!

مَا سَارَتْ مَطَایَا سَلَامٌ عَلَیْكَ

جب تک سواریاں چلیں آپ پر سلام ہو

مِنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ سَلَامٌ عَلَیْكَ

رَبِّ رحیم کی طرف سے آپ پر سلام ہو!

یَا خَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْن

اے انبیاء و رسل کے خاتم!!

دیگر اشعار

(۱) حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں آپ پیدا ہوئے کہ آپ کا رخسار گلابی رنگ کا ہے اور نور آپ کے رخساروں سے چمک رہا ہے۔

(۲) اگر آپ پیدا نہ ہوتے تو نقا (جگہ کا نام) ہجمی (جگہ کا نام) اور معصد (جگہ کا نام) ہرگز نہ ہوتے۔

(۳) جبریل علیہ السلام نے اپنے قلعہ کی کرسی میں سے اعلان فرمایا کہ یہ خوبصورت

Marfat.com

پہ چہرہ والے احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

- یہ سرمگین آنکھ والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ جمیل الوجہ (خوبصورت چہرے والے) اور یکتا ہیں۔
- یہ عمدہ صفت والے مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ حبیب اللہ اور سید ہیں (اللہ کے حبیب اور مخلوق کے سردار ہیں)۔
- سیدہ آمنہ کے لیے آپ کے حسن کی خوابوں کی بشارت ہو۔ یہی وہ بہت وسیع عزت والے ہیں۔
- آپ کے چہرہ میں نور، رخسار میں گلابی رنگ اور بالوں میں سیاہ رات ہے۔
- یہ اگر پیدا نہ ہوتے تو ہمیشہ قبا کا ذکر نہ کیا جاتا اور نہ ہی وادیٔ محصب کا قصد کیا جاتا۔
- اگر یوسف علیہ السلام اپنے حسن میں کامل تھے تو اس مولود کا جمال ان سے زیادہ ہے۔
- اگر موسیٰ کلیم اللہ کو قرب عطا کیا گیا تھا۔ تو میری عمر کی قسم۔ ہر ایک طٰہٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سعادت حاصل کرتا ہے۔
- اگر مسیح علیہ السلام عبودیت عطا کیے گئے تھے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے زیادہ جلیل القدر اور افضل ہیں۔
- اے یوم ولادت مختار صلی اللہ علیہ وسلم کتنے ہی تیرے لیے عالی مدائح وثنا ہے اور کتنا ہی تیرا ذکر حمد کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔
- کاش کہ طوالت زمانہ کے برابر میرے پاس ان کا ذکر اور یوم ولادت ہوتا۔
- سیدہ آمنہ نے آپ کو ناف بریدہ اور ختنہ شدہ جنم دیا جیسا کہ احادیث مسندہ صحیحہ میں وارد ہے۔
- آپ کا ذکر مجھ پر بار بار وارد ہوتا ہے اور میں ہی ہوں جو آپ کے بُعد اور آپ سے دوری کے باعث غافل نہیں ہوں۔
- ان پر اللہ تعالیٰ نے اتنی رحمت نازل کی جتنی کہ سحری کے وقت باد صبا چلی اور

Marfat.com

جب تک کہ وادئ مُحصّب کا قصد کیا جاتا ہے۔

- اے وہ شخصیت جن کا نام مخلوق کے درمیان احمدؐ و محمدؐ ہے اللہ تعالیٰ نے آپ پر رحمت نازل فرمائی۔

حالات وصفات بعد از ولادت

سیّدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرمہ ڈالے ہوئے تیل لگائے ہوئے معطر حالت میں، ختنہ شدہ، اللہ عزوجل کو سجدہ کیے ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے حالت میں جنم دیا۔ آپؐ کا چہرۂ اقدس نور سے چمک رہا تھا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو اٹھایا اور جنت سے لائے ہوئے ریشمی کپڑے میں لپیٹا اور آپؐ کے ساتھ زمین کے مشارق و مغارب کا طواف کیا۔ سیّدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کو اعلان کرتے ہوئے سنا کہ آپؐ کو ناظرین کی آنکھوں سے چھپا لیجیے۔

اشعار

- ماہِ ربیع الاوّل میں سعادت اور ظاہری مسرت بدرِ تمام (چاند کی پوری چاندنی) کے ساتھ آئی۔
- سیّدہ آمنہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ جب آپ ظاہر ہوئے تو بے شک آپؐ کامل وجود والے نُور تھے۔
- آپؐ صحیح معنوں میں بارگاہِ الٰہ میں سربسجود، عاجزی سے دعا کرنے والے اور لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کرنے والے کی طرح تھے۔
- میں نے آپؐ کے جسم کو تیل لگانے کا ارادہ کیا تو میں نے جسم کو مدھون (تیل لگا ہوا) اور آپؐ کی پلکوں کو سرمگیں پایا۔
- پردوں کے پیچھے سے میں نے کسی کو یہ کہتے سنا کہ اس کو تمام مخلوق کی نظروں

سے اجھل کر لو اور اس میں غفلت نہ کرو۔

○ تاکہ فرشتے آسمان میں ان کے سبب خوشی منائیں۔ اے بنتِ وہب ان کے متعلق غفلت کرنے سے بچو۔

○ اس معاملہ کے بعد آپؐ کے دادا جان تشریف لائے تو ان کو ندا دی گئی کہ ابھی داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔

○ میں نے اپنا سر اُٹھایا تو دیکھا کہ ایک بادل کے ٹکڑے نے آکر میرے گھر کو چھتری کی مانند ڈھانپ لیا ہے۔

○ اس بادل کے ٹکڑے نے آپؐ کو میری آنکھوں کے سامنے سے ایک گھڑی کے لیے لیا اور فوراً ہی آپ مجھے لوٹا دیئے گئے۔

○ میں نے بادشاہوں کو اپنے پاس آتے ہوئے دیکھا جبکہ گھر کا کونہ انتہائی بھونچال زدہ کی طرح گرج رہا ہے۔

○ میں نے مکہ اور سرزمین مکہ کو دیکھا کہ حالتِ طرب (خوشی) میں آپؐ کے چہرہ کے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے نور کے باعث رقص کناں ہو گئی۔

○ میں نے زمین کے تمام خشک و تر مقامات کو دیکھا کہ وہ دلہنوں کی مانند ظاہر ہیں

○ جو کچھ میں نے دیکھا اس کا یہاں تک انکار کرتی رہی گویا کہ میں زبان سے کہنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

○ میں نے آپؐ کو دودھ پلانے کا ارادہ کیا تو آپؐ نے رُخِ انور پھیر لیا۔ میں نے دوبارہ کوشش کی تو گویا آپ نہیں پینا چاہتے تھے۔

○ یہاں تک کہ اسی وقت ایک شخص یہ کہتے ہوئے ظاہر ہوا کہ آدم اور تمام مخلوق سے افضل و بہتر کو دودھ پلاؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاءِ ربّ

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کہنے والے کو سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صفوتِ آدمؑ، مولدِ شیثؑ، شجاعتِ نوحؑ، علمِ ابراہیمؑ، لسانِ اسماعیلؑ، رضاءِ اسحاقؑ، فصاحتِ صالحؑ، رفعتِ ادریسؑ، حکمتِ لقمانؑ، بشارتِ یعقوبؑ، جمالِ یوسفؑ، صبرِ ایوبؑ، قوتِ موسیٰؑ، تسبیحِ یونسؑ، جہادِ یوشعؑ، نغمہٴ داؤدؑ، ہیبتِ سلیمانؑ، حُبِّ دانیالؑ، وقارِ الیاسؑ، عصمتِ یحییٰؑ، قبولیتِ زکریاؑ، زُہدِ عیسیٰؑ اور علمِ خضر علیہم السلام عطا کر دو اور آپؐ کو انبیاء و رسل کے اخلاق میں غوطہ دو۔ بلاشک و شبہ آپ سید الاولین والآخرین ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک بادل کا ٹکڑا میری طرف آیا اور کوئی کہہ رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح اور بیت اللہ کی کنجیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ میں نے ایک فرشتہ کو آتے دیکھا اور اس نے آپؐ کے کانوں میں گفتگو کی پھر آپؐ کو بوسہ دیا اور کہا اے میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بشارت ہو کہ یقیناً آپؐ تمام اولادِ آدمؑ کے سردار ہیں۔ آپ پر ہی اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو ختم کر دیا اولین و آخرین کا تمام علم صرف آپؐ کو ہی دیا گیا۔ سیدہ آمنہ نے کسی کو کہتے ہوئے سنا کہ اے آمنہ کسی کے لیے تین دن تک دروازہ مت کھولو یہاں تک کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے آپؐ کی زیارت سے فارغ ہو جائیں۔ آپؐ فرماتی ہیں کہ میں نے آپؐ کے لیے گھر کو سجایا اور دروازہ کو بند کر لیا اور میں دیکھ رہی تھی کہ آپؐ پر فرشتے فوج در فوج نازل ہو رہے ہیں۔

اشعار

- صاحبِ شرف ربیع الاوّل میں پیدا ہوئے تو کائنات رقصاں اور ستارے منوّر ہیں۔
- آپؐ کے جمال کی دلہن شاہی لباس میں آئی۔ اس لباس میں کوئی بھی اس سے پہلے ظاہر نہیں ہوا تھا۔

Marfat.com

- سیّدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے آپؐ کے جمال کو دیکھا جو ماہِ کامل کی طرح ظاہر و منوّر ہے۔
- اور میں نے آسمان کے فرشتوں کو آراستہ و پیراستہ دیکھا اور کائنات و برکت میرے گھر میں رقص کر رہی ہے۔
- میں نے پوچھا یہ سب کیا ہے تو بلندی سے جواب دیا گیا کہ یہ سوال مت پوچھو اور ان کے فضل کے متعلق سوال نہ کرو۔
- آپؐ کو آسمانی فرشتوں کی نظروں سے مت چھپاؤ۔ ان کی زندگی کی قسم، ان کی زندگی کی قسم ایسا مت کرو۔
- یہ شرافت و فضل کا مجسمہ وہی ہے جو تمام مخلوق سے فائق اور قدرِ عالی کا مالک ہے۔
- اے اونٹنیو! اگر تم وادیٔ عقیق کے خیموں میں شام کے وقت پہنچی ہو تو میں تمہیں نصیحت کرتی ہوں کہ یہیں ٹھہر جاؤ۔
- تمہیں بشارت ہو کہ یقیناً اس جائے پناہ میں ایک چاند ہے جو تمام چاندوں سے فائق اور زیادہ روشن ہے۔
- میرے ربّ کریم نے آپ پر اتنی دفعہ دائمی رحمت نازل فرمائی جتنی دفعہ پرندے بلند آواز سے چہچہائے۔

شبِ ولادت معجزات کا ظہور

سیّدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ اس رات فارس کی آگ بجھا دی گئی جو کہ اس سے ہزار سال قبل نہیں بجھی تھی۔ کسریٰ کا محل شق ہو گیا، اس کے کنگرے بکھر گئے، اور چودہ کنگرے گر گئے۔ سادہ طبریّہ کے سمندر کا پانی نیچے اُتر گیا۔ سحر و کہانت باطل ہو گئے۔ آسمان کی نگہبانی کی گئی۔ شیاطین کو چوری چھپے

Marfat.com

سُننے سے روک دیا گیا۔

وَأَصْبَحَتْ أَصْنَامُ الدُّنْيَا كُلُّهَا مَنْكُوسَةً وَأَصْبَحَ عَرْشُ إِبْلِيسَ عَدُوِّ اللهِ مَنْكُوسًا إِكْرَامًا لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

"دنیا کے تمام بُت اوندھے ہو گئے اور اللہ کے دشمن ابلیس کا تخت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی خاطر اوندھا ہو گیا۔"

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اپنی والدہ سے گھٹنوں کے بل دوزانو حالت میں جدا ہوئے اور آپؐ کی نگاہ آسمان کی طرف تھی جس سے دائیوں نے حیرانگی کا اظہار کیا اور انہوں نے آپؐ کے دادا جان کو اس کے متعلق آگاہ کرنے کے لیے پیغام ارسال کیا۔

فَكَشَفَ عَنْهُ الْغِطَاءَ فَإِذَا هُوَ يَمُصُّ أَصَابِعَهُ فَتَشْخَبُ لَبَنًا

"آپؐ سے پردہ کو ہٹایا تو آپؐ اپنی انگلیاں چوس رہے تھے جن سے دودھ جاری ہے۔"

حلیمہؓ اور رضاعت

عربوں کی یہ عادت ہے کہ جب ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اس کے لیے دودھ پلانے والی عورتوں کو تلاش کرتے اور اس بچے کی والدہ اس کو دودھ نہ پلاتی تھی جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوئے تو تمام دودھ پلانے والی عورتوں سے دریافت کیا گیا تو ہر ایک نے کہا میں اسے دودھ پلاؤں گی لیکن حکمت الٰہیہ سبقت لے گئی کہ اس کریم النفس دریتیم کو حلیمہ سعدیہؓ کے سوا کوئی دودھ نہ پلائے۔

سیدہ حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ جس سال رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اس سال لوگ سخت تنگی کا شکار تھے کیونکہ وہ قحط کا سال تھا اور ہم لوگوں کی بہ نسبت زیادہ فقر و تنگدستی میں تھے۔ میں بنو سعد کی عورتوں کے ساتھ جو کہ شیر خوار بچوں کی تلاش میں تھیں، اپنی کمزور گدھی پر سوار روانہ ہوئی جو ایک قطرہ دودھ نہ دیتی تھی اور ہم

Marfat.com

اپنے بھوکے بچوں کی آہ وزاری کے باعث تمام رات نہ سوئے اور میں اپنے پستانوں میں کچھ دودھ نہ پاتی جو کہ میرے بچے کو سیر کرے۔ جب ہم مکہ میں داخل ہوئے جس کو اللہ تعالیٰ نے مشرف فرمایا ہے، تو تمام دودھ پلانے والی عورتیں شیر خوار بچوں کی تلاش میں چلی گئیں لیکن میں اور سات دوسری دودھ پلانے والی عورتیں باقی رہ گئیں تو ہم سے عبدالمطلب ملے اور کہا کہ میرے پاس ایک بچہ ہے۔ آؤ تا کہ تم اسے دیکھو۔ کون اس بچے کے حصے میں ہے اور وہ اسے حاصل کرلے۔

سیدہ حلیمہؓ کہتی ہیں کہ ہم سب حضرت عبدالمطلب کے ساتھ گئیں اور جب ہم نے آپؐ کو دیکھا تو ہر ایک نے کہنا شروع کر دیا کہ میں اسے دودھ پلاؤں گی اور وہ آپؐ کی طرف آگے بڑھیں تو آپؐ نے ان سب عورتوں سے منہ پھیر لیا۔ میں آپؐ کی طرف آگے بڑھی تو جس وقت آپؐ نے مجھے دیکھا تو تبسم فرمایا اور میری طرف آئے۔ میں نے آپؐ کو اپنی گود میں رکھا اور اپنا دایاں پستان آپؐ کو دیا تو آپؐ نے اس سے دودھ پیا لیکن جب میں نے بایاں پستان دیا تو یہ جانتے ہوئے آپؐ نے منہ پھیر لیا کہ آپؐ کے ساتھ کوئی اور بھی حصہ دار ہے۔ آپؐ کے ساتھ میری محبت رغبت زیادہ ہو گئی۔ جب میں نے آپؐ کو لے کر جانے کا ارادہ کیا تو عبدالمطلب نے فرمایا یہ یتیم ہے اور والد انتقال کر چکے ہیں تو میں نے عرض کی ذرا مہلت دیجئے تا کہ میں اپنے خاوند حارث سے اس بارے میں مشورہ کرلوں۔ میں اپنے خاوند کے پاس گئی اور سارا قصہ ان کو بیان کیا تو انہوں نے مجھے کہا لے آؤ۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اسی بچے کے باعث ہمارے لیے برکت عطا فرمائیگا۔ میں آپؐ کی واپس گئی اور لے کر اپنی گود میں رکھا تو آپ میرے پستان کی طرف آگئے۔ جب صبح ہوئی تو میرے خاوند نے میرے لیے گدھی کو آگے کیا جبکہ ستر دودھ پلانے والی عورتوں کی گدھیوں میں سے سب سے زیادہ کمزور میری گدھی تھی۔ جونہی میں اس پر سوار ہوئی اور آپؐ کو اپنے سامنے رکھا کہ گدھی چاق و چوبند ہو گئی اور تمام گدھیوں سے سبقت لینے لگی۔ اس سے لوگوں نے تعجب کیا اور میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث

خوشی محسوس کی۔

حلیمہ سعدیہؓ کے متعلق اشعار

○ اے حلیمہ بلند درجات کے ساتھ خوش ہو جاؤ کہ تم عمومی الطاف (عام مہربانیوں) کی وجہ سے کامیاب ہو گئیں۔

○ تمہارے تمام معاملات درست (سنور) ہو گئے، اور کتنی ہی احسن بات ہے کہ آپؐ کی خِلقت عظیم ہے۔

اے حلیمہ خوش ہو جاؤ کیونکہ تمہارے لیے ہی بشارت ہے

○ تمھیں مسرتوں اور سرور کے ساتھ نوازا گیا اور تو نے آپ کی وجہ سے تمام آرزؤں کو بھی پالیا۔

○ ایسے نبی محترم) جن میں تمام صفاتِ حمیدہ جمع ہوئیں اور آپؐ کے حسین چہرہ کے باعث تم کامیابی سے ہم کنار ہوئیں

اے حلیمہ خوش ہو جاؤ کیونکہ تمہارے لیے بشارت ہے

○ کامیابی تمہارے لیے ہی ہے کیونکہ تم نے خیر الخلائق صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کا فریضہ اور شفاعتِ مصطفیٰؐ کو حاصل کر لیا۔

○ آپؐ کے اوصاف میں سے حسن قناعت ہے اور آسودہ حالی سے خوش ہو جاؤ کیونکہ تم ایک ہی جگہ رہائش پذیر ہو۔

اے حلیمہ خوش ہو جاؤ کیونکہ تمہارے لیے ہی بشارت ہے

○ تم نے اس مصطفیٰ وہادی صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت کی جن پر جان قربان کی جاتی ہے اور آپؐ ایسے نبی ہیں جنھوں نے مکارم اخلاق کی چادر اوڑھی ہوئی ہے۔

○ جب چاند ظاہر ہوتا ہے تو آپؐ سے غیرت کھاتا ہے کیونکہ آپؐ کے چہرہ میں اوصاف کریمہ جمع ہیں۔

Marfat.com

اے حلیمہ خوش ہو جاؤ کیونکہ تمہارے لیے ہی بشارت ہے

- کائنات میں آپؐ کے جمال کی دلہن کی حفاظت کی جاتی ہے اور اس کے متعلق افعال کریمانہ والی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے۔
- آپؐ ایک صاحب استقلال حبیبؐ ہیں جن سے دیر تک فائدہ اٹھایا گیا اور آپؐ کے عظیم افعال حمیدہ ظاہر ہوئے۔

اے حلیمہ خوش ہو جاؤ کیونکہ تمہارے لیے ہی بشارت ہے

- ایسے نبی ہیں جن کا نور حسن میں ظاہر ہے اور ایسے حبیبؐ ہیں جن کی خوشبو کائنات میں پھوٹ رہی ہے۔
- آپؐ کے اوصاف کی تعریفیں کی جاتی ہیں اور آپؐ کی برکات کے باعث ہی تم مقیم ہو گئی ہو۔

اے حلیمہ خوش ہو جاؤ کیونکہ تمہارے لیے ہی بشارت ہے

- دارالخلد میں کس نے آپؐ پر رحمت نازل فرمائی اور آثار رضا آپؐ پر ظاہر ہوئے۔
- بہت ہی زیادہ خوش حالی آپؐ کی طرف دوڑ کر آتی ہے اور جنت میں حوریں آپؐ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں۔

اے حلیمہ خوش ہو جاؤ کیونکہ تمہارے لیے ہی بشارت ہے

حلیمہ سعدیہؓ فرماتی ہیں کہ میں جس پتھر، درخت اور ڈھیلے کے پاس سے گزرتی تو وہ کہتا اے حلیمہ تجھے بشارت ہو۔ جو کچھ میں نے دیکھا اس کے باعث میں متعجب ہو گئی۔ خوشی نے مجھے گھیر لیا اور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے نور نے مجھ سے ظلمت کی شدت کو دور کر دیا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کی روشنی میں چلتی رہی یہاں تک کہ میں اپنے گھر پہنچ گئی اور جو کچھ میرے اردگرد تھا وہ روشن ہو گیا۔ جب بنو سعد نے ان انوار کو دیکھا تو انہوں نے کہا اے حلیمہ یہ چمکنے والا نور کیا ہے۔

Marfat.com

اشعار

جب حضرت حلیمہؓ نے آپؐ کے چمکنے والے انوار کی تصدیق کر لی تو خوش ہوئی اور اٹھ کر ہمارے نبی خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغل گیر ہو گئی۔

دور[1] —— حلیمہ کہتی ہیں کہ ہم سے مشقت دور ہو گئی اور خوشی آ گئی۔

اے ہماری کامرانی و سعادت مندی! ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے آرزو کو پا لیا۔

دور —— نور مصطفیٰ کا پایا جانا سورج کے لیے عقل اور صفا کا مقصود ہے۔

عطاء کا خزینہ اور وفا کا راز ہمارے پاس شیر خوار بچہ ہو گیا۔

دور —— اس کے لیے بشارت ہو جو سعادت مند بنا دی گئی اور خوفناک اشیاء سے دور کر دی گئی۔

ربّ کریم کی طرف سے رضاعتِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ دی گئی جو کہ ہم سب سے افضل ہیں۔

دور —— اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے مرتبہ کو ہمارے اندر بلند فرمایا اور آپؐ کے عمدہ کام کا اعلان فرمایا۔

اے پکارنے والے آپؐ کے ذکر کو بار بار دہراؤ کیونکہ میں آپؐ کی محبتوں اور چاہتوں کو یہاں جمع کرتا ہوں۔

دور —— اگر تو نے سعادت کا قصد کیا ہے تو آپؐ کی پناہ میں آ جاؤ کیونکہ سعادت آپؐ کی محبت ہے۔

یا رب ہم تمام کو حساب والے دن حضورؐ کے طفیل سعادتمند بنا۔

حلیمہ فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح پروان چڑھے کہ بچوں

---

[1] موسیقی کے شعر۔ موسیقاروں کے نزدیک دو یا دو سے زائد اشعار کا قطعہ

Marfat.com

میں سے کوئی ایک بھی آپؐ کی طرح نہیں پھلا پھولا۔

جب آپؐ دو سال کی عمر کے ہوئے تو میں نے پہلی بات آپؐ سے سنی کہ وہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا

"اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کے لیے بہت ہی تعریفیں اور وہ صبح و شام سبحان ہے۔"

جب آپؐ چار سال کے ہوئے تو ہم آپؐ کو لے کر آپؐ کی والدہ محترمہ کے پاس حاضر ہوئے حالانکہ ہم آپ کے لیے بہت حریص تھے ہم نے عرض کیا کہ آپ انہیں ہمارے پاس چھوڑ دیں تو ہم ان کی حفاظت کی بھی تشویش کریں گے اور امکانی حد تک (وسعت کے مطابق) تربیت کریں گے اور اس طرح کرنے سے ہم صرف آپؐ کی برکت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سیدہ آمنہ نے آپؐ کو ہمارے ساتھ واپس لوٹا دیا۔
ایک دن آپؐ نے مجھے کہا اے والدہ میں دن کے وقت اپنے بھائیوں کو نہیں دیکھتا۔ میں نے آپؐ کو بتایا کہ وہ اپنے گھروں کے اردگرد بکریاں چراتے ہیں تو آپؐ فرمانے لگے کہ مجھے بھی ان کے ساتھ بھیجو تو میں نے بدنظر سے بچنے کی خاطر کھجور کے تنے کا ایک منکہ گلے میں معلّق کر دیا۔ آپؐ نے لاٹھی لی اور اس طرح نکلے جیسے چرواہے نکلتے ہیں جب آپؐ ہر شام لوٹتے تو میں آپؐ کے حال کے متعلق دریافت کرتی تھی تو میرے بچے بتاتے کہ ان کی وجہ سے ہم عجیب و غریب حالات مشاہدہ کرتے ہیں کہ اگر وہ خشک جگہ پر چلے تو وہ فوراً سر سبز ہو گئی اور جس درخت اور پتھر کے قریب سے گزرے تو اس نے آپ پر سلام بھیجا۔

شق صدر

حلیمہؓ کہتی ہیں کہ ایک دن بکریاں چرا رہے تھے کہ معاً میں دیکھتی ہوں کہ آپؐ کا بھائی از حد پریشان ہے اور اے امّی اور اے ابو کہہ کر پکارنے لگا کہ تم دونوں ہمارے قریشی بھائی کی مدد کو پہنچو کیونکہ دو آدمیوں نے پکڑ کر آپؐ کے پیٹ

Marfat.com

کو چاک کر دیا ہے۔

حلیمہؓ کہتی ہیں کہ ہم نکلے تو آپؐ کے رنگ کو بدلا ہوا پایا تو میں نے آپؐ کو کہا کہ اے لخت جگر آپؐ کے ساتھ کیا ہوا تو آپؐ فرمانے لگے اے والدہ میرے پاس دو آدمی سفید لباس میں ملبوس، برف سے بھرا ہوا سونے کا طشت اٹھائے ہوئے آئے۔ انہوں نے میرے پیٹ کو چاک کیا اور اس سے سیاہ رنگ کا منجمد خون نکالا اور پھینک کر کہا، یا حبیب اللہ یہ آپؐ میں شیطان کا حصہ ہے پھر انہوں نے میرے دل کو برف سے دھویا اور میں نے کسی قسم کا درد محسوس نہیں کیا۔ پھر انہوں نے دل پر نور کی مہر لگائی تو میں نے مہر کی ٹھنڈک کو اپنی پسلیوں کے درمیان محسوس کیا۔ اتنی دیر میں بنو سعد کے لوگ آئے اور بوسہ دے کر آپ کا حال دریافت کرنے لگے تو آپؐ نے ان کو بتانا شروع کر دیا جس سے لوگوں نے حیرانگی کا اظہار کیا اور مجھے کہا گیا کہ اے حلیمہ آپؐ کو ان کے دادا جان اور والدہ محترمہ کے پاس واپس کر دو کیونکہ ہم آپؐ کے متعلق خوفزدہ ہیں۔ حلیمہ کہتی ہیں کہ ہم آپؐ کے ساتھ آپؐ کی والدہ محترمہ کے پاس آئے تو سیدہ آمنہ نے دونوں کو کہا کہ کس وجہ سے تم دونوں آپؐ کو لوٹانے آئے ہو حالانکہ تم دونوں آپؐ کے متعلق حریص تھے۔ ان دونوں نے جو کچھ واقع ہوا سیدہ آمنہ کو بتایا تو سیدہ آمنہ نے ارشاد فرمایا تم آپؐ کے متعلق شیطان کی وجہ سے خوف کھاتے ہو۔ واللہ آپؐ پر شیطان کی ہرگز رسائی نہیں ہے اور میرے اس لخت جگر کے لیے ایک عظیم شان ہے۔ اچھا اسے چھوڑ جاؤ اور لوٹ جاؤ۔

والدہ محترمہ اور دادا جان کا انتقال

حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ جب آپؐ چھ سال کے ہوئے تو مکہ و مدینہ کے درمیان ابواء نامی گاؤں میں آپؐ کی والدہ انتقال فرما گئیں اور آپؐ کی پرورش حضرت عبدالمطلب نے کی۔ جب آپؐ کی عمر آٹھ سال کی ہوئی تو آپؐ کے دادا جان حضرت

Marfat.com

عبد المطلب انتقال فرما گئے اور آپؐ کے چچا حضرت ابو طالب نے آپؐ کی کفالت کی۔
جب آپؐ دس سال کی عمر کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فخر و وقار عطا فرمایا۔
جب آپ چلتے تھے تو سفید بادل کا ٹکڑا آپؐ پر سایہ کرتا تھا جب آپؐ ٹھہرتے تو وہ بھی آپؐ کے ساتھ ٹھہر جاتا۔ جب آپ چلتے تو وہ بھی آپؐ کے ساتھ چلتا اور جب عمر کے چالیس سال مکمل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعلمین بنا کر مبعوث فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ، آپؐ کی آل اور ہر پیروکار پر رحمت و سلام نازل فرمایا

حمد رب اور صلوٰۃ وسلام کے اختتامی اشعار

- مخلوق کا مولا، خالق اور یوم النشور کا مالک ہر لمحہ ہمیں کافی ہے
- ہمارا رب قیامت کے دن احسان اور عفو و درگزر کرنے والا ہے۔
- وہ زندہ و پائندہ، علم والا، یکتا، ہمیشہ باقی رہنے والا، غنی، بزرگ و برتر
- انصاف والا، وحدہٗ لاشریک اور بندوں کے ساتھ مہربان و رحیم ہے۔
- اے وہ ذات جب اسے پکارا گیا تو اس نے سن لیا۔ ہمارے لیے اس حجاب کو دور فرمادے۔
- حضورؐ کے وصل کے ساتھ مشرف فرما اور زیادہ سے زیادہ نیکی عطا فرما۔
- تو ازل سے قدیم اور لطیف الذّات ہے اور
جو بھاری مصیبت کا بارِ گراں نازل ہوا ہے وہ زائل نہیں ہوا تو اس کو زائل فرما۔
- صلوٰۃ وسلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا۔
- اے بزرگ و برتر خدا، ہم یوم جزاء سے خوفزدہ ہیں اس دن ہمیں سلامتی عنایت فرما۔
- صحابہ کرام اور اہل بیت کو سلامتی عنایت فرما اور ہر سپید و سیاہ کو جو آپؐ کے ذریعہ سے سردار بن گیا۔
- خصوصاً حاسدوں کو مٹانے والے سیف اللہ بن ولید (رضی اللہ عنہٗ) کو سلامتی عنایت فرما۔

Marfat.com

استغفارِ خاص

شیخ کی امتیازی استغفار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

- میں اپنے عمل، علم، جسم، لغزش اور گناہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں۔
- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ثنا شمار کرنے کی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ وہی ازل سے محمود ہے اسی سے بخشش طلب کرتا ہوں۔
- ہمارا خالق اللہ تعالیٰ شبیہ، نظیر اور مثل سے بالاتر ہے۔ اسی سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔
- میں اپنی گفتگو جو میرے ساتھ، میرے پاس، میرے اردگرد اور اپنی تصرّف کی قوتوں کے لیے ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔
- میں مجموعی طور پر اپنی ہر ایک چیز کے لیے اور غفلت کی حالت میں اپنے حال کے متغیر ہونے کی اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔
- اپنے بالوں، جلد اور اپنی زندگی کی ایسی فکر کے لیے جو امید کو دور کرنے والی ہے اس کے لیے میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طلبگار ہوں۔
- میں نامعلوم اور ارادۃً ہونے والی خطاؤں اور لغزشوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔
- میں ایسی عمر جو بیکار بغیر فائدہ کے ضائع ہوئی کل اس کے لیے ندامت کی جگہ کھڑے ہونے سے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔
- میں اپنے ظاہر و باطن اور اکتاہٹ کی حالت میں اپنے دل کے متغیر ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

Marfat.com

- میں اپنے عدل، حلم، رضا، غصہ اور بدگمانی کے لیے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔
- میں ایسے قول سے جس میں میری امید خیالاتِ فخر و غرور کے برابر ہو جائے اس سے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں
- میں ایسے حال سے جس میں خواہشات نفس سرعت کے ساتھ وارد ہوں اور خلط ملط ہو جائیں اس سے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔
- ایسا باطن جو ظاہر اشیاء کی قصداً اور سہواً اور غفلتہً مخالفت کرتا ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔
- ایسا گمان جو قیامت کے روز گمان کرنے والے کو رسوائی، گناہ اور خوف کے ساتھ لوٹائیگا اس سے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔
- میں ایسے ذکر سے اللہ کی بخشش طلب کرتا ہوں جس میں خیالات سرایت کر جائیں اور نقائص (خامیاں) اس پر قبضہ جما لیں۔
- میری وہ آنکھ جس نے کسی چیز کو دیکھا اور سبب کی سرعت کی وجہ سے اس نے نصیحت حاصل نہ کی، اس کے لیے میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔
- میں اپنے اس باطن کے لیے جس نے مھیمن (حفاظت کرنے والا) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا مشاہدہ کیا جو کہ ہر نظیر سے بالاتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔
- میرا وہ کان جس نے ایک آواز کو سنا اور اس کے معنی کو کسی طرف منسوب ہونے کے باعث نہ سمجھا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔
- میں اپنی گویائی جو بغیر ذکر کے یا اس طرح فضول باتوں اور لڑائی جھگڑے میں ظاہر ہوتی اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔
- اپنی جان و روح کے لیے جب کہ وہ بھلائی اور عدل کے راستوں پر نہ چلیں اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

Marfat.com

○ میں اپنی طبیعت اور حرص سے جو کہ (حقائق) کو خلط ملط کرنے اور حیلوں سے نہ بچیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

○ اپنی خَلق و خُلق دونوں اگر اچھے قول و عمل سے مزیّن نہ ہوں تو ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

○ اپنے اس ہاتھ کے لیے جس نے اللہ تعالیٰ کے حق کے سوا کسی اور چیز کی جھوٹ اور غفلت کے ساتھ گرفت کی اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

○ اپنے قدم کے لیے جو کہ زمین میں غیر اللہ کے لیے کوشش کرتے ہوئے منتشر ہوں، ہائے افسوس میری شرمندگی، میں اللہ تعالیٰ کی اس کے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں

○ جس چیز نے میرے دل پر اثر کیا اور جس نے سلف صالحین کے نقشِ قدم پر چلنے کی مخالفت کی اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

○ جو مغفرت ہمیں سختیوں کے وقت جرم اور فضول بات سے نجات دلواتی ہے اس مغفرت کو اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہوں۔

○ وہ ستارے جو ازل سے اپنے اوقات کی گزرگاہ پر ہیں ان کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

○ میں تمام قطروں، ذرّوں، چیونٹیوں، انسانوں اور آنکھوں کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

○ بغیر کسی استثناء کے مخلوق اور اس کے سانسوں کی تعداد جو پہاڑوں اور میدانوں میں ہے اس کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

○ سمندر اور جو کچھ ان میں مخلوق، لہریں اور تلواروں کے قبضہ کو مزیّن کرنے والی اشیاء کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

○ ہواؤں اور جس قدر انہوں نے زور سے موسلا دھار برسنے والی بارشوں کو فیاضی کے ساتھ ہمیں دیا ان کی تعداد کے برابر میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

Marfat.com

○ فارس کے شہ زوروں کی تلواروں کے ذریعہ اہل عناد پر جب تک جہاد قائم ہے اتنی دیر اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طلب گار رہوں۔

○ جتنی دفعہ حجاج اپنے گناہوں اور لغزشوں کو معاف کرانے کے لیے سرزمین حجاز کی طرف چلے اتنی دفعہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

○ نباتات اور جتنے ان میں بیج، پھول اور خوشے ہیں ان کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

○ پرندوں، وحشی جانوروں، شہد کی مکھیوں اور چکوروں کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

○ علوم جس قدر نیکی اور عمل کی زیادتی کے ساتھ دفن کیے جائیں ان کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

○ بحروبر میں جس قدر مچھلیاں اور گم شدہ اونٹ اور چکور ہیں ان کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

○ اگر میرا قول و عمل تمام نقائص سے خالص نہیں ہے تو میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

○ ہر وجود جس کو میں نے ازل سے اس کے ظاہر کرنے والے سے پہلے دیکھا تو اس کے لیے بھی میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

○ اس استغفار کے لکھنے والے کو بخش دے اور اس کے پڑھنے والے پر لطف نازل فرما اور سننے والے کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل درگزر فرما دے جو کہ بہا در ہیں۔

○ آپ کے خادم خاص علی نے مفلسی کی حالت میں آپ کا حق پورا کیا اور اے میری امید و خزانہ آپ کے عطیہ کا امیدوار ہوں۔

○ اس پر کئی گنا نعمتوں کے ساتھ احسان فرما اور اے رب اس کو رسوائی و خوف سے محفوظ فرما۔

Marfat.com

- اس کی اولاد، اس کے چاہنے والوں، ہمسایوں اور تمام برادران پر اپنے فیض عام کا احسان فرما۔
- اے لغزشوں کو معاف فرمانیوالے اسی طرح تمام مسلمانوں پر آسمانی کتب اور انبیاء کرام کے طفیل احسان فرما۔
- پھر سیدنا مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ نازل فرما جو کہ کائنات کے خزینہ اور تمام رسولوں اور مخلوق کی پناہ گاہ ہیں۔
- محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جو قبیلہ مُضر سے مبعوث ہوئے اور جو صاف، کھلے راستوں میں رحمت بن کر تشریف لائے۔
- اسی طرح رحمٰن کی طرف سے سلام ہو جو کہ انھیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت اونچے مقام پر بلند کرتا ہے۔
- پھر سیدنا ابوبکر و عمر و عثمان رضوان اللہ علیہم اور سیدۃ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خوشنودی ہو۔
- پھر تمام اہل بیت اطہار، صحابہ کرام، تابعین عظام، میرے والدین و اساتذہ اور ہر ولی اللہ پر صلوٰۃ نازل ہو۔
- الٰہی توحید پر ہماری گرفت فرما دے اور سچائی کو گفتگو میں اور اخلاص کو عمل میں کر دے۔
- انشاء اللہ تعالیٰ یہ قبولیت والی استغفار مکمل ہوئی۔

Marfat.com

بردہ کی طرز پر
امیر الشعراء احمد شوقی المغفور لہٗ
کا کلام

○ نرم اور لپیٹ زمین کے اوپر قد آور بان کے درختوں اور اونچے پہاڑ کے درمیان ایک قبر ہے۔ اس نے حرمت والے مہینوں میں میری خون ریزی کو روا رکھا ہے۔

○ جب غور کیا تو نفس نے مجھے یہ کہہ کر بتایا کہ تیرے پہلو کے لیے ہلاکت ہے جو کہ ایک ٹھیک نشانے پر لگے ہوئے تیر سے زخمی ہے۔

○ میں نے اس کا انکار کیا اور تیر کو اپنے جگر میں چھپایا کیونکہ محبوبوں کے زخم میرے نزدیک دکھ (دینے والے) نہیں ہوتے۔

○ اے اس کی محبت میں مجھے ملامت کرنے والے، محبت تو ایک عزت وقار والی چیز ہے۔ اگر محبت کے جذبات نے تجھے لاغری سے پتلا کیا ہوتا تو تو مجھے ملامت نہ کرتا اور نہ ہی مجھ سے منہ پھیرتا۔

○ میں نے تجھے نہ یاد رکھنے والے کان دیئے ہیں اور بسا اوقات چیز کو زبردستی چھین لینے والے ہوتے ہیں اور دل بہرہ ہوتا ہے۔ (یعنی غیر متوجہ ہوتا ہے)۔

○ اے آنکھ کو سست کہنے والے (طعنہ دینے والے) تو نے تو خواہشِ عشق کو کبھی چکھا ہی نہیں۔

○ تو نے اپنے لاغر جسم (عاشق) کو خواہش محبت کی حفاظت کے لیے بیدار کر

Marfat.com

رکھا ہے تمہیں چاہیے کہ سو جاؤ۔

○ اے نفس تیری دنیا ہر رونے والی آنکھ کو چھپاتی ہے۔ اگرچہ تمہارے لیے حسن متبسم ظاہر ہو۔

○ تیرے کام کی صلاح اخلاق کا مرجع ہے۔ نفس کو درست کرو اور یہ اخلاق کے ساتھ راہ راست پر آتے ہیں۔

○ بہترین نفس کا انجام اچھا ہے اور برے نفس کا انجام بھی برا ہے۔ (برا نفس ایک بدہضمی کرنے والی چراگاہ میں ہے)

○ اگر میرا گناہ بہت ہی زیادہ ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مجھے مغفرت کی امید ہے جو مجھے گناہ سے باز رہنے والوں اچھوں کے درمیان کردے گی۔

○ میں اپنی امید کو، دونوں جہانوں میں کرب و غم کو دور کرنے والے تک پہنچاتا ہوں جبکہ پناہ دینے والا قوی و عزیز ہے۔

○ جب میں اپنے اطاعت والے پر کو نیچے کرتا ہوں تو میں اس سے شفاعت کی بارش کا سائل ہوں تو میں نے کوئی بڑی چیز نہیں مانگی۔

○ اگر متقی اپنے اعمال صالحہ سے مقدم ہے تو میں ان کے سامنے اپنے ندامت کے آنسو پیش کرتا ہوں۔

○ میں نے سید الانبیاء کے دروازہ کو لازم کرلیا ہے اور جو کوئی اللہ کے دروازے کی چابی کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے اور اسے غنیمت سمجھتا ہے۔

○ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے حبیب، رحمت اور مخلوق و انسانوں کے درمیان اس کی مراد ہیں۔

○ ندا دی گئی کہ پڑھیے کیونکہ اس کو کہنے والا اللہ ہی ارفع و اعلیٰ ہے اور یہ الفاظ آپ سے پہلے کسی شخص کے منہ سے بھی متصل نہیں ہوئے۔

○ وہیں رحمٰن اللہ کے لیے اذان ہوئی اور مکہ مکرمہ کا گوشہ گوشہ سریلی آوازوں کی قدسیت سے پُر ہو گیا۔

Marfat.com

○ ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارتیں اور میلاد کی خوش خبریاں مشرق میں پھیل گئیں اور نور کا سفر تاریکی کے اندر رہے۔

○ آپ ایسی حالت میں تشریف لائے کہ لوگ ابتری کا شکار ہیں اور آپ جب بھی کسی بُت کے پاس سے گزرے تو وہ دوسرے بت پر جنونی کی طرح مارا مارا پھرنے لگا۔

○ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو راتوں رات سیر کرائی جبکہ اس کے تمام فرشتے اور رسول مسجد اقصیٰ میں منتظر ہیں۔

○ جب تو نے انہیں یاد دلایا تو انہوں نے اپنے سردار (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس طرح لپیٹ میں لے لیا جیسے ستارے چاند کو اور لشکر جھنڈے کو گھیرے میں لیتے ہیں۔

○ ہر صاحب قدر و منزلت نبیؑ نے آپؐ کی اقتداء میں نماز ادا کی اور ہر کامیاب شخص اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتا ہے۔

○ آپ نے آسمانوں یا ماوراء السمٰوٰت کو ایک نورانی براق پر طے کیا ہے۔ یہ مشیت الٰہی کی کاریگری ہے اور قدرت الٰہیہ شک و الزامات سے ماوراء

○ یہاں تک کہ آپؐ ایسے بلند مقام پر پہنچے جس کی طرف نہ تو پروں کے ذریعے پرواز کی جا سکتی ہے اور نہ ہی پیدل چل کر وہاں تک پہنچا جا سکتا ہے۔

○ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر نبی اپنے مرتبہ میں ہے لیکن یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ عرش عظیم ہے اسے بوسہ دیجئے۔

○ یا رب، موت اپنی مرگ کی نیند سے بیدار ہوئی اور اقوام عدم کی نیند سے بیدار ہوئیں۔

○ تیری تفضلنے اپنی حکمت کی رائے سے ہمارے متعلق فیصلہ کیا۔ اے باری تعالیٰ ہر قاضی اور انتقام لینے والے سے اپنے طفیل محفوظ فرما۔

○ رسول کائنات کے طفیل ہم پر الطاف نازل فرما اور اُمتِ مصطفیٰ کی تکالیف

Marfat.com

اور ذلت میں زیادتی نہ فرما۔

○ یارب تو نے مسلمانوں کی ابتداء حضورؐ کے ذریعہ احسن طریقہ سے کی لہٰذا اپنے فضل وکرم کو مکمل اور حسنِ خاتمہ عطا فرما۔

شیخ بُرعی رضی اللہ عنہ کا مدح النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ارشاد

○ یارَب، نبی مجتبیٰؐ پر اتنی مرتبہ برکات کا نزول فرما جتنی بار ٹیلوں کی طرب ومستی کے باعث آواز نکالنے والی اونٹنی نے گنجان درختوں میں آواز کو بلند کیا۔

○ یارب، نبیؐ اور آلِ نبیؐ پر اتنی مرتبہ برکات کا نزول فرما جتنی بار بطحا کی وادیوں میں بجلی چمکی اور بجھی۔

○ یارَب، نبیؐ اور آلِ نبیؐ پر اتنی مرتبہ برکات کا نزول فرما جتنی بار زائرین نے یثرب کی طرف قصد کیا۔

○ یارَب، نبیؐ اور آلِ نبی پر اتنی مرتبہ برکات کا نزول فرما جتنی بار اہلِ کرام نے مہمان کے لیے مرحبا کہا۔

○ یارَب، نبی اور آلِ نبی پر اتنی مرتبہ برکات کا نزول فرما جتنی بار فضا میں ستارہ، ستارے کے مقابل آیا۔

○ اے حضورؐ کے ذکر سے محظوظ ہونے والو! خدا کی قسم آپ پر صلوٰۃ بھیجو جس طرح اللہ تعالیٰ نے واجب کیا۔

○ صَلُّوْا عَلَی الْمُخْتَارِ فَھُوَ شَفِیْعُکُمْ ‌ ‌ ‌ فِیْ یَوْمِ یُبْعَثُ کُلُّ طِفْلٍ اَشْیَبَا

نبی مختارؐ پر صلوٰۃ بھیجو وہ تمہارے اس دن شفیع ہیں جس دن ہر نوعمر بچہ بوڑھا کر کے اٹھایا جائے گا۔

○ صَلُّوْا عَلٰی مَنْ ظَلَّلَتْہُ غَمَامَۃٌ ‌ ‌ ‌ وَالْجِذْعُ حَنَّ لَہٗ وَاَفْصَحَتِ الظِّبَا

اس نبیؐ پر صلوٰۃ بھیجو جس پر بادل کے ٹکڑے نے سایہ کیا، ستون حنانہ آپ کا مشتاق ہوا اور ہرن نے فصاحت کے ساتھ آپؐ سے گفتگو کی۔

اس ذاتِ اطہرؐ پر صلوٰۃ بھیجو جس کے طفیل تم جنت میں داخل ہو گے اور مطلب

کو پہنچو گے۔

- آپؐ پر صلوٰۃ وسلام اور رحمت الٰہیہ بھیجو اور آپؐ کے ساتھ ہی پانی پینے کی جگہ، حوضِ کرامت پر پہنچو۔
- اے وہ شخصیت جس کا نورِ چہرہ تاریکی کو دور کر دیتا ہے۔ آپ پر ہی اللہ ذوالجلال نے صلوٰۃ وسلام بھیجا۔

Marfat.com

کتابیات

علامہ ابن جوزیؒ کے حالاتِ زندگی تحریر کرنے کے لیے اور مولد العروس کو قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے درج ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا۔ اور یہ تمام کتابیں ادارہ تحقیقاتِ اسلامی انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کی لائبریری میں موجود ہیں۔

۱۔ سبط ابن جوزی — مراۃ الزمان فی تاریخ الاعیان
مطبعہ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ
حیدر آباد دکن، ہند ۱۹۵۱ء

۲۔ ابن الکازرونی — مختصر التاریخ من اول الزمان الی منتھی دول بنی العباس
مطبعہ حکومت بغداد ۱۹۷۰ء / ۱۳۹۰ھ

۳۔ ابن الساعی الخازن — الجامع المختصر فی عنوان التاریخ وعیون العصر
مطبعہ سریانیہ کاثولیکیۃ بغداد ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء

۴۔ ناجی المعروف — تاریخ علماء المستنصریہ
مطبعہ العانی طبع اول بغداد ۱۹۵۹ء

۵۔ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی — الاعلان بالتوبیخ لمن ذم التاریخ
مطبعۃ الترقی دمشق ۱۳۴۹ھ

۶۔ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری — التکملۃ لوفیات النقلۃ
تحقیق وتعلیق بشار عواد معروف
مطبعۃ الآداب النجف الاشرف بغداد ۱۳۸۹ھ

۷۔ عبد الرحمٰن سیوطی — کتاب طبقات المفسرین
لیڈن ۱۸۳۹ء تہران ۱۹۶۰ء

۸۔ ذہبی — العبر فی خبر من غبر
کویت ۱۹۶۳ء

Marfat.com

	(ii) تذکرۃ الحفاظ مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن ہند، ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۸ء
	(iii) دول الاسلام دائرہ معارف عثمانیہ حیدرآباد دکن ہند طبع ثانی ۱۳۶۴ھ
۹ - ابنِ کثیر	البدایہ والنہایہ مطبع السعادہ مصر
۱۰ - ابنِ جبیر الاندلسی	رحلۃ لیدن مطبعہ بریل سنہ ۱۹۰۷ء
۱۱ - عبد المتعال الصعیدی	المجددون فی الاسلام المطبعۃ النموذجیۃ
۱۲ - جمیل بک	عقود الجوہر مطبعۃ اہلیہ بیروت سنہ ۱۳۲۶ھ
۱۳ - ابنِ جزری	غایۃ النہایۃ طبع اوّل مطبعۃ السعادہ مصر ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء
۱۴ - ابو محمد عبد اللہ بن السعد الیافعی الیمنی المکی	مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان فی معرفۃ ما یعتبر من حوادث الزمان مطبعہ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ہند سنہ ۱۳۳۸ھ۔
۱۵ - ابن خلکان	وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان مکتبۃ النہضۃ المصریہ قاہرہ۔
۱۶ - ابن العماد الحنبلی	شذرات الذہب مکتبۃ القدسی قاہرہ سنہ ۱۳۵۰ھ
۱۷ - طاش کبری زادہ	مفتاح السعادہ ومصباح السیادہ دائرہ معارف نظامیہ حیدرآباد دکن ہند۔
۱۸ - ابنِ رجب	کتاب الذیل طبقات الحنابلہ مطبعۃ السنۃ المحمدیہ شارح غیط النوبی

Marfat.com

۱۹ - زرکلی	الاعلام قاموس التراجم دارالعلم للملایین - پانچواں ایڈیشن بیروت ۱۹۸۰ء
۲۰ - عمر رضا کحالہ	معجم المؤلفین مطبعة الترقی دمشق ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء
۲۱ - میرزا محمد باقر الخوانساری	کتاب روضات الجنات فی احوال العلماء والسادات طبع ثانی ۱۳۴۷ھ
۲۲ - دانش گاہ پنجاب لاہور	اردو دائرہ معارف اسلامیہ طبع اوّل ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء
۲۳ - محمد قطب الدین شاہجہان آبادی	مظاہر حق ناشر خواجہ محمد اسلام ادارہ اشاعت دینیات انارکلی لاہور
۲۴ - عبدالحق محدث دہلوی	اشعة اللمعات ترجمہ فارسی مشکوٰۃ المصابیح ـ مطبع نامی منشی نول کشور لکھنؤ ہند اپریل ۱۸۹۴ء/شوال ۱۱
۲۵ - محمد ثابت الفندی، احمد الشنتناوی ابراہیم زکی خورشید، عبدالحمید یونس	دائرہ معارف اسلامیہ قاہرہ ۲۰ جون ۱۹۳۳ء
۲۶ - انسائیکلوپیڈیا آف اسلام	لیڈن بریل ۱۹۷۱ء
۲۷ - سید قاسم محمود مدیر	شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا شاہکار بک فاؤنڈیشن کراچی طابع خواجہ ناصر بشیر بشیر سنز پرنٹرز۔
۲۸ - عبدالحمید العلوچی	مؤلفات ابن الجوزی شرکة دار الجمهوریة للنشر والطبع بغداد ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء

Marfat.com

۲۹- ابن الاثیر	(۱) تاریخ الکامل (۲) اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مکتبہ اسلامیہ تہران۔
۳۰- الصفدی	الوافی بالوفیات، جمعیۃ المستشرقین الالمانیہ استانبول مطبعۃ الدولہ ۱۹۳۱ء
۳۱- واقدی	کتاب الطبقات الکبریٰ مطبعۃ بریل لیڈن ۱۳۲۲ھ
۳۲- بروکلمان	Geschichte der arabischen Literatur 5 Vols Leiden Brill 1937 - 1942
۳۳- ابن منظور	لسان العرب نشر ادب الجوزہ قم ایران محرم ۱۴۰۵ھ
۳۴- لویس معلوف	المنجد فی اللغہ مطبعہ کاثولیکیہ پانچواں ایڈیشن بیروت ۱۹۵۶ء
۳۵- المنجد (عربی - اردو)	دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، جولائی ۱۹۷۵ء
۳۶- ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی	مصباح اللغات (عربی اردو ڈکشنری) سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی، اکتوبر ۱۹۸۱ء
۳۷- ہانزور	عربی انگلش ڈکشنری تیسرا ایڈیشن جارج ایلن اینڈ اینیون لمیٹڈ لندن ۱۹۷۱ء
۳۸- این ایس ڈونیاخ	دی آکسفورڈ انگلش عربی ڈکشنری آکسفورڈ یونیورسٹی پریس

Marfat.com

۳۹۔ منیر البعلبکی	المورد دار العلم للملایین بیروت لبنان سنہ ۱۹۷۰ء
۴۰۔ ابنِ جوزی	بستان الواعظین و ریاض السامعین تلبیس ابلیس، تلقیح فهوم اہل الآثر عیون التاریخ والسیر، نواسخ القرآن، الطب الروحانی، مختصر منہاج القاصدین، لطائف علمیہ اردو ترجمہ، کتاب الاذکیا، صید الخاطر الرسائل النادرہ، تحفۃ الواعظین، کتاب القصاص والمذکرین، الموهش، الوفا باحوال المصطفٰے، اخبار الظراف و المتماجنین، اخبار الحمقی والمغفلین زاد المسیر فی علم التفسیر، العلل المتناهیہ فی الاحادیث الواهیہ، مناقب بغداد، المصباح المضی فی خلافۃ المستضی، مشیخۃ ابن الجوزی، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، کتاب صفۃ الصفوۃ، سیرۃ عمر بن عبد العزیز، التبصرہ، سلوۃ الاحزان بمار دی عن ذوالعرفان، الحسن البصری، مناقب احمد بن حنبل رح۔
۴۱۔ محمد باقر علوان	المستدرک علی مؤلفات ابن جوزی مجلہ المورد جلد اوّل العددان (۱-۲) وزارۃ الاعلام بغداد ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء صفحات ۱۸۱ تا ۱۹۰

Marfat.com

تقریظ

استاذ الاساتذہ پروفیسر ڈاکٹر پیر محمد حسن مدظلہ العالی ودامت برکاتہم العالیہ
سابق صدر شعبہ عربی جامعہ اسلامیہ بہاولپور

جناب ایس اے صاحبزادہ کی ترجمہ کی ہوئی کتاب "مولد العروس" کا مطالعہ کرنے کا اتفاق ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے جس محبت اور محنت سے اس کتاب کا ترجمہ کیا ہے یہ انہیں کا حصہ ہے اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ صاحبزادہ صاحب ایک بلند مرتبہ دینی اور روحانی اقدار رکھنے والے خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔

عربی زبان جاننے والے تو بہت مل جاتے ہیں مگر ایسے اشخاص نہیں ملتے جنھیں موضوع کتاب سے دلی لگاؤ ہو۔ صاحبزادہ صاحب کو جو محبت صاحبِ لولاک سے ہے اسے پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ انہوں نے اس ترجمہ میں اپنی اس محبت کا اظہار کر دیا ہے جو آپ کو ذات نبی صلی اللہ وآلہ وسلم سے ہے۔

اس ترجمہ کے پڑھنے والوں کو کئی اعتبار سے باطنی فیض حاصل ہو گا۔ ایک تو یہ کہ یہ کتاب ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے اور پھر مترجم خود بھی روحانیت کا مجسمہ ہیں اور ان کا تمام خاندان اسی روحانیت کا مظہر ہے۔

Marfat.com

ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگ خود ملحد اور بے دین ہوتے ہوئے بھی اس قسم کی پاکیزہ کتابوں کے ترجمہ کی ذمہ داری لے لیتے ہیں۔ ان لوگوں کی غرض صرف مادی اور مالی فائدہ حاصل کرنا ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کی تحریریں روحانی فیض مفقود ہوتا ہے۔ قارئین کو ایسے لوگوں کی کتابوں کے پڑھنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

مجھے اُمید ہے کہ اہلِ اسلام اس کتاب سے متفیض و مستفید ہوں گے۔

۲۶ر دسمبر ۱۹۸۷ء

Marfat.com

"بے مثل تذکارِ میلاد"

۱۹۸۸ء

"تالیفِ عظیم مولد العروس"

۱۹۸۸ء

امام المحدثین علامۂ دھر ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۸۸ء

ناشر ہمدمِ دیرینہ مولانا محمد اکرم مجددی سیالکوٹ

۱۹۸۸ء

سکونِ قلبِ پُر غم ذکرِ میلادِ رسول اللہ
قرارِ چشمِ پُر نم ذکرِ میلادِ رسول اللہ

کہتے ہی جاؤ ہر دم ذکرِ میلادِ رسول اللہ
کہ ہے ذکرِ مکرم ذکرِ میلادِ رسول اللہ

اگر دار الشفاء ہے احمدِ مختار کا مسکن
تو زخمِ دِل کا مرہم ذکرِ میلادِ رسول اللہ

یہ تصنیفِ گرامی ہے محدث ابنِ جوزی کی
جسے کہتے ہیں سب ہم ذکرِ میلادِ رسول اللہ

مترجم محترم اس کے پروفیسر شریف احمد
ہے یہ تالیفِ محکم ذکرِ میلادِ رسول اللہ

قمرؔ سالِ طباعت کی ہے تم کو جستجو تو پھر
کہو مشہورِ عالم ذکرِ میلادِ رسول اللہ"

۱۹۸۸ء

بروز دوشنبہ
۹، شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ
۲۸، مارچ ۱۹۸۸ء

خادم العلمائے ربانی
قمر یزدانی
پنوانہ - ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

جمہور علمای صالحین نے متکلمین اور صوفیہ صافیہ اور علمار محدثین نے جائز رکھا ہے اور جناب صاحب رسالہ نے اچھی طرح ان امور کو ظاہر کیا ہے اور تعجب ہے ان منکروں سے کہ ایسے بڑے بڑے کہ جنکا عالی منزلت کے متعلم ہو کر جمہور سلف صالحین کو متکلمین اور محدثین اور صوفیہ صافیہ سے لیکر ہی اوری میں پر ہوتا اور انکو ضال مضل بنایا اور خدا سے نڈرے کہ انہیں لیکن انکے استاد اور پیر بھی تھے مثل حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی۔ اور انکے صاحبزادے شاہ ولی اللہ دہلوی اور انکے صاحبزادے شاہ رفیع الدین دہلوی اور انکے بھائی شاہ عبدالعزیز دہلوی اور انکے نواسے حضرت مولانا محمد اسحٰق دہلوی قدس اللہ اسرارہم یہ سب انکے ضال مضل میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اف ایسی دلیری پر کہ جسکے وفق جمہور متکلمین اور محدثین اور صوفیہ ہوئے سو برس اور شام اور یمن اور بغداد و بلاد عجمیہ میں لاکھوں گمراہی میں ہوں اور یہ حضرات چند ہدایت پر۔ باللہ ہمیں اور انکو ہدایت کر اور سیدھے رستہ پر چلا آمین ثم آمین اور وہ جو بعضے میری طرف نسبت کرتے ہیں کہ خوف کے تقیہ کے طور پر سکوت کرتا ہوں اور حق ظاہر نہیں کرتا بالکل جھوٹ ہے اور انکا قول مغالطہ دہی ہے میں ہمیشہ کہتا ہوں اور نے کبھی حضرت سلطان کے سامنے جو میری نزدیک خلاف واقع ہو اور انکی رعایت یا انکے وزرا اور امرا کی رعایت سے کبھی نہیں کہا بلکہ صاف صاف دونوں دفعہ میں جو میں بلایا گیا ہوں کہتا رہا ہوں اور کبھی خیال نہیں کیا کہ حضرت سلطان المعظم ناراض ہو گئے اور ... اور گفتگو جو عثمان نوری پاشا کے شبے بلکہ انکے سبب سے بہت تھے اور اپنے حکم کی مخالفت کو بدترین امر کا سمجھتے تھے میری گفتگو سخت جو مجلس عام میں آئی تمام مکہ والے خاکر ہر ہیں والے بڑے چھوٹے سبکے سب بخوبی جانتے ہیں بلکہ اگر میں تقیہ کرتا تو ان حضرات منکرین کے خوف سے تقیہ کرتا مجھے یقین ہے کہ جب اسکے اتنے بڑے امام سبکی اور جلال الدین سیوطی اور ابن حجر اور ہمارا عالم تقوی شعار مانتے ہیں ... استاد اور پیروں میں شاہ عبدالرحیم اور شاہ ولی اللہ اور انکے بیٹے شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالعزیز اور انکے نواسے مولوی محمد اسحٰق قدس اللہ اسرارہم نہ چھوڑتے تو میں غریب انکے سلسلہ اسناد دین میں شامل ہوں اور سلسلہ پیروں میں کسطرح چھوڑونگا یہ تو ہر طرح سے تفسیق اور بلکہ تکفیر میں بھی ضد کرینگے پھر میں انکے ان حرکات سے نہیں ڈرتا اور جو بہت سے ان اقوال کی تائید اور سند جناب محقق مصنف رسالہ کے نے جا بجا تحریر فرمائی ہے اسی پر کفایت کرتا ہوں واللہ اعلم وعلمہ اتم فقط امر برقمہ و قال بفمہ الراجی رحمۃ ربہ المنان

محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہما اللہ المنان

تقریظ جناب مولوی محمد ... شاگرد رشید جناب مولانا مولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی ادام اللہ فیضہ

الحمد للہ الذی اغنانا بولایۃ النبی الاکرم والصلوٰۃ علی رسولہ الذی امر باتباع السواد الاعظم وعلی آلہ وصحابہ اجمعین الی یوم الدین۔ اما بعد عرض کرتا ہوں کہ یہ رسالہ الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم

اس ناچیز کی نظر سے گزرا اس کتاب پر مضمون لاجواب ہے اور پسندیدہ اولوالالباب اور کیوں نہ ہو کہ اسکے مصنف تحقیق
میں شمس فی نصف النہار ہیں اور تدقیق میں شیخ الاسرار علماء عرب و ہندوستان و مصر کی مستند بلکہ کافہ فضلاے
عالم کے مستمد اور پیاکر اونکا علم و ذکا معتبر ہے ویسا ہی مدح اور القاب شہرت امید ہے کہ یہ کتاب مقبول خاص
و عام ہوگی اور باعث نجات اہل اسلام کیونکہ اسمیں مجلس مولد شریف کا ثبوت ہے وہ مجلس شریف کہ جو گلدستہ خوبی
ہیں ہے اور عطر مجموعہ فلاح و تعیین وہ مجلس کہ جو امور مذکورہ ذیل پر مشتمل ہے۔ ذکر ولادت سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم۔ استعمال خوشبو۔ اور آراستگی مکان ذکر معجزے۔ کثرت صعود شریف۔ قیام تعظیمی۔ تعیین وقت ذکر
کی خوبی میں بیں فضائل و مدح و بیان ولادت داخل ہے اس آیہ شریفہ سے بوجہ احسن مستفاد ہوتی ہے کلا نقص
علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک وجاءک فی ہذہ الحق وموعظۃ وذکری للمؤمنین اور جب ذکر رسل تثبیت فواد
اور موعظہ اور ذکری کا ثمر ہو تو مالک بذکر سید المرسلین حبیب احسن الخالقین منقبہ و کمن من انا شاکرین لا انعام خیر المنعمین
اس آیہ شریفہ سے یہ بھی واضح ہوا کہ یہ ذکر شریف از اور وعظ میں داخل ہے بلکہ اعلے اور اہم بھی ہے کیونکہ یہ ذریعہ محبت
اللہ یا محبت سرور کائنات کا ہے اور محبت ذریعہ کمال اتباع کا ہے کما لا یخفی علی المنصفین الماہرین۔ نیز ظاہر ہے
کہ جو مومن ہے وہ محبوب خدا جان سے محبت رکھیگا اور جس سے محبت رکھیگا اسکا ذکر کثرت سے کریگا پس معلوم ہوا کہ جو مومن ہے آپکا ذکر
۱۲۵ کثرت سے کریگا دونوں مقدمے اس مجالس کی وجہ ثبوت مسطورہ ذیل سے ثابت ہیں لکل الیسر اول ثانی سے
ثانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو مومن نہوگا جبتک ہر چیز سے
مجھے محبوب نہ سمجھیگا دوسرے حدیث میں من احب شیئا اکثر ذکرہ۔ استعمال خوشبو خواہ مکان بسایا جاوے یا
سامعین پر چھڑکا جاوے یا کپڑوں پر ملا جاوے یہ سب ایک کلی کے افراد ہیں جسکا نام استعمال خوشبو ہے اور وہ ایک
فعل ہے محبوب دو عالم کے افعال محبوبہ میں سے پس سنت سنیہ پر عمل کرنا اور اپنے بھائیوں کو ایسے عمل میں شریک
کرنا مزید مرتبہ البانیہ کا باعث ہوگا تو کیا ہوگا اور آراستگی مکان ذکر آراستگی سے مراد فرش اور چوکی ہے فرش سے
مہمانوں کی خاطر اور چوکی سے ذکر کی تعظیم مقصود ہوتی ہے دونوں کے نظائر صحیحہ سے شریعت میں موجود ہیں
خطبہ اور وعظ اور قرات حدیث اور حضرت حسان کے لئے منبر کا ہونا نیز قرات حدیث اور وعظ کے واسطے چوکی
ثبوت دلیل کافی ہے ثبوت تعظیم ذکر پر بھی مہمانوں کی خاطر حدیث شریف سے ایک نظیر واضح کرتا ہوں جب
حضرت حلیمہ زیارت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر ہوا کرتی تھیں سرور مخلوقات علیہ الف الف تحیات
اپنی رداے مبارک انکے واسطے بچھا دیا کرتے تھے اور کیوں نہ ہو وہ رضاعی ماں تھیں انکی تعظیم کیونکر نہ فرماتے
ہم کہیں مگر جب ہمارا بادشاہ ایک حق کا ایسا خیال کرے پھر ہمکو اپنے بزرگوں اور بھائیوں کا خیال بدرجہ اولی
چاہیے۔ شیرینی حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے تھے حضرت

Marfat.com

ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا عمل میں کیا کرتی تہیں اس سے معلوم ہوا کہ ہدیہ روح پر فتوح حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کیواسطے اور شکریہ قدوم پر اور سوس کے لئے شیرینی خوب چیز ہے اور سنت کے ساتھ ثابت ہے کہ حضور
پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مٹہاس بہت مرغوب تہی پس آپکے ہدیہ کے لئے اور آپکی امت کی خاطر داری کے
لئے شیرینی بہت مناسب ہے ہم ایصال ثواب و نیز تواضع احباب مصرعہ چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار و
بجہت کثرت ورود و فضائلہا لا احتیاج الی البیان قیام ہی استحسان مجموعہ علماء سے ہے مستحسنات علماء کا انکار کون کر سکتا ہے
کیونکہ اس انکار سے بہت مسائل فقہیہ اور احادیث کا انکار لازم آتا ہے اعاذنا اللہ منہ۔ علاوہ جو کہ علت کے جویان
رہتے ہیں انکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وجہ استحسان علماء کی یہ ہے کہ فیضیہ مجربات سے ہے کہ اس وقت خاص
مین خواص امت کو مشاہدہ جمال مصطفوی حصول ہوتا ہے اور اس مشاہدہ کیواسطے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کا
مجلس مین تشریف لانا ضروری نہیں بلکہ ارتفاع حجاب کافی ہے اسکی ایک نظیر محسوسات مین آفتاب ہے
کہ اوسکے لئے ایک جگہ معین ہے اور ہر اہل بصر ہر مکان مین اوسکی روشنی سے فائدہ اوٹھاتا ہے نابینا تقلیداً روشنی کا
معتقد ہے پس علماء کے حکم ارشاد مین محسن سمجھے کہ اہل وجد و ذوق کی تقلید سے عوام بہی بہ نیت استحسان قیام
کر لیا کرین ہکذا افادنی شیخی سید العاشقین حاجی امداد اللہ مہاجر مکی العالمین رحمہ اللہ ظلہ علے رؤس المسترشدین قائم
جب یہ مجلس امور حسنہ سے مرتب ہے تو اوسکی ہیئت کذائی ہی اس منہ کے قبیل سے نہوئی بلکہ مثل تدوین کتب
احادیث و بنا مدارس و ہجاد و علوم آلیہ کے ہوئی اور یہ مجلس مثل ایسا ہی خیر لطیفہ حدیث ربانی کا مصداق سامنے آتا ہے تو ہم
لوگ اوسکی ہیئت کذائی پر اعتراض نہیں کرتے بلکہ حیثیت بث آیتین ہے کا کلمہ کلوا من الطیبات میں داخل ہے
میں ہم مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مجموعہ حسنات کو بہی واعملوا صالحا کے تحت میں داخل کرین مداخلہ یہ مجلس
فعل حسن ہے تو اوسکی مداومت کیون حسن نہوگی بلکہ احکام آیۃ کی تعمیل ہوگی اور مع ایسے سبیل رنگ تعاونوا علے
البر و التقوے الدال علے الخیر کفاعلہ وغیرہ تعمیل ہوتی حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر وظیفہ شب ناغہ ہو جائے
تو اسکو ظہر سے اول پڑھ لیا کرو قضاء (وظیفہ شب) سے دلالت ہے کہ مخصوص وقت کی مقبولیت بذریعہ روز کو پڑھنے کیواسطے
فرمانا دلیل ہے پسندیدگی مداومت پر اور بہت سے احادیث سے خوبی مداومت ثابت ہے پس مداومت فعل خیر کی
بہت مناسب ہے اس زمانہ مین تو اسی قبیل سے ہے کیونکہ جو لوگ وعظ کے نام سے نفرت کرتے ہین انکو احکام
سنانے کی کوئی صورت اس نالائق ننگ خلائق کے نزدیک اسکے سوا نہین پس اسکی اشاعت ہر کوشش علماء
کو ضرور ہے۔ واضح ہو کہ امور مذکورہ بالا کی اور بہت سی براہین موجود ہین مگر تفصیل اس مقام کی مناسب نہیں
جسکو زیادہ مطلوب ہو اس رسالہ شریف کو بعد غور دیکھے سیکڑون کتب محققین سے مل سکتی ہین تکمیلہ مجلس متعلق
مولود عبارت مجموعہ ماسوا خیر سے ہے جیسا کہ کتب معتبرہ اسپر شاہد ہیں اگر کوئی اپنی جہالت یا ہوائی نفسانی کو

Marfat.com

امین کہو یہ خیالی مولوی تراش شخص کے فعل کیوجہ سے یہ مجلس منعقد ہو علی الاطلاق خرافات کہلاتی ہیں جو طرح کہ منعقد ہوتی ہیں جو شایع
کی طور پر افضل حسن ہے کسی نمازی کی خرابی متصلا کرنے سے بدعت نہ ہو جاینگی واللہ اعلم وہو یہدی من یشاء الی سواء السبیل
حررہ المفتقر الی اللہ العبد القوی حمزہ السعودی الدہلوی المتقیم بلد اللہ الامین زاد اللہ شرفا الی یوم الدین ربنا افتح بیننا
وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اللہم ثبتنی فی امر الدین علی الایمان وابعثنی یوم القیمۃ من الآمنین آمین
بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین ۞

تقریظ جناب مولوی عبد السمیع صاحب مؤلف انوار ساطعہ

الحمد للہ سرا و علانیۃ والصلوٰۃ علی النبی والہ لیلا و نہارا اما بعد اس عصر کی کے ادھر لگا باہمی شقاق بات بات میں پھوٹ
اور افتراق دیکھکر دل میں یہ آرزو تھی یا رب یہ اختلاف میں موتمر ہو بندہ سلف صالحین کیسے تھی جو کہ سینہ غبار کینہ سے صاف تھے اکثر
جا دلیں نقصان حب رسول اونکی دل لیت اتباع حق اونکی جبلی فطرت انہیں خیالات میں تھا کہ یکایک غیب سے آگاہ کیا گیا
کہ اعجب باب بیعل نیز اوجان کے برکات لیا جہ شدو رسول اللہ سے بشر بحرا کہ فرمایا لا تزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ اور فرمایا
لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق لیس انکو ضرر [illegible] ہمدار ہے حق کہنے کے لیے اور نجد دیکھا وہ صاحب
سلیم جرم صراط مستقیم بر ثابت قدم صوفی نقیہ محدث مؤید الصدق [illegible] مضامین نفیس [illegible] جناب
۱۳۷ مولوی عبد الحق بقاہ اللہ الی درجات الکمال [illegible] تصنیف سماء الصادق المستغنی عن
بیان حکم مولد النبی الاعظم دیکھا معلوم کیا کہ اسکا مصنف مجسم انصاف کا بتلا ہے نہ تعریف کا نشان نہ افراط کا بتا ہے
مولد شریف میں النبی صلعم کا استحباب [illegible] اہل سنت کا بھی مذہب ہے راقم حروف کا بھی یہی
ہل اہل حقیقہ بھی [illegible] جانتا کہ [illegible] زعم کیا ہے کیا کلام اللہ میں نہیں پڑھا ہے و اشکروا نعمۃ اللہ ان کنتم
ایاہ تعبدون اور کیا نہیں پڑھا قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون [illegible] صاحب بلند [illegible] و محمد [illegible]
تصنیفات میں دیکھو کہ منجملہ اسمائے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اسم نعمۃ اللہ بھی ہے اور فضل اللہ و رحمت
بھی ہے پہر مولد شریف میں اس نعمت الہی کا شکر اور رحمت اور فضل الہی کا فرحت و سرور ہے تو یہ اللہ کا شکر ادا ہونا ہے
انواع عبادات سے مثل تلاوت آیات قرآن و قرأت معجزات سید الانس و الجان و المسلم [illegible] اہل اسلام یہ سب
کہ یہ مولد شریف میں موجود ہے اور جو سامان مستقل طعام [illegible] و اصحاب [illegible] واہل قرابت ہے یہ سب
سامان سرور و فرحت ہے [illegible] مغفرت ہے [illegible] فضل اللہ اور رحمت الہی کو فرحت
و سرور اور بجا لانا شکر نعمت الہی کی ہدایت ہے اور کیا نہیں پڑھا انہوں نے و من یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب
اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اعظم شعائر اللہ میں ہے [illegible] اعظم شعائر اللہ تعظیم کا بیان ہو اور [illegible] تعظیما
کہڑا ہونا اور صلوٰۃ و سلام پڑھنا کیونکر بدعت ضلالت ہو [illegible] اور ائمہ کی تعظیم [illegible] منہم [illegible] کی

Marfat.com

گر تاد مسلمان ہونا چاہئے ولہذا سے حدیث شریف کہ تکمیل ہست کلمہ لا الہ الا اللہ بغیر قول محمد رسول اللہ نمی گردد
وظاہر نشد محمد رسول اللہ بغیر دریافت کمالات ذاتی وصفاتی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بکار آمد نمیں و معرفت علیم
غرض غرض تھا ہر بیان حالات رسول اللہ فرض ہے اور بعد بیان الیوم اکملت لکم دینکم الخ کے اللہ تعالیٰ نے
کتاب کریم کو بھی بیان میلاد حضرت رسول اللہ کے ختم کیا ہے۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم
حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم پھر منکرین پر فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب
العرش العظیم فرما کر عتاب کیا فاعتبروا یا اولی الابصار ۔

تقریظ جناب مولانا مولوی عبد اللہ صاحب دام فیضہ داماد حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی ما رزقنا بمنہ وفضلہ اخوة الایمان وربط بالاتحاد والالفة من نظام الایقان واوجب علینا
مستدعیات الحسنة بعد المبیع والعجبا ومدح الاجتماع فی حلق الذکر مما یحب المجیب لمحفل المیلاد وحرم علینا
المنافسة فیما بیننا والجدال والتباغض وشنع المنافقة فینا والمرائر والتحاسد وجعل اختلاف الائمة رحمة للمسلمین ۱۲
فالحمد للہ بانہ فرض علی المؤمنین والصلوٰة علی من اختصہ بالخلق العظیم وعلی آلہ الذین اتبعوا الہدیة المستقیم
بعد حمد و صلوٰۃ کے المفتقر الی رحمة ربہ العلی عبد اللہ الانصاری تمام برادران دینی کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ مدت سے
مشتاق تھا ہمیں در باب مسئلہ میلاد و سرور کائنات علیہ وعلی آلہ الصلوات والتحیات سنا تھا اور طرفین کا تعصب
بڑھا دیکھا ترقی پذیر دیکھ کر شبانہ روز دل سے دعا کیا کرتا تھا کہ یا اللہ کوئی صاحب مقبول العلم مرجع خاص و عام
اس بلد میں ایسی تحریر فرمائیں کہ سب دو فریقین اپنے تعصب بیجا سے خبردار ہو کر با آئین اللہ حق پرست
اور منصف مزاج اور طالبان روایت طریق مستوی پر لگ جائیں سو الحمدللہ ان دنوں فقیر نے کتاب وہ المنظم فی بیان
مولد النبی الاعظم دیکھی جسکے مصنف مخدومنا و مولانا شاہ عبد الحق محدث مہاجر ہیں الحق ہر مسئلہ کے
ہر مسئلہ کو بدلائل کتاب و سنت و اجماع امت مدلل پایا اگر اس کتاب کے مصنف کو منصف خالی عن التعصب اور کتاب کو
قول فیصل و صراط مستقیم کہا جاوے تو بجا ہے اور کیوں نہیں مصنف دام ظلہ العالی مکہ معظمہ زادہا اللہ تعظیما و تشریفا
میں علماء و فضلاء بعد عاشق کے آفتاب شہرہ ہیں اولی دلیل انکی دلائل کی مقبولیت سے یہ ہے کہ وہ حرم محترم میں
شیخ الدلائل ہیں فقیر کو انکی ترتیب کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ تمام مضامین اوس کتاب کے اہم تفکر و
کمال پر ہیں مطالعہ میں اور سمت عبارات کی خود مجبور انوار ساطعہ میں ہاں البتہ گزارش ضرور ہے کہ چونکہ

Marfat.com

مصنف نے مثل تحریر بلیغ جواز میلاد و فخر عباد تحریر فرمایا ہے وہی مسلک تو اولاد فضلائے ہندوستان کے مشاہیر علماء
کا سلف سے لیکر خلف تک رہا ہے چنانچہ جناب مولانا شاہ عبد الحق محدث و حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث و
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی و مولانا مولوی احمد علی محدث و مولانا مولوی مفتی عنایت احمد
و مولانا عبد الحی رحمہم اللہ تعالیٰ و استاذ مولوی محمد لطف اللہ و مولانا مولوی ارشاد حسین و مولانا امداد اللہ
الحاج محمد ملا نوبت سلمہم اللہ تعالیٰ کا اسی پر عمل رہا ہے اور نیز زبدۃ الفضلاء اور استاذ العلماء مولانا مولوی
محمد یعقوب صاحب مرحوم مدرس اعلیٰ مدرسہ جو بہ دیوبند خاص دیوبند میں بارہا محافل میلاد میں شریک ہوگئے
اور بحالت خیابانی ہے ساتھ میں قیام بھی کیا اور فرمایا کہ اگرچہ اسکی اصل جیسی کہ چاہیے نہیں پر چونکہ تمام مطلب
ذکر ولادت کی تعظیم کرانا ہے کثرت بھی ہو ایسی حالت میں بقیام نہ کرنا سوء ادبی سے خالی نہیں چنانچہ مولانا محمد شاہ
کا یہ قول بعد نقل پر حسب سے شاگرد رشید باشندگان کشور شاہد ہیں ماسوا اسکے سلالہ خاندان مصطفوی
جامع شریعت و طریقت حاجی سید محمد عابد مہتمم مدرسہ دیوبند نے خاص مولانا ممدوح سے اپنے مکان پر ذکر
ولادت شریف بطریق وعظ کرایا اور شیرینی بھی تقسیم فرمائی اور نیز کہف الفضلاء مولانا مولوی محمد قاسم صاحب
رحمۃ اللہ علیہ ناظم مدرسہ جنکی زبانی کئی مرتبہ سنا گیا ہے کہ ذکر ولادت باسعادت موجب خیر و برکت ہے
اور خاص مولانا بھی بعض جگہ مجلس میلاد میں شریک ہوئے چنانچہ پیرجی واجد علی صاحب دیوبندی جو مولانا کے مرید خاص ۱۴۳
اور مولود خوان ہیں اس امر کے شاہد ہیں لیکن یہ جو بعض اشخاص بلا تحقیق بالالسان مدرسہ دیوبند کو اپنی
تحریرات میں مانعین ذکر ولادت باسعادت سے ٹھہراتے ہیں سراسر بیجا ہے اور اتہام عظیم ہے جسکو کچھ
بھی عقل ہوگی وہ سمجھ لیگا کہ اہل مدرسہ میں سے مدرس اعلیٰ و مہتمم رہبر مدرسہ کے اقوال و
افعال کا اعتبار ہے یا بے سفیہ کے ہفوات کا۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ہے

○

ترجمہ کی نظر ثانی اور کتابت کی تصحیح پوری کوشش سے
کی گئی ہے پھر بھی بتقاضائے بشریت کوئی غلطی رہ گئی ہو۔ تو
ادارہ کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ درستگی ہوسکے!
محمد اکرم

Marfat.com

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا بے مثال تذکرہ

حضرات القدس

- کتاب مذکور کے مصنف خواجہ بدرالدین سرہندی علیہ الرحمۃ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے ہیں۔ آپ نے حضرت امام ربانی کی خدمت میں سترہ سال رہ کر تعلیم و تربیت حاصل کی۔ اپنے زمانہ کے ممتاز علماء اور مصنفین میں آپ کا شمار ہوتا ہے
- اس کتاب میں مصنف علیہ الرحمۃ نے خلفاء اربعہ (حضرت صدیق، فاروق، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم) سے لے کر امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد اور آپ کے خلفاء تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تمام اولیائے کرام کے مفصل حالات نہایت تحقیق سے قلمبند فرمائے ہیں۔
- مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کے حالات پر آج تک جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں یہ کتاب بڑی جامع اور مستند ہونے کی وجہ سے سب سے بلند درجہ رکھتی ہے اس لیے اس کا ترجمہ آسان اردو میں کرایا گیا ہے تاکہ ہر اردو خواں اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکے۔
- اولیائے نقشبندیہ مجددیہ کے حالات، کرامات اور ارشادات سے روحانی فیض حاصل کرنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ضرور کیجیے۔

مکتبہ نعمانیہ۔ اقبال روڈ سیالکوٹ

Marfat.com